كِتَابُ الْجَنَّةِ
جنت کا بیان
محمد اقبال کیلانی
حدیث پبلیکیشنز

تفہیم السنۃ (۱۴)

کِتَابُ الْجَنَّةِ

جنت کا بیان

محمد اقبال کیلانی

نام کتاب : جنت کا بیان

مؤلف : محمد اقبال کیلانی بن حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طبع : دوسری اکتوبر ۱۹۹۹ء

قیمت : ۷۵ روپے
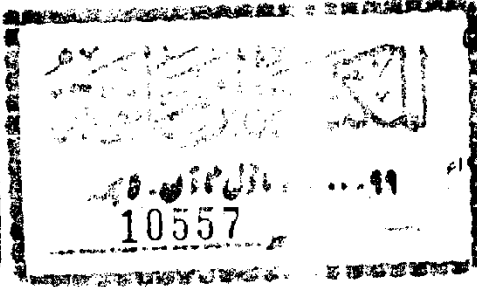
رابطہ کے لیے

مینجر حدیث پبلیکیشنز - ۲ شیش محل روڈ، لاہور

فون : 7232808

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم' جنت اور جہنم ہے کیا؟ کم و بیش ہر مسلمان کے ذہن میں اتنا تصور تو موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو آخرت میں انعام و اکرام سے نوازیں گے اور وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کریں گے عیش و آرام کی اسی جگہ کا نام جنت ہے جب کہ ایمان نہ لانے والوں اور برُے عمل کرنے والوں کو آخرت میں اللہ تعالیٰ مختلف قسم کے عذاب دیں گے اور وہ بہت ہی تکلیف دِہ زندگی بسر کریں گے عذاب اور عقاب کی اسی جگہ کا نام جہنم ہے۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جنت اور جہنم کے بارے میں بڑی واضح تفصیلات ملتی ہیں جنت کے بارے میں چند قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ جنت کی چوڑائی زمین و آسمان کی وسعت کے برابر ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۳۳)

۲۔ جنت کے پھل اور بہاریں دائمی ہوں گی۔ (سورہ رعد آیت ۳۵)

۳۔ جنت میں بھوک اور پیاس نہیں ہوگی۔ (سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۸)

۴۔ اہل جنت سونے کے کنگن اور سبز ریشم کے لباس پہن کر تکیہ دار مسندوں پر مزے کریں گے۔ (سورہ کہف آیت ۳۱)

۵۔ اہلِ جنت عقل پر اثر انداز نہ ہونے والی سفید رنگ کی لذیذ شراب پئیں گے۔ (سورہ صافات آیت ۴۵-۴۶)

۶۔ اہلِ جنت کے لئے ہیروں اور موتیوں جیسی شرمیلی نگاہوں والی خوبصورت بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی جن یا انسان نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ (سورہ رحمان آیت ۵۶-۵۸)

چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

۱۔ جنت میں بیماری۔ بڑھاپا اور موت نہیں ہوگی۔ (مسلم)

۲۔ اگر ایک جنتی اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے گا جس طرح سورج کی روشنی تاروں کو ختم کر دیتی ہے۔ (ترمذی)

۳۔ اگر جنتی خاتون دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور (ساری فضا کو) خوشبو سے معطر کر دے۔ (بخاری)

۴۔ جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہیں اس کا گارا تیز خوشبو والا مسک ہے اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ (ترمذی)

۵۔ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

۶۔ جنت کے پھلوں کا ایک خوشہ زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے سے بھی ختم نہیں ہوگا۔ (احمد)

۷۔ جنت میں ایک درخت کا سایہ اس قدر طویل ہوگا کہ اس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو سال تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (بخاری)

۸۔ جنت میں کمان برابر جگہ ساری دنیا اور دنیا بھر کی تمام نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ (بخاری)

۹۔ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے پیالے ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہوگی۔ (مسلم)

اب جہنم کے بارے میں قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ جہنمیوں کے لئے آگ کے لباس کاٹے جائیں گے ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے۔ (سورہ حج آیت ۱۹ ۔ ۲۰)

۲۔ جہنمیوں کے لئے آگ کا اوڑھنا اور آگ کا بچھونا ہوگا۔ (سورہ اعراف آیت ۴۱)

۳۔ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق' ہاتھوں میں زنجیریں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ (سورہ حاقہ آیت ۳۵ ۔ ۳۴ سورہ مومن آیت ۷۱ ۔ ۷۲)

۴۔ جہنمیوں کو جہنم میں آگ کے پہاڑ "صعود" پر چڑھایا جائے گا۔ (سورہ مدثر آیت ۱۷)

۵۔ جہنمیوں کو پینے کے لئے زخموں سے بہنے والے خون اور پیپ کا آمیزہ دیا جائے گا۔ (سورہ

ابراہیم آیت ۱۶۔۱۷) نیز غلیظ اور بدبُو دار کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا جو منہ سے لگاتے ہی سارے چہرے کو بھون ڈالے گا۔ (سورہ کہف آیت ۲۹)

۶۔ بدمزہ' بدبُودار' کڑوا اور کانٹے دار تھوہر کا درخت (زقّوم) جہنمیوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا۔ (سورہ صافات آیت ۶۶ ۔ ۶۷)

۷۔ جہنم میں جہنمیوں کو مارنے کے لئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ (سورہ حج آیت ۲۱۔۲۲)

۸۔ جہنمیوں کی مُشکیں کس کر انتہائی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیا جائے گا جہاں وہ موت

۹ کی تمنا کریں گے لیکن موت نہیں آئے گی۔ (سورہ فرقان آیت ۱۳۔۱۴)

یاد رہے مذکورہ بالا سطور میں قرآنی آیات کا مفہوم دیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں دیا گیا البتہ تفصیل کے لئے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں خواہش مند قارئین خود مطالعہ فرما سکتے ہیں۔ جہنم کے بارے میں چند احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

۱ جہنم میں اونٹوں کے برابر سانپ ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا اور بچھو خچروں کے برابر ہوں گے جن کے ایک مرتبہ کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ (مسند احمد)

۲ جہنمی کا ایک دانت احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ (مسلم)

۳ جہنمی' جہنم میں اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان میں کشتیاں چلائی جا سکیں گی۔ (حاکم)

۴ جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گا۔ (مسلم)

۵ جہنمی کی کھال کی موٹائی بیالیس ہاتھ (تقریباً ۶۳ فٹ) ہو گی۔ (ترمذی)

۶ جہنمی کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے برابر (تقریباً ۴۰۰ کلومیٹر) ہو گی۔ (ترمذی)

۷ جہنم کو قیامت کے روز کھینچ کر لانے کے لئے چار ارب نوے کروڑ فرشتے مقرر کئے جائیں گے۔ (مسلم)

۸ جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ اس کی تہ میں گرنے والا شخص مسلسل ستر برس تک اس میں گرتا چلا جائے گا۔ (مسلم)

جنت اور جہنم کے بارے میں قرآن و حدیث کے حوالے سے یہ ایک مختصر سا تعارف

ہے جو ہم نے گزشتہ سطور میں پیش کیا ہے اس تعارف کی تفصیلات قارئین کرام کو "کتاب الجنۃ" اور "کتاب النار" کے ابواب میں ان شاء اللہ مل جائیں گی۔

جنت و جہنم اور عقل پرستی

دین کی بنیاد علم وحی پر ہے لہٰذا علم وحی کی پیروی ہمیشہ لوگوں کی فلاح اور نجات کا باعث بنی ہے علمِ وحی کے مقابلے میں عقل کی پیروی ہمیشہ گمراہی اور خسارے کا باعث بنی ہے۔

انبیا کرام کی دعوت کے جواب میں جو لوگ وحی کی تعلیمات پر ایمان بالغیب لے آئے مرنے کے بعد دوسری زندگی یعنی حشر نشر، حساب کتاب اور جنت و جہنم کو تسلیم کرلیا وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ جنہوں نے ان تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا چاہا وہ ناکام و نامراد ہوئے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جا بجا کافروں کا یہ عقلی اعتراض نقل فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا بعید از عقل ہے اسی وجہ سے کافروں نے پیغمبروں کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ ان کا مذاق بھی اڑایا۔ قرآن مجید کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ○ (۵۰:۳)

کیا جب ہم مرجائیں گے اور خاک ہو جائیں گے (تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟) یہ واپسی تو عقل سے بعید ہے۔ (سورہ ق، آیت ۳)

۲۔ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○ (۳۴:۷-۸)

اور کافروں نے کہا "کیا ہم تمہیں ایسا شخص بتائیں جو خبر دیتا ہے کہ جب تمہارے جسم کا ذرہ ذرہ منتشر ہو چکا ہوگا اس وقت تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے؟" نہ معلوم یہ شخص اللہ کے نام سے جھوٹ گھڑتا ہے یا اسے جنون لاحق ہے" (سورہ سبا آیت ۷-۸)

۳۔ وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ (۳۷:۱۵-۱۸)

اور کافر کہتے ہیں "یہ تو صریح جادو ہے بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ جب ہم مرچکے ہوں اور مٹی بن جائیں اس وقت ہم پھر زندہ کر کے اٹھا کھڑے کئے جائیں۔ اور کیا ہمارے اگلے

وقتوں کے آباؤ اجداد بھی اٹھائے جائیں گے؟" ان سے کہو "ہاں اور تم (اللہ کے مقابلے میں) بے بس ہو" (سورہ صافات آیت ۱۵-۱۸)

۴۔ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْآ ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۞ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۞ (۲۷: ۶۷-۶۸)

اور کافر کہتے ہیں جب ہم اور ہمارے آباؤ اجداد مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ہم سے پہلے ہمارے اباؤ اجداد کے ساتھ بھی ایسے وعدے کئے جاتے رہے لیکن یہ سب وعدے فقط اگلے وقتوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (سورہ نمل آیت ۶۷-۶۸)

۵۔ اَ يَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۞ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۞ (۲۳: ۳۵-۳۶)

کیا یہ شخص تمہیں ڈراتا ہے کہ جب تم مر کر مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاؤ گے تو دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ نہیں نہیں یہ وعدہ جو تم دیئے جا رہے ہو بہت دور کی بات ہے (یعنی ناممکن ہے) (سورہ مومنون، آیت ۳۵-۳۶)

وحیِ الٰہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے والے "دانشور" ویسے تو ہر زمانے میں ہی بڑی کثرت سے موجود رہے ہیں لیکن پہلے جو لوگ وحی الٰہی کی تعلیمات کو جھٹلاتے تھے وہ دائرہ اسلام میں سرے سے داخل ہی نہیں ہوتے تھے آج کا المیہ یہ ہے کہ وحی الٰہی کی تعلیمات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ کر جھٹلانے والے وہ لوگ ہیں جو بظاہر دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور "مسلمان" ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

دوسری صدی ہجری کے آغاز میں جہم بن صفوان نے یونانی فلسفہ سے متاثر ہو کر ذات باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ اور تقدیر کے بارے میں تعلیماتِ وحی سے انحراف کیا اور اپنے ساتھ بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کیا جو بعد میں فرقہ جہمیہ کہلایا۔ اسی طرح فرقہ معتزلہ کے بانی واصل بن عطاء نے بھی علمِ وحی کی بجائے عقل کو معیار بنایا اور گمراہ ہوا نیز اپنے ساتھ لوگوں کی کثیر تعداد کو بھی گمراہ کیا جو فرقہ معتزلہ کہلائے۔(۱)

(۱) یاد رہے جہمیہ اور معتزلہ دونوں نے صفات باری تعالیٰ جن کا قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں چہرہ یا پنڈلی وغیرہ کی نفی کی اور ایسی تمام آیات اور احادیث کی تاویلیں کیں جب کہ تقدیر کے معاملے میں جہمیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ انسان مجبور محض ہے اور ایسی تمام آیات اور احادیث جن میں انسان کو عمل کرنے کے احکام دیئے گئے ہیں، کی تاویلات کیں جب کہ معتزلہ تقدیر کے معاملے میں انسان کو مختار مطلق سمجھتے تھے۔

چوتھی صدی ہجری کے وسط میں تعلیماتِ وحی سے باغی اور بیزار عقل پرست صوفیاء نے بغداد میں ایک تنظیم "اخوان الصفاء" کی بنیاد ڈالی جس کے نزدیک تمام دینی اصطلاحات نبوت، رسالت، ملائکہ، صلاۃ، زکاۃ، صیام، حج، آخرت، جنت و جہنم وغیرہ کے دو دو معنی تھے ایک ظاہری اور دوسرا باطنی، ظاہری معانی وہ تھے جو شریعتِ اسلامیہ میں وحیِ الٰہی کے مطابق تھے اور باطنی معانی وہ تھے جو صوفیاء کی عقل نے خود وضع کئے تھے صوفیاء کے نزدیک ظاہری معانی پر عمل کرنے والے مسلمانوں کا شمار جُہلاء میں ہوتا تھا اور باطنی معانی پر عمل کرنے والوں کا شمار عُقلاء میں ہوتا تھا۔

تعلیماتِ وحی سے سَراسَرا انحراف کرنے والی باطنی تنظیم کا یہ فتنہ آج بھی دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔

زمانہ قریب میں سرسید احمد خاں کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے جو 1868ء سے 1870ء تک انگلستان میں رہے واپس تشریف لائے تو مغرب کی سائنسی ترقی اور ٹیکنالوجی سے اس قدر مرعوب اور مسحور تھے کہ علی گڑھ میں ایم اے او کالج قائم کیا تو اس کے اغراض و مقاصد میں یہ الفاظ تحریر کئے۔ "فلسفہ ہمارے دائیں ہاتھ میں ہوگا نیچرل سائنس بائیں ہاتھ میں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا تاج سر پر" کالج کا افتتاح وائسرائے ہند لارڈلٹن سے کروایا اور کالج کے چارٹر میں یہ طے کر دیا گیا کہ کالج کا پرنسپل ہمیشہ یورپین ہوگا۔

مغرب کی ٹیکنالوجی اور سائنس سے مرعوب سید صاحب جب قرآن مجید کی تفسیر لکھنے بیٹھے تو انبیا کرام کے معجزات کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کیا اور تمام معجزات کا ایک ایک کر کے انکار کرتے چلے گئے، مادی وجود نہ رکھنے والے فرشتوں کا انکار کیا، جنات کا انکار کیا، عذابِ قبر کا انکار کیا، علامات قیامت مثلاً دابۃ الارض کا ظہور، نزول مسیح اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ کا انکار کیا، جنت اور جہنم کے وجود کا انکار کیا اور یوں تعلیمات وحی سے انحراف کر کے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ اپنے پیچھے تعلیمات وحی سے منحرف عقل پرستوں کا ایک ایسا گروہ چھوڑ گئے جو امت کو ہر آن فکری الحاد سے مسموم کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا چلا آ رہا ہے۔

ہمیں یہ اعتراف کرنے میں کوئی تامل نہیں کہ اس دنیا میں جنت اور جہنم کی تفصیلات واقعی ناقابل فہم ہیں اور عقل کے معیار پر پوری نہیں اترتیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی چیز کا عقل میں نہ آنا اس کا انکار کر دینے کے لئے کافی ہے؟ آیئے سائنس اور عقل کی روشنی میں ہی اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں۔

ہیئت دانوں کی جدید تحقیق کے مطابق:

۱۔ ہماری زمین مسلسل حرکت کر رہی ہے' ایک نہیں بلکہ دو طرح کی' ایک اپنے محور کے گرد اور دوسری سورج کے گرد۔

۲۔ سورج ساکن ہے جو صرف اپنے محور کے گرد گردش کر رہا ہے۔

۳۔ زمین سے سورج کا فاصلہ ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل ہے۔

۴۔ سورج کی جسامت زمین کے مقابلہ میں ۳ لاکھ ۷ ۳ ہزار گنا بڑی ہے۔

۵۔ ہمارے نظام شمسی سے چار سو (۴۰۰) کھرب کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک اور سورج ہے جو ہمیں روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ معلوم ہوتا ہے اسی کا نام الفا قنطورس (ALFA GENTAURIS) ہے۔

۶۔ ہمارے نظام شمسی سے باہر ایک اور ستارے کا نام قلب عقرب (Atntares) ہے جس کا قطر ۲۸ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دریافت کیا گیا ہے۔

غور فرمایئے کیا واقعی ہمیں یہ زمین گردش کرتی محسوس ہو رہی ہے؟ بظاہر یہ زمین مکمل طور پر ساکن ہے اور اس کی معمولی سی حرکت (زلزلہ) بھی ساکنان زمین کو لرزا دینے اور خوف زدہ کر دینے کے لئے کافی ہے کجا یہ کہ اس کی دو طرح کی حرکت کو تسلیم کیا جائے؟

کیا سورج ہمیں واقعی ساکن محسوس ہوتا ہے؟ ہر انسان روزانہ اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کرتا ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سفر طے کرتے کرتے مغرب میں غروب ہو جاتا ہے۔

کیا واقعی سورج زمین کے مقابلے میں ۳ لاکھ ۷ ۳ ہزار گنا بڑا نظر آتا ہے؟ ہر آدمی مشاہدہ کر سکتا ہے کہ سورج ہمیں زمین سے فقط نو یا دس میٹر کی ایک چھوٹی سی ٹکیہ دکھائی دیتی ہے۔

کیا انسانی عقل یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہمارے اس نظام شمسی سے باہر کھربوں کلومیٹر دور کوئی دوسرے سیارے بھی ہو سکتے ہیں جو ہماری اس زمین اور سورج کے مقابلے میں لاکھوں گنا بڑے ہیں؟

یہ ساری باتیں نہ صرف مشاہدے کے برعکس ہیں بلکہ عقل میں آنے والی بھی نہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تمام باتوں کو محض اس لئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہیئت دانوں نے تحقیق اور تجربے کے بعد ان کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ کسی چیز

کے عقل میں نہ آنے پر اس کا انکار کردینے کا اصول سراسر غلط اور باطل ہے اسی طرح جنت اور جہنم کے وجود اور جنت اور جہنم کی تفصیلات کا محض عقل میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرنا' سراسر باطل اور غلط نظریہ ہے جو محض شیطانی فریب اور دھوکہ ہے۔

نیوٹن اور آئن سٹائن کے کلیات سمجھ میں نہ آئیں تو ہم نہ صرف اپنی کم علمی اور کم عقلی کا فوراً اعتراف کرلیتے ہیں بلکہ اُلٹا ان کی ذہانت اور فطانت کی داد بھی دیتے ہیں جب کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی دی ہوئی خبریں عقل میں نہ آئیں تو ان کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ اُلٹا مذاق اور تمسخر بھی اڑاتے ہیں۔

اس طرز عمل کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتوں پر اتنا بھی ایمان نہیں جتنا آئن سٹائن اور نیوٹن کی تحقیقات پر ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جنت اور جہنم کے وجود اور ان کے بارے میں دی گئی تفصیلات کو من و عن تسلیم کرنے کی دلیل صرف ایک ہی ہے "ایمان بالغیب" جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کی ہدایت کے لئے شرط اول قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ○ "یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں اس میں ہدایت ان پرہیز گار لوگوں کے لئے ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (سورہ بقرہ آیت ۲۔۳) جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا محکم ہو گا جنت و جہنم پر اس کا یقین بھی اتنا ہی محکم ہو گا جس شخص کا ایمان بالغیب جتنا کمزور ہو گا اس کا جنت اور دوزخ پر ایمان بھی اتنا ہی کمزور ہو گا پس جس شخص کی عقل جنت یا جہنم کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اسے اپنی عقل کی نہیں ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ اہل ایمان کا طرز عمل تو بالکل واضح ہے جن کا قول اللہ تعالیٰ نے خود نقل فرما دیا ہے۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایمان کی طرف دعوت دینے والے کی پکار سُنی کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ (سورہ آل عمران' آیت ۱۹۳)

جنت کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جابجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں' دودھ' شہد

اور شراب کی نہروں' پھلوں' باغات' گھنے سایوں' ٹھنڈی چھاؤں' پرندوں کے گوشت' نادر اور قیمتی مسندوں اور حور و قصور کا ذکر فرمایا ہے' دنیاوی اعتبار سے یہ ساری چیزیں عیش و عشرت کا نقطہ عروج سمجھی جاتی ہیں اس لحاظ سے بعض ملحد اور بے دین ادباء' شعراء وغیرہ نے جنت کا نقشہ انتہائی سوقیانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے گویا جنت ایک ایسا عشرت کدہ ہے جس میں داخل ہوتے ہی دنیا میں پارسائی اور تقوے کی خشک زندگی بسر کرنے والے زہاد اور متقی' اپنی پارسائی اور تقوے کا لبادہ اتار پھینکیں گے ہر سو جام و سبو کی محفلیں سجی ہوں گی' شادیانوں اور چنگ و رباب کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی حوروں کے ہجوم جا بجا اہلِ جنت کے دل بہلا رہے ہوں گے مجرے خانے ہجوم عاشقاں سے کھچا کھچ بھرے ہوں گے اور میکدے' مے کشوں اور ساقیوں کے دم قدم سے آباد ہوں گے۔ کیا جنت واقعی ایسا ہی عشرت کدہ ہے؟ آیئے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت ہے کیسی؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ (السلام علیکم) کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ طِبْتُمْ (بہت اچھے رہے) کہہ کر انہیں مبارک باد دیں گے جس پر جنتی لوگ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے (سورہ زمر آیت ۷۳ - ۷۴) اہلِ جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا) کریں گے' جب ایک دوسرے سے ملیں گے تو السلام علیکم کہیں گے' باہمی گفتگو کے خاتمہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے (سورہ یونس آیت ۱۰) جنتی لوگ کوئی فضول' بے ہودہ' فحش' جھوٹی اور لغو بات کریں گے نہ سنیں گے (سورہ واقعہ' آیت ۲۵)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقیناً سامان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج' بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے یا لڑانے والی ہوں گی' بلکہ انتہائی شرم و حیا کی مالک' نیک سیرت باپردہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا (یا دیکھا) تک نہ ہو گا۔ صرف اپنے شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی (سورہ رحمان آیت ۵۶ - ۷۰) سورہ واقعہ آیت ۲۲ - ۲۳ - ۳۵ - ۳۷ - سورہ بقرہ آیت ۲۵ وغیرہ)

قرآن مجید کی مذکورہ تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت بلاشبہ عیش و عشرت کی جگہ ہے لیکن اس عیش و عشرت کا تصور تقویٰ' نیکی' پرہیزگاری اور پاکیزگی کے اس

معیار کے ساتھ وابستہ ہے جس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن سے اس دنیا میں کیا تھا جسے وہ اپنی تمام تر محنت اور ریاضت کے باوجود حاصل نہ کرپائے یہی عبادالرحمٰن جب جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں تقویٰ' نیکی اور پاکیزگی کے اس معیار مطلوب تک پہنچادیں گے جس کا حکم انہیں دنیا میں دیا گیا تھا۔

جنت کے اس ماحول کو سامنے رکھئے اور پھر لمحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کون سا ایسا مسلمان ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد حور و قصور اور ماکولات و مشروبات سے پہلے اپنے محسن اعظم' ہادی عالم' شفیع المذنبین رحمت اللعالمین' امام الانبیاء' سید الاتقیاء کے رُخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے کی تڑپ نہ رکھتا ہوگا۔ یقیناً اربوں نہیں کھربوں نفوس قدسیہ جن میں انبیاء' صلحاء و شہداء' ابرار داخیار' علماء و فقہاء تک سبھی شامل ہوں گے آپ ﷺ کی زیارت کے منتظر ہوں گے۔ کون سا ایسا جنتی ہوگا جس کے دل میں شجر اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کرنے والے عشرہ مبشرہ' شہدائے بدر' شہدائے احد' اصحاب شجر اور دیگر صحابہ کرامؓ کو ایک نظر دیکھنے کا شوق فروں نہیں ہوگا۔ تابعین' تبع تابعین اور ان کے بعد قیامت تک دینِ اسلام کی خاطر اپنی جان' مال' عزت آبرو اور گھربار قربان کرنے والی کتنی ہی عظیم ہستیاں ہوں گی جن سے ملاقات کرنے یا جن کی مبارک مجالس میں شریک ہونے کی خواہش اور تڑپ ہر مسلمان کے دل میں ہوگی۔ اور پھر ان ساری نعمتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار وہ عظیم نعمت ہوگی جس کے انتظار میں ہر مومن دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوگا۔

بلاشبہ حور و قصور اور ماکولات و مشروبات جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لیکن یہ نعمت جنت کی زندگی کا ایک جز ہے مکمل زندگی نہیں' جنت کے پاکیزہ صاف اور ستھرے ماحول میں اہل جنت کے لئے حور و قصور کے علاوہ بھی بہت سے مشاغل اور دلچسپیاں ہوں گی جن سے ہر جنتی اپنی اپنی رغبت اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنے آپ کو مصروف رکھے گا۔ دین اور مذہب سے بیزار قرآن اور حدیث سے ناآشنا بے چارے ان "دانشوروں" کو کیا معلوم کہ جنت میں اہل جنت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے قرار کے لئے حور و قصور کے علاوہ کیا کیا نعمتیں مہیا کر رکھی ہیں؟

جنت کا حدود اربعہ اور زندگی

عربی زبان میں جنت باغ کو کہتے ہیں اس کی جمع جنّات اور جنَان (باغات) ہے' اس جنت کا

حدود اربعہ کیا ہے' اس کا ٹھیک ٹھیک ادراک نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (۳۲ : ۱۷) "کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے۔ (سورہ سجدہ آیت ۲۷)

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے جتنا کچھ سمجھا جا سکتا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ "جنت" ایک ایسی مملکت خدا داد ہو گی جو ہمارے اس کرہ ارضی کے مقابلے میں بلا مبالغہ اربوں نہیں کھربوں گنا زیادہ وسیع و عریض ہو گی عین ممکن ہے کہ "جنت" کے کسی بڑے شہر کا ایک چھوٹا سا محلہ یا ایک معمولی سا قصبہ ہمارے اس کرہ ارضی کے برابر ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی تو وہ عرض کرے گا یا اللہ! اب تو ساری جگہ پُر ہو چکی میرے لئے کیا بچا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر تجھے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی مملکت کے برابر جگہ مل جائے تو خوش ہو جائے گا بندہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے جاؤ جنت میں تمہارے لئے دنیا کی بڑی سے بڑی مملکت کے برابر اور اس سے دس گنا مزید جگہ بھی ہے۔ (مسلم) جنت میں داخل ہونے والے آخری آدمی کو اتنی جگہ عطا فرمانے کے باوجود جنت میں اتنی زیادہ جگہ بچ جائے گی کہ اسے پُر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے (مسلم) جنت کے درجات کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ (ترمذی) جنت کے سایہ دار درختوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہو گا کہ گھوڑ سوار سو سال تک اس کے سائے میں سفر کرے تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔ (بخاری)

سورہ دہر کی آیت نمبر۲۰ میں اللہ تعالیٰ نے خود یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جنت میں تم جدھر بھی نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا' دنیا میں خواہ کوئی شخص فقیر بے نوا ہی کیوں نہ رہا ہو جب وہ اپنے اعمال خیر کی بنا پر جنت میں جائے گا تو وہاں اس شان سے رہے گا کہ گویا وہ ایک عظیم الشان سلطنت کا مالک ہے۔ (تفہیم القرآن جلد ششم صفحہ ۲۰۰)

مذکورہ آیات اور احادیث سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جنت کے حدود اربعہ کا تعین کرنا تو بہت دور کی بات ہے صحیح تصور کرنا بھی انسان کے بس کی بات نہیں۔

جنت میں انسان کیسی زندگی بسر کریں گے؟ اہل جنت کے ذاتی اوصاف کیا ہوں گے؟ اہل جنت کی عائلی زندگی کیسی ہوگی؟ اہل جنت کا خوردونوش اور رہن سہن کیسا ہو گا؟ اگرچہ اس بارے میں بھی صحیح صحیح ادراک ممکن نہیں تاہم جو چیزیں واضح طور پر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ان کی روشنی میں جنت کی زندگی کے بعض پہلوؤں کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

ا۔ ذاتی اوصاف اہل جنت کے چہرے روشن ہوں گے' آنکھیں قدرتی طور پر سرگیں ہوں گی' سر کے بالوں کے علاوہ سارے جسم پر کہیں بال نہیں ہوں گے حتی کہ داڑھی اور مونچھ کے بال بھی نہیں ہوں گے۔ عمریں تیس اور تینتیس سال کے درمیان ہوں گی قد کم و بیش نوے فٹ کے برابر ہو گا۔ اہل جنت ہر قسم کی غلاظت سے پاک اور صاف ہوں گے حتی کہ تھوک اور ناک تک نہیں ہوگا۔ پسینہ آئے گا لیکن اس سے مُشک کی خوشبو آئے گی اہل جنت ہمیشہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش رہیں گے کسی کو کوئی غم' دکھ' رنج یا پریشانی لاحق نہیں ہوگی' اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے نہ بیماری ہوگی نہ بڑھاپا نہ موت! جنتی خواتین کی جس صفت کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جنتی عورتیں انتہائی باحیا اور شرمیلی ہوں گی' نگاہیں نیچی رکھنے والی ہوں گی' حسن و جمال میں لوء لوء اور مرجان جیسے موتیوں سے بڑھ کر حسین و جمیل ہوں گی۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ جنت کی عورت اگر (لمحہ بھر کے لئے) دنیا میں جھانک لے تو (اس کا چہرہ) مغرب و مشرق کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے گا اور مشرق و مغرب کے درمیان ساری فضا کو خوشبو سے معطر کر دے گا۔ (بخاری)

ب۔ عائلی زندگی جنت میں کوئی شخص بن بیاہا (چھڑا) نہیں ہوگا ہر آدمی کی دو بیویاں ہوں گی یہ دونوں بیویاں بنتِ آدم سے ہوں گی (ابن کثیر) دنیا کی ان عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونے سے پہلے دوبارہ پیدا فرمائیں گے اور اسی حُسن و جمال سے نوازیں گے جو جنت میں پیدا ہونے والی عورتوں (یعنی حوروں) کا ہوگا' ان عورتوں کو نئی پیدائش کے بعد کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہو گا۔ یہ عورتیں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی باحیا' شرمیلی' پردہ دار' نرم و نازک اور اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والیاں ہوں گی جنتی لوگ اپنے اپنے محلات کے اندر اپنی بیویوں کے ہمراہ گھنے اور ٹھنڈے سایوں میں بہتی نہروں کے کنارے سونے چاندی اور موتیوں سے آراستہ مسندیں جمائے خوش گپیاں کریں گے کھانے پینے کے لئے خواتین کو زحمت نہیں کرنا پڑے گی بلکہ جو کچھ وہ چاہیں گے موتیوں کی طرح خوبصورت اور چاک و چوبند خدام فوراً حاضر کر دیں گے۔

ایک ہی خاندان کے قریبی اعزہ مثلاً والدین' دادا دادی' نانا نانی' بیٹا بیٹی' پوتا پوتی وغیرہ اگر

درجات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کم درجہ والوں کا درجہ بڑھا کر سب کو آپس میں ملا دیں گے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

ج۔ **خورد و نوش** جنت میں داخل ہونے کے بعد اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت مچھلی کے جگر (کلیجی) سے کی جائے گی دوسری میزبانی بیل کے گوشت سے کی جائے گی مشروبات میں سے سب سے پہلے "سلسبیل" نامی چشمہ کا پانی پلایا جائے گا جس میں زنجبیل کی آمیزش ہو گی' ہر طرح کے لذیذ پھل جن میں سے انگور' انار' کھجور اور کیلے کا بطور خاص قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے عطا کئے جائیں گے نیز ہر طرح کے خوش ذائقہ خوشبو دار مشروبات جن میں سے دودھ' شہد' آب کوثر اور زنجبیل یا کافور کی آمیزش والا پانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں' اہل جنت کی تواضع کے لئے سونے' چاندی اور شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔ ماکولات اور مشروبات کا ذائقہ کبھی خراب نہیں ہو گا بلکہ ہر لحہ تازہ بہ تازہ اور نو بہ نو ہوں گے کھانے پینے سے کسی قسم کا بوجھل پن' کسلمندی' سر درد یا نشہ کی کیفیت طاری نہیں ہو گی' جنتی کسی درخت سے خود پھل توڑ کر کھانا چاہیں گے تو پھل خود بخود ان کی پہنچ میں آ جائے گا کسی پرندے کا گوشت کھانا چاہیں گے تو آناً فاناً تیار کر کے حاضر کر دیا جائے گا۔ جنت کی یہ ساری نعمتیں ابدی ہوں گی۔ ان میں کبھی کمی واقع نہیں ہو گی نہ ہی کبھی ختم ہوں گی نہ ہی ان کا تعلق کسی خاص موسم سے ہو گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان نعمتوں کے حصول کے لئے کسی جنتی کو کسی سے اجازت حاصل نہیں کرنی پڑے گی جو جنتی جب چاہے گا جتنا چاہے گا اپنی آزاد مرضی سے خود حاصل کر سکے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا۔ " لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ " یعنی جنت کی نعمتوں کا سلسلہ نہ تو منقطع ہونے والا ہے نہ ان سے کسی کو روکا جائے گا۔ (سورہ واقعہ آیت ۳۳)

د۔ **بود و باش** جنت میں ہر جوڑے کی ایک الگ وسیع و عریض مملکت ہو گی جس کے محلات کی تعمیر سونے چاندی کی اینٹوں اور اعلیٰ قسم کے مسک سے کی گئی ہو گی' محل کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور اس کی مٹی زعفران کی ہو گی (ترمذی) ہر جنتی کو اپنے اپنے درجہ کے مطابق دو دو وسیع و عریض باغ عنایت کئے جائیں گے مقربین (اللہ کے خاص بندے) کے دونوں باغ سونے کے ہوں گے جن میں ہر چیز سونے کی ہو گی تمام سامان آرائش سونے کا ہو گا درخت سونے کے ہوں گے مسندیں سونے کی ہوں گی برتن سونے کے ہوں گے حتی کہ کنگھیاں تک سونے کی ہوں گی۔ اصحاب الیمین (عام نیک لوگ) کو بھی دو دو وسیع و عریض باغ عطا ہوں گے لیکن ان کے باغ چاندی

کے ہوں گے یعنی ان میں ہر چیز چاندی کی ہوگی۔ ان باغات میں اعلیٰ و ارفع بالا خانے ہوں گے جن میں سبز ریشم کے قالینوں پر نفیس اور نادر تکیے آراستہ ہوں گے۔ ہر محل اس قدر وسیع و عریض ہوگا کہ اس میں نصب ایک خیمہ کی چوڑائی ساٹھ (۶۰) میل ہوگی جنت کی نہروں میں سے ہر نہر سے ایک چھوٹی نہر کی شاخ ہر محل کو سیراب کرے گی محلات کے اندر جا بجا سونے کی انگیٹھیاں ہوں گی جن سے عُود کی مسحور کن خوشبو نکل کر سارے محل کی فضا کو معطر کر رہی ہوگی' انہی محلات' خیموں' نہروں گھنے سایوں میں جنتی لوگ عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے۔

ر۔ لباس: اہل جنت کو پہننے کے لئے اس ریشم سے کہیں زیادہ قیمتی ریشم عنایت کیا جائے گا جس کے استعمال سے دنیا میں انہیں منع کیا گیا تھا' ریشم کے علاوہ بے شمار دیگر اقسام کے قیمتی زرق برق لباس جن میں سُندس' اِستبرق اور اِطلس کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے' بھی عنایت کئے جائیں گے جنتی خواتین کے علاوہ مرد بھی سونے اور چاندی کے زیورات پہنیں گے۔ یاد رہے کہ جنت میں استعمال ہونے والا سونا دنیا کے سونے سے کہیں زیادہ افضل ہوگا۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگنوں سمیت (دنیا میں) جھانک لے تو (اس کنگن کی چمک) سورج کی روشنی کو اسی طرح ختم کردے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کردیتی ہے۔ (ترمذی) سونے اور چاندی کے علاوہ دیگر مختلف اقسام کے موتیوں (لوء لوء اور مرجان وغیرہ) کے کنگن بھی اہل جنت کو پہنائے جائیں گے۔ جنتی خواتین کو ایسے خوبصورت اور شفاف لباس عطا کئے جائیں گے کہ بیک وقت ستر جوڑے پہننے کے باوجود ان کی پنڈلی کا گودا تک نظر آئے گا۔ (بخاری) خواتین کا عام لباس بھی اس قدر نادر اور نایاب ہوگا کہ سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ (بخاری) اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہوگا لیکن وہ حسب خواہش جب چاہیں گے اپنا لباس تبدیل کرلیں گے۔ "هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ۝" یہ ہے شان اس جنت کی جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے یہ جنت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے (رب کی طرف) رجوع کرنے والا اور (اس کے احکام) کی پابندی کرنے والا ہے۔ (سورہ ق' آیت ۳۲)

رضائے الٰہی

جنت کی تمام مذکورہ نعمتوں کے علاوہ جنت میں اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت اپنے خالق' مالک اور رازق کی رضا اور خوشنودی ہوگی جس کا ذکر قرآن مجید میں بہت سی جگہوں پر کیا گیا

ہے سورہ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ (ترجمہ) متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے (سورہ آل عمران آیت ۱۵)

سورہ توبہ میں ارشاد مبارک ہے۔ " وَعَدَاللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسَاكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ (ترجمہ) مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی رضا انہیں حاصل ہو گی (سورہ توبہ آیت ۷۲) سورہ توبہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ وضاحت فرما دی ہے کہ جنت کی تمام نعمتوں میں سے اللہ کی رضا سب سے بڑی نعمت ہو گی۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کرکے ارشاد فرمائیں گے۔ "اے جنت والو!" جنتی عرض کریں گے "اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں تیری خدمت میں اور تیرا طاعت میں ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر ارشاد فرمائیں گے "کیا اب تم لوگ خوش ہو؟" جنتی عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار، ہم کیوں خوش نہ ہوں تو نے ہمیں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرما دی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا میں تمہیں وہ نعمت عطا نہ کروں جو ان سب نعمتوں سے افضل ہے؟ جنتی عرض کریں گے یا رب وہ کون سی نعمت ہے جو ان سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میں تمہیں اپنی رضا مندی سے سرفراز کرتا ہوں آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔" (بخاری و مسلم)

ان لوگوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا جنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی اور اللہ کے غصہ سے پناہ ملے گی اور ان لوگوں کی بد نصیبی کا کیا ٹھکانا جو اللہ کی رضا سے محروم ہوں گے اور اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں اپنے خاص فضل و کرم سے اپنی رضا اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے اور اپنی ناراضگی سے پناہ میں رکھے۔ (آمین)

دیدار الٰہی

بعض دوسرے مسائل کی طرح دیدار الٰہی کے مسئلہ میں بھی مسلمانوں کے مختلف فرقے اور گروہ افراط و تفریط کا شکار ہوئے ہیں ایک فرقہ نے مراقبہ اور مکاشفہ کے ذریعہ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کر دیا جب کہ دوسرے فرقہ نے قرآن مجید کی آیت " لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (٦ : ١٠٣) (ترجمہ) "نگاہیں اس کو نہیں پا سکتیں وہ نگاہوں کو پالیتا ہے" کی روشنی میں آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا انکار کر دیا۔ کتاب و سنت سے ثابت شدہ عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کے لئے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا ممکن نہیں قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بڑی وضاحت سے بیان فرمایا گیا ہے کہ جب وہ فرعون سے نجات پانے کے بعد بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر جزیرہ نمائے سینا میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کوہ طور پر طلب فرمایا اور انہیں چالیس دن قیام کے بعد الواح (تختیاں) عطا فرمائیں تو حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق پیدا ہوا عرض کیا" رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ " (اے میرے رب! مجھے یارائے نظر دے تاکہ تجھے دیکھ سکوں) اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا "موسیٰ علیہ السلام! تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا' ہاں ذرا سامنے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔" جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا حضرت موسیٰؑ غش کھا کر گر پڑے اور بارگاہ رب العزت میں یوں ملتجی ہوئے۔ "پاک ہے تیری ذات میں تیرے حضور (اپنی خواہش سے) توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان (بالغیب) لانے والا ہوں۔" (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سورہ اعراف آیت ۱۴۳) اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہی نہیں واقعہ معراج کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان بھی اسی عقیدے کی تصدیق کرتا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ (بخاری و مسلم) اس دنیا میں جب انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے تو کسی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا دعویٰ کرنا سوائے افترا اور کذب کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دونوں سے ثابت ہے قرآن مجید میں سورہ یونس کی آیت نمبر ۲۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ " لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ (نیکی کرنے والوں کے لئے نیک جزا کے علاوہ اور بھی (انعام) ہو گا) اس آیت کی تفسیر میں حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا "اے جنت والو! اللہ نے تم سے

ایک وعدہ کیا تھا وہ آج اسے پورا کرنا چاہتا ہے۔" وہ عرض کریں گے "وہ کونسا وعدہ ہے کیا اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) ہمارے اعمال (میزان میں) بھاری نہیں کر دیئے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگ سے بچا کر جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ اس وقت پردہ اٹھے گا اور اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا (حضرت صہیب ؓ فرماتے ہیں) اللہ کی قسم! رویت باری تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ اور آنکھوں کو سرور بخشنے والی کوئی دوسری چیز اہل جنت کے لئے نہیں ہو گی۔ (مسلم)

ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝" (یعنی بہت سے چہرے اس روز تر و تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (سورہ قیامہ، آیت ۲۲ - ۲۳) اس آیت میں اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا (جنت میں) تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ (بخاری)

پس وہ لوگ بھی گمراہ ہوئے جنہوں نے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا دعویٰ کیا اور ان لوگوں نے بھی ٹھوکر کھائی جنہوں نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کو ناممکن قرار دیا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے البتہ آخرت میں اہل جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جو کہ جنت کی وہ عظیم نعمت ہو گی جس کے ذریعے باقی تمام نعمتوں کی تکمیل کی جائے گی۔

جنت میں داخل ہونے والے لوگ

مذکورہ عنوان سے کتاب میں ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں بعض صفات کے حامل افراد کو جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے اس بارے میں دو وضاحتیں ضروری معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً اس باب میں دی گئی صفات کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان صفات کے علاوہ کوئی اور ایسی صفت نہیں جو جنت میں لے جانے والی ہو' باب ہذا کے لئے ہم نے صرف ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر دَخَلَ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں داخل ہوا) یا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (اس پر جنت واجب ہو گئی) جیسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں تاکہ کسی ابہام یا غلط تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ثانیاً جن اوصاف کے حوالہ سے رسول اکرم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی

ہے اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں لینا چاہئے کہ جو شخص مذکورہ صفات میں سے کسی ایک صفت کو اپنا لے گا وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ شریعتِ اسلامیہ کے احکام ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پیوست ہیں کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً ایک آدمی ارکان اسلام کا خواہ کتنا ہی پابند کیوں نہ ہو' اگر وہ والدین کا نافرمان ہے تو اسے پہلے اس کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اِلاَّ یہ کہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں' اسی طرح ایک آدمی اپنے والدین کا خواہ کتنا ہی فرماں بردار کیوں نہ ہو اگر وہ تارکِ نماز ہے تو اسے ترک نماز کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اِلاَّ یہ کہ وہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے اسے معاف فرمادیں۔ پس باب ہذا کی مذکورہ احادیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جو شخص عقیدہ توحید پر ایمان رکھتا ہے' ارکان اسلام بجالانے کی پوری کوشش کرتا ہے' حقوق العباد ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیتا' کبائر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے ایسے شخص میں مذکورہ اوصاف میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد صفات موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے اس کے نادانستہ گناہ معاف فرما کر پہلے ہی مرحلہ میں اسے جنت میں داخل فرمادیں گے اور اسے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھیں گے اس کا دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک صفت ہو گی اگر وہ کسی کبیرہ گناہ کی پاداش میں جہنم میں گئے بھی تو بالآخر اللہ تعالیٰ انہیں ان صفات کی وجہ سے جہنم سے نکال کر جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کسی وقت وہ شخص بھی جہنم سے نکال دیا جائے گا جس نے خلوص دل سے لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا ہو گا اور اس کے دل میں صرف چیونٹی برابر بھلائی ہو گی۔ (مسلم) واللہ اعلم بالصواب۔

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ

کتاب ہذا میں ایک باب "جنت سے ابتداءً محروم رہنے والے لوگ" بھی شامل کیا گیا ہے جس میں ان کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی وجہ سے مسلمان اپنے اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پہلے جہنم میں جائیں گے اور اس کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

اس باب میں بھی ان تمام کبائر کا ذکر نہیں کیا گیا جو جہنم میں جانے کا باعث بنیں گے بلکہ

صرف انہی احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ (وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا) یا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (اللہ نے اس شخص پر جنت حرام کر دی ہے) جیسے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں تاکہ کسی بحث یا تاویل کی گنجائش باقی نہ رہے۔

یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ صغیرہ گناہ بعض نیکیوں کے ساتھ ساتھ از خود اللہ تعالیٰ معاف فرماتے رہتے ہیں لیکن کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور کبیرہ گناہ کی سزا جہنم ہے ہر کبیرہ گناہ کی سزا بھی گناہ کی نوعیت کے مطابق الگ الگ ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک اثر کرے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک۔ (مسلم) ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ بعض لوگوں کے سارے جسم کو آگ کھا جائے گی لیکن سجدہ کی جگہ آگ سے محفوظ رہے گی۔ (ابن ماجہ) کبیرہ گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد اللہ تعالیٰ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔

اہلِ ایمان کو یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ جہنم کا ایک لمحہ تو دور کی بات ہے اس کی فقط ایک جھلک ہی انسان کو دنیا کی ساری نعمتیں، آسائشیں اور عیش و عشرت بھلا دینے کے لئے کافی ہے لہٰذا ہر مسلمان کو شعوری طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ جہنم سے محفوظ رہے اور پہلے مرحلہ میں جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل ہو اس کے لئے دو باتوں کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

اولاً ۔ کبائر سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کی جائے اور اگر کبھی نادانستہ طور پر کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کی جائے اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا پختہ عزم کیا جائے۔

ثانیاً : ایسے اعمال کثرت سے کئے جائیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ از خود صغیرہ گناہ معاف فرماتے رہتے ہیں۔ مثلاً ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام (صغیرہ) گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف فرما دیتے ہیں۔ (مسلم) ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص بازار میں داخل ہونے سے پہلے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (ترجمہ: اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد کے لائق صرف وہی ہے وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے وہ (خود بھی ہمیشہ سے) زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں' دس لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور دس لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

درود شریف کی فضیلت کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی) نوافل کی فضیلت کے بارے میں ارشاد مبارک ہے کہ ایک سجدہ کرنے سے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھ دیتے ہیں' ایک گناہ مٹاتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں' لہٰذا کثرت سے سجدے کیا کرو (یعنی کثرت سے نوافل ادا کرو) (ابن ماجہ)

کبائر سے مکمل اجتناب اور مسلسل توبہ و استغفار نیز صغیرہ گناہوں کو مٹانے والے اعمال کی کثرت پر مداومت کے بعد اللہ تعالیٰ کے احسان اور فضل و کرم سے پوری امید رکھنی چاہئے کہ وہ ہمیں جہنم کے عذاب سے پناہ دے گا اور پہلے مرحلہ میں ان شاء اللہ جنت میں داخل ہونے والوں میں شامل فرمادے گا۔ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (بے شک وہ بڑا بخشنہار اور رحم فرمانے والا ہے)

ایک باطل عقیدے کی تردید

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور اولیاء کرام چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں لہٰذا ان کا واسطہ اور وسیلہ پکڑنے سے یا ان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے ہم بھی ان کے ساتھ سیدھے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اپنے اس عقیدے کے حق میں افسران بالا کی مثالیں بھی دی جاتی ہیں مثلاً اگر کسی نے وزیر یا گورنر تک پہنچنا ہو تو اسے وزیر یا گورنر کے کسی عزیز اور محب کی سفارش تلاش کرنی پڑتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور نجات کے لئے بھی واسطہ اور وسیلہ پکڑنا ضروری ہے بعض "بزرگ" خود بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جو ہم سے وابستہ ہو گیا وہ سیدھا جنت میں پہنچ گیا اور اس کے لئے بھی اسی قسم کی دنیاوی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً انجن کے پیچھے لگے ہوئے گاڑی کے ڈبے بھی وہی پہنچتے ہیں جہاں انجن پہنچتا ہے وغیرہ۔

کیا کسی نبی' ولی یا اللہ کے نیک اور صالح بندے کے دامن سے وابستگی جنت میں داخل ہونے

کے لئے کافی ہے آیئے اس سوال کا جواب کتاب و سنت کی روشنی میں تلاش کریں۔

قرآن مجید میں اس بات کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ قیامت کے روز سارے لوگ تنہا تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حساب دینے کے لئے حاضر ہوں گے کسی کے ساتھ نہ مال و دولت ہو گا نہ آل اولاد نہ ہی کسی کے ساتھ کوئی نبی' ولی یا حضرت صاحب ہوں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ○ (۱۹:۸۰) اور جن سہاروں کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائیں گے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہو گا۔ (سورہ مریم آیت ۸۰) ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا (۱۹ - ۹۵) قیامت کے روز سب لوگ اللہ کے حضور فرداً فرداً حاضر ہونے والے ہیں۔ (سورہ مریم آیت ۹۵) سورہ انعام میں ارشاد ربانی ہے۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَ تَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۶:۹۴) (قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر ہو گئے ہو جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ تنہا پیدا کیا تھا جو کچھ ہم نے دنیا میں تمہیں دیا تھا۔ وہ سب تم پیچھے دنیا میں چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے۔ تمہارے آپس کے سارے رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم تصور رکھتے تھے (سورہ انعام آیت ۹۴) اس آیت میں اللہ کریم نے بڑی وضاحت سے تین باتیں ارشاد فرما دی ہیں۔

۱۔ قیامت کے روز تمام لوگ حساب کتاب دینے کے لئے تنہا تنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے۔

۲۔ قیامت کے روز اپنے بزرگوں' ولیوں' پیروں اور فقیروں پر بھروسہ کرنے والوں کو جتلایا جائے گا کہ دیکھ لو آج وہ تمہیں کہیں نظر تک نہیں آ رہے۔

۳۔ اپنے بزرگوں ولیوں اور پیروں کا دم بھرنے والے ان سے رابطہ کرنا چاہیں گے لیکن خواہش کے باوجود ان کا اپنے بزرگوں' ولیوں یا پیروں سے کسی قسم کا رابطہ ممکن نہیں ہو گا۔

اس عقیدے کی مزید وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض مثالیں بھی دی ہیں سورہ تحریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّ قِيْلَ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ (٦٦ : ١٠) (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کافروں کے معاملے میں نوح اور لوط علیہم السلام کی بیویوں کو بطور مثال پیش فرماتا ہے وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر انہوں نے اپنے شوہروں سے (دین کے معاملے میں) خیانت کی اور وہ (دونوں نبی) اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے دونوں (عورتوں) سے کہہ دیا گیا کہ جاؤ آگ میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی چلی جاؤ (سورہ تحریم آیت ۱۰) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نام لے کر یہ عقیدہ واضح فرمادیا کہ قیامت کے روز کسی نبی کے ساتھ تعلق یا نبی کے دامن سے محض وابستگی جہنم سے بچانے اور جنت میں لے جانے کے لئے کافی نہیں ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرکے یہ نصیحت فرمائی:

يَا فَاطِمَةُ اِنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ (ترجمہ) اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اللہ کے مقابلے میں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ (مسلم)

رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو اس حال میں دیکھیں گے کہ اس کے منہ پر سیاہی اور گرد و غبار جما ہو گا حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے "میں نے تمہیں دنیا میں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟" باپ کہے گا "اچھا آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا" حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔" پھر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے "ابراہیم! دیکھو تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟" حضرت ابراہیمؑ دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے فرشتے اسے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (بخاری) غلاظت میں لت پت بجو دراصل حضرت ابراہیمؑ کا باپ آزر ہی ہو گا اسے بجو کی شکل اس لئے دی جائے گی تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو انسانی شکل میں جہنم میں جاتے دیکھ کر آزردہ نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کا قانون اپنی جگہ قائم رہے گا کہ جب تک عقیدہ توحید اور اعمال صالح نہ ہوں تب تک کسی نبی، ولی یا اللہ کے نیک بندے کے دامن سے وابستگی اور قرابت داری کسی کو نہ جہنم سے بچا سکے گی نہ جنت میں لے جا سکے گی۔

اس ضمن میں یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اولاً: قیامت کے روز انبیاء' صلحاء اور شہداء کی سفارش بالکل برحق اور کتاب و سنت سے ثابت ہے لیکن وہ سفارش اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہو گی کوئی نبی' ولی یا شہید اپنی مرضی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرنے کی جرأت نہیں کر پائے گا اور سفارش بھی صرف اس شخص کے لئے ہو گی جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (۲:۲۵۵) (ترجمہ) کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵)

ثانیاً: اللہ کا ولی کون ہے کون نہیں ہے' قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی جناب سے کسے اِذنِ سفارش ملتا ہے کسے اِذنِ سفارش نہیں ملتا یہ ساری باتیں صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں کوئی شخص نہ تو یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ فلاں حضرت اللہ کے ولی ہیں لہٰذا انہیں ضرور اِذنِ سفارش ملے گا نہ ہی کوئی شخص خود اپنے بارے میں یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور اذن سفارش ملے گا میں فلاں فلاں کی سفارش کروں گا لوگوں کا کسی زندہ یا فوت شدہ شخص کو اللہ کا ولی کہہ دینا اس بات کے لئے کافی نہیں کہ وہ واقعی اللہ کا ولی اور مقرب ہو بعید نہیں جس فوت شدہ شخص کو لوگ اللہ کا ولی سمجھ کر اس کا وسیلہ اور واسطہ پکڑنے کے لئے اس کی قبر پر نذریں نیازیں چڑھا رہے ہوں وہ شخص خود ہی کسی گناہ کی پاداش میں اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو۔ رسول اکرم ﷺ کے سامنے کسی آدمی کو شہید کہا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: "ہرگز نہیں میں نے اسے مالِ غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں آگ میں دیکھا ہے۔ (ترمذی)

حاصل کلام یہ ہے کہ اولیاء کرام اور بزرگان دین کا وسیلہ اور واسطہ پکڑ کر یا محض ان کے دامن سے وابستہ ہو کر جنت میں پہنچ جانے کا عقیدہ سراسر باطل اور شیطانی فریب ہے جو شخص واقعی جنت کا طالب ہے اسے خالص عقیدہ توحید اپنا کر اعمال صالح کو زاد راہ بنانا چاہئے۔ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖ اَحَدًا۝ (۱۸-۱۱۰) پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہے اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ (سورہ کہف' آیت ۱۱۰) بس یہی سیدھا راستہ ہے جنت میں پہنچنے کا۔

مرد مومن ہوشیار

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا آدم کو سجدہ کرو' ابلیس کے علاوہ سب

نے سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے پوچھا "میرے حکم کے باوجود کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے روکا" ابلیس نے جواب دیا "میں آدم سے بہتر ہوں اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجھے آگ سے" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے لہٰذا یہاں سے نکل جا بے شک تو ذلیل اور رسوا ہے" ابلیس نے پھر زبان کھولی اور کہا "مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دے" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "تجھے مہلت ہے" تب ابلیس نے علی الاعلان یہ بات کہی "یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے (سجدے کا حکم دے کر) گمراہی میں مبتلا کیا ہے اسی طرح میں بھی اب انسانوں کو تیری سیدھی راہ سے گمراہ کرنے کے لئے گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے پیچھے اور دائیں بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا ہی پائے گا" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا' اور جان لے کہ انسانوں میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا "اے آدم تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو جنت میں سے جو چیز چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے" جذبہ حسد اور انتقام سے بھرا ہوا ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا "تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے روکا ہے تو اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل نہ ہو جائے" اور ساتھ ہی ابلیس نے قسم کھا کر یقین دلایا کہ میں تمہارا سچا ہمدرد اور خیر خواہ ہوں۔ اس طرح ابلیس حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی کو فریب دینے میں کامیاب ہو گیا جس کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام ' دونوں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت جنت سے محروم ہو گئے۔ تب حضرت آدم اور حوا کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے کا حکم دیا' کچھ ہدایات اور احکام دیئے اور ساتھ ہی متنبہ فرما دیا "اے بنی آدم' ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو (فتنے میں مبتلا کر کے) جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان کے اوپر سے اتروا دیئے تھے تاکہ ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھول دے۔" (۱)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ پر مختلف انداز میں بار بار لوگوں کو خبردار فرمایا ہے کہ اے بنی آدم شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے چند آیات ملاحظہ ہوں:

۱۔ لوگو شیطان کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (سورہ بقرۃ آیت ۲۰۸)

۲۔ شیطان لوگوں سے وعدے کرتا ہے انہیں امیدیں دلاتا ہے لیکن (یاد رکھو) شیطان کے سارے وعدے فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ نساء آیت ۱۲۰)

۳۔ (لوگو!) یہ دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور نہ ہی بڑا دھوکہ باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دینے پائے (سورہ لقمان آیت ۳۳)

اللہ تعالیٰ کی ان واضح تنبیہات کے باوجود حضرت انسان قدم قدم پر کس آسانی سے شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر اپنے لئے محرومی جنت کا سامان پیدا کر رہا ہے' اس کا اندازہ ہر انسان اپنی اپنی عملی زندگی کا تجزیہ کر کے خود لگا سکتا ہے۔

دنیا کی اس عارضی اور مختصر زندگی کے مقابلے میں آخرت کی مستقل اور طویل زندگی کو رسول اکرم ﷺ نے یوں سمجھایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکالے تو انگلی کے ساتھ لگا ہوا پانی دنیا کی زندگی سمجھو اور پورا سمندر آخرت کی زندگی (مسلم) اگر ہم اس مثال کو اعداد و شمار کی زبان میں سمجھنا چاہیں تو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوگی' اس ارشاد کے مطابق دنیا میں انسان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کرلیجئے اور دنیا کے اعداد و شمار میں سب سے آخری عدد۔ دہ سنکھ ۔ کو آخرت کی طویل زندگی تصور کرلیجئے دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۲۴ ہزار ۹ سو ل سال زندگی بسر کرے گا خواہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جہنم کی آگ میں (یاد رہے دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمایئے کہ ہمیں اپنی صلاحیت' اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے یا ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۲۴ ہزار ۹ سو سال کی طویل زندگی بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہئے؟ لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لئے اس قدر دلفریب اور خوشنما بنا دیا ہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں بری طرح منہمک اور جذب ہیں اور یوں شیطان کے دھوکے اور فریب میں آکر جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

دنیا کی عارضی زندگی میں انہماک اور آخرت کی طویل زندگی سے غفلت کا مشاہدہ قدم قدم پر ہماری زندگیوں میں کیا جا سکتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (ترجمہ) نماز فجر کی دو رکعت (سنت موکدہ) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہیں

(ترمذی)

غور فرمائیے دنیا و مافیہا کی دولت میں امریکہ۔ افریقہ۔ یورپ۔ ایشیاء اور باقی ساری مملکتوں کے خزانے شامل ہیں' زمین کے پوشیدہ خزانے بھی "مافیہا" میں شامل ہیں ان خزانوں کے علاوہ انسان کی رغبت کی ہر وہ چیز جس کا وہ تصور کر سکتا ہے "مافیہا" میں شامل ہے لیکن ان دو سنتوں کو وقت پر ادا کرنے کے لئے کتنے مسلمان اذان فجر کے ساتھ اٹھتے ہیں؟ جب کہ دنیا کمانے کے لئے کتنے لوگ ایسے ہیں جو اذان فجر سے بھی پہلے اٹھ جاتے ہیں۔ کتنے تاجر ایسے ہیں جو اپنے کاروبار کے لئے ساری ساری رات جاگتے رہتے ہیں۔ کتنے کسان ایسے ہیں جو اپنی زمینوں میں ہل چلانے کے لئے ساری ساری رات مشقت اٹھاتے ہیں کتنے طالب علم ایسے ہیں جو بہتر مستقبل کی امید پر ساری ساری رات پڑھائی میں گزار دیتے ہیں۔ لیکن نماز فجر کی دو رکعت کی توفیق کتنے لوگوں کو نصیب ہوتی ہے؟ دنیا کی حرص اور خوشنما امیدوں کے فریب نے ہمیں آخرت کی ابدی اور نعمتوں بھری جنت سے محروم کر رکھا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ (مسلم) (ترجمہ) صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ یعنی بظاہر مال کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اس میں اتنی برکت ڈال دیتے ہیں کہ چند صد کی رقم سے ہزاروں کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں لیکن شیطان ظاہری اعداد و شمار کر کے ہمیں بتلاتا ہے کہ ہزار روپے میں سے اگر سو روپے نکال دیئے جائیں تو باقی ۹ سو روپے بچ جائیں گے مال بڑھے گا کیسے یہ تو کم ہو گا۔ تمہارے گھر کے وسیع اخراجات' بال بچوں کی تعلیم' بیماریاں اور دیگر ضروریات کی اتنی طویل فہرست کیسے پوری ہو گی۔ حضرت انسان اپنے "سچے خیر خواہ" کے فریب میں آجاتا ہے اور یوں ابلیس بنی آدم کے لئے جنت سے محرومی کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے "میں سود سے مال گھٹاتا ہوں۔" (سورہ بقرۃ آیت ۲۷۶)

یعنی ظاہری اعداد و شمار کے حساب سے سود کا مال خواہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے برکت ختم کر دیتے ہیں لاکھوں اور کروڑوں کا سرمایہ پانی کی طرح بہہ کر سینکڑوں کی ضروریات بھی پوری نہیں کر پاتا۔ سود سے نہ انسان کی آنکھ بھرتی ہے نہ پیٹ بھرتا ہے نہ ہی عمر بھر ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ ایک مستقل ہوس لگی رہتی ہے جو انسان کو باؤلا کر دیتی ہے نہ دن کو چین نہ رات کو سکون لیکن پھر بھی ابلیس ظاہری اعداد و شمار کر کے انسان کو اطمینان دلا دیتا ہے کہ ہزار روپے پر ایک سو روپے سود آئے گا تو ایک لاکھ روپے میں دس ہزار کا اضافہ ہو جائے گا۔ اگر دس لاکھ

روپے بینک میں جمع کروا دیئے جائیں تو گھر بیٹھے ہر ماہ ایک لاکھ روپے ملتے رہیں گے' نہ محنت نہ مشقت اور سرمایہ بھی محفوظ' تمہارے مرنے کے بعد تمہاری آل اولاد بھی آرام سے زندگی بسر کرتی رہے گی مال میں اضافہ' آرام دہ زندگی اور اہل و عیال کی محبت کے دلفریب دلائل غالب آ جاتے ہیں اور یوں حضرت انسان ابلیس کے فریب میں آ کر اپنے لئے خود جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے (کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہونے والے) حرام مال سے پلا ہوا جسم آگ سب سے پہلے جلائے گی (طبرانی)' وہ آگ جس کا ایک لمحہ دنیا کی ساری نعمتوں اور سارے عیش و آرام کو بھلا دینے کے لئے کافی ہے۔ آگ کا لباس' آگ کا اوڑھنا' آگ کا بچھونا' آگ کے سائبان' آگ کی چھتریاں' پینے کے لئے کھولتا پانی اور کھانے کے لئے زہریلا کانٹے دار تھور' آگ میں پیدا ہونے والے سانپ اور بچھو۔ لیکن معاشرے میں معیار زندگی بلند کرنے' آرام دہ زندگی بسر کرنے' اولاد کو انگریزی سکولوں میں تعلیم دلوانے' ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑا بننے' دنیاوی جاہ و حشمت حاصل کرنے' جھوٹی انا' جھوٹی عزت اور جھوٹا وقار قائم کرنے کے تصور کو ابلیس ملعون نے اس قدر دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ کے رسول کی تنبیہہ مغلوب اور ابلیس کا فریب غالب ہے وَلاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰه۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبِ (ترجمہ) یاد رکھو' دلوں کو سکون اللہ کے ذکر سے ملتا ہے (سورہ رعد آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ کے اس واضح ارشاد کے باوجود ابلیس لعین نے لوگوں کو طرح طرح سے سکون حاصل ہونے کا فریب دے رکھا ہے کسی کو اپنے پیر صاحب کی قبر پر چڑھاوے چڑھانے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اپنے حضرت جی کی قدم بوسی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو شراب نوشی میں سکون نظر آتا ہے کسی کو غیر محرم عورتوں کی آواز سننے میں گانے اور موسیقی سننے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو سونا چاندی اور دولت کے ڈھیر اکٹھے کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اعلیٰ سرکاری مناصب حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو اسمبلی کا ممبر بننے اور وزیر یا مشیر کے عہدے حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے کسی کو امریکہ' کینیڈا اور یورپی ممالک کی شہریت حاصل کرنے میں سکون نظر آتا ہے۔ اندازہ فرمایئے بنی آدم میں سے کتنے فیصد لوگ ہیں جو اللہ کی یاد سے سکون حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور کتنے ہیں جو ابلیس لعین کے فریب میں مبتلا ہیں' یہ وہی صورت حال ہے جس سے اللہ کریم ہمیں پہلے سے آگاہ فرما چکے ہیں وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ (ترجمہ) اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوشنما بنا دیا اور انہیں سیدھی راہ پر چلنے سے روک دیا حالانکہ وہ لوگ (دنیا کے اعتبار سے) سمجھدار تھے (سورہ عنکبوت' آیت ۳۸)

دنیا کمانے کے معاملے میں ہر شخص اس اصول پر یقین رکھتا ہے کہ جب تک وہ عملی جدوجہد نہیں کرے گا گھر بیٹھے بٹھائے اسے وسائل زندگی میسر نہیں آئیں گے۔ کسان غلہ حاصل کرنے کے لئے دن رات کھیتوں میں کام کرتا ہے' تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے دن رات دکان پر بیٹھتا ہے ملازم تنخواہ حاصل کرنے کے لئے مہینہ بھر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ مزدور اپنی مزدوری حاصل کرنے کے لئے صبح سے شام تک مسلسل محنت اور مشقت کرتا ہے طالب علم امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سارا سال پڑھائی کرتا ہے۔ انسانی زندگی میں محنت اور جدوجہد کرنے کا یہ اصول ایک ایسا فطری عمل ہے جو کسی کو بتلانے یا پڑھانے کی ضرورت ہی نہیں لیکن دین کے معاملے میں شیطان کا دھوکہ اور فریب ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں میں سے کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا جنت یا جہنم میں جانا پہلے سے لکھ دیا ہے تو پھر عمل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بعض لوگ اس فریب میں مبتلا ہوتے ہیں جب اللہ چاہے گا نمازیں پڑھ لیں گے یا آپ دعا فرمائیں اللہ ہمیں نماز کی توفیق دے' بعض لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ اللہ بڑا مہربان ہے وہ سب کچھ معاف کردے گا۔

دنیا کے معاملے میں محنت اور مسلسل جدوجہد کا اصول اور دین کے معاملے میں تقدیر کے بہانے یا اللہ کی رحمت کے بہانے بے عملی کا اصول شیطان لعین کا وہ دھوکہ اور فریب ہے جس کے بارے میں اس نے صاف صاف کہہ رکھا ہے۔ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (ترجمہ) اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دی تو میں بنی آدم کی پوری نسل کو برباد کر کے چھوڑوں گا' تھوڑے ہی لوگ (میرے فریب سے) بچیں گے۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶۲)

ارشاد نبویؐ ہے "جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا گیا پھر اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق ادا نہ کئے وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا۔" (بخاری و مسلم) رسول اکرم ﷺ کی اسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ سلف الصالحین ہمیشہ سرکاری مناصب اور عہدوں سے دور بھاگتے رہے اور اگر کسی کو یہ ذمہ داری اٹھانی پڑی تو اس نے تقویٰ' استغنیٰ دیانت اور امانت کی زریں مثالیں قائم کیں۔

عہد فاروقی میں حمص کے گورنر حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر نامزد فرمایا حضرت سعیدؓ نے معذرت کی تو حضرت عمرؓ نے زبردستی ذمہ داری سونپ دی۔ عہدِ گورنری میں حضرت سعیدؓ کے زُہد اور قناعت کا یہ حال تھا کہ ماہانہ تنخواہ ملتی تو اپنے اہل و عیال کا خرچ رکھ کر باقی رقم فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے بیوی پوچھتی کہ آپ باقی رقم کہاں خرچ کرتے ہیں تو فرماتے۔ "قرض دے دیتا ہوں" ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص کے دورہ پر تشریف لائے اور حمص کے ذمہ دار لوگوں سے کہا یہاں کے فقراء اور مساکین کی فہرست تیار کریں تاکہ ان کے وظیفے مقرر کئے جا سکیں' فہرست تیار ہوئی تو سرفہرست سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام درج تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا "سعید کون؟" لوگوں نے بتایا "گورنر حمص" پوچھا "جو تنخواہ ملتی ہے اس کا کیا کرتے ہیں؟" لوگوں نے عرض کیا "وہ حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے ہیں" یہ سن کر حضرت عمرؓ آبدیدہ ہو گئے ایک ہزار دینار کی تھیلی حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے پاس اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمائی کہ یہ رقم اپنی ذاتی ضرورتوں پر خرچ کریں' قاصد نے رقم پہنچائی تو بے اختیار زبان سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نکلا' بیوی نے سنا تو پوچھا "خیر ہے کیا ہوا' کیا امیرالمومنین فوت ہو گئے؟"

فرمایا: "نہیں اس سے بھی بڑا واقعہ ہوا ہے؟"

بیوی نے پھر پوچھا: "کیا قیامت کی کوئی نشانی دکھائی دی ہے؟"

فرمایا: "نہیں اس سے بھی اہم واقعہ پیش آیا ہے؟"

بیوی صاحبہ نے اصرار سے پوچھا: "آخر کچھ تو بتائیے معاملہ کیا ہے؟"

حضرت سعیدؓ نے فرمایا: "دنیا اپنے فتنوں کے ساتھ میرے گھر میں آگئی ہے"

بیوی صاحبہ نے عرض کیا "پریشان نہ ہوں بلکہ اس کا کوئی حل سوچیں"

گورنر نے وہ تھیلی ایک طرف رکھی اور خود نماز کے لئے کھڑا ہو گیا ساری رات اللہ کے حضور آہ و زاری کرتے گزار دی صبح ہوئی تو دیکھا اسلامی لشکر گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے تھیلی اٹھائی اور ساری رقم مجاہدین میں تقسیم فرما دی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مدائن کا گورنر بنایا گیا تو اہلِ مدائن کو جمع کر کے امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان پڑھ کر سنایا "لوگو! حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ تمہارے امیر مقرر کئے جاتے ہیں ان کا حکم سنو ان کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے طلب کریں وہ انہیں دو۔" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمان پڑھ

چکے تو لوگوں نے پوچھا "اپنی ضروریات بتائیں تاکہ ہم انہیں پورا کر سکیں" حضرت حذیفہؓ نے فرمایا "میں جب تک یہاں رہوں گا دو وقت کا کھانا اور گدھے کے لئے چارا چاہیے اس سے زیادہ تم سے کچھ نہیں مانگوں گا۔"

حکومت ' اقتدار اور اعلیٰ منصب سے گریز کی جو درخشندہ مثال امام ابو حنیفہؒ نے قائم کی تاریخ اسلامی میں وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے بلا کر چیف جسٹس کا عہدہ پیش کیا تو فرمایا "میں اس کے اہل نہیں ' قاضی ایسا جری آدمی ہونا چاہئے جو بادشاہ ' اس کی اولاد اور سپہ سالاروں کے خلاف فیصلہ دے سکے اور مجھ میں یہ ہمت نہیں" بادشاہ نے جیل میں ڈال دیا جہاں آپ کو کوڑے تک مارے گئے لیکن آپ نے عہدہ قبول نہیں فرمایا حتیٰ کہ جیل سے ہی آپ کا جنازہ اٹھا۔ یہ وہ پاکباز ہستیاں تھیں جن کا جنت اور جہنم پر یقین اس قدر محکم تھا کہ ابلیس کا کوئی مکر اور فریب ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکا۔

ایک نظر اپنے معاشرے پر ڈالئے ابلیس نے بنی آدم کے لئے حکومتی مناصب اور عہدوں میں اس قدر کشش پیدا کر دی ہے کہ اَن پڑھ اور جاہل عوام کا تو کہنا ہی کیا بہت سے "اہلِ علم" بھی ابلیس کے اس دامِ فریب میں مبتلا ہیں کہ اسلام ' جمہوریت ' ملک اور قوم کی خدمت حکومتی مناصب اور عہدوں کے بغیر ممکن نہیں۔ غور فرمائیے اس خوبصورت اور پُر کشش دلیل کے پردے میں حضرتِ ابلیس نے بنی آدم کی جنت سے محرومی کے کیسے کیسے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ ان عہدوں اور مناصب کے حصول کی خاطر دوران الیکشن جھوٹ ' دھوکہ ' فریب ' بدعہدی ' لڑائی جھگڑا ' گالی گلوچ ' لعن طعن ' الزام تراشی ' رائے عامہ کی خرید و فروخت ' اغوا حتیٰ کہ قتل و غارت جیسے کبائر کا ارتکاب ابلیس ' ابن آدم کے لئے بڑا سہل اور آسان بنا دیتا ہے اور یوں حضرتِ انسان ابلیس کے دامِ فریب میں مبتلا ہو کر محرومِ جنت ہونے کی "سعادت" سے بہرہ مند ہو رہا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

(ترجمہ) جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ (سورہ نور ' آیت ۱۹) ابلیس نے فحاشی اور بے حیائی کے کاموں کو ابنِ آدم کے لئے اس قدر خوشنما اور دلفریب بنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس واضح تنبیہہ کے باوجود ابلیس کے مکرو فریب میں مبتلا بنی آدم جا بجا فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے

خوبصورت نام کے پس پردہ انتہائی منظم سرکاری اور غیر سرکاری ادارے' سینما گھر' ٹی وی' ریڈیو' روزنامے' روزناموں کے خصوصی ایڈیشن' ہفت روزے اور ماہنامے بصد مسرت و افتخار دن رات ابلیس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہیں حد تو یہ ہے کہ بزعم خویش امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا مقدس فریضہ سرانجام دینے والے بعض ہفت روزے اور ماہنامے بھی "ادارے کو چلانے کی مجبوری" کے دلفریب موقف کے ساتھ بلا چون و چرا ابلیس کے دوش بدوش فحاشی اور بے حیائی کو پھیلانے کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور یوں اللہ کے عذاب کی وعید پس پشت اور شیطان کے دلفریب دلائل خوبصورت آرزوئیں اور تمنائیں غالب ہیں جو جنت سے محروم کرنے والی اور جہنم کا مستحق ٹھہرانے والی ہیں۔

پس اے مرد مومن ہوشیار! یہ دنیا سراسر دھوکہ اور فریب ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُوْرِ○ (ترجمہ) دنیا کی زندگی دھوکہ وہی اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (سورہ آل عمران' آیت ۱۸۵) یہاں چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں جو نظر آ رہی ہے۔ دنیا کی عیش و عشرت اور رنگینیوں کے پس پردہ بڑی تلخیاں اور رنج و محن ہیں۔ دنیا کے ناز و نعم اور جاہ و حشمت کے پس پردہ بڑی حسرتیں اور ندامتیں ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک "دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔" (احمد' طبرانی) بے زکاۃ سونے چاندی کا ڈھیر سونا چاندی نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے انگارے ہیں۔ سُود' رشوت' جُوا' چوری' ڈاکہ اور دیگر حرام ذرائع سے حاصل ہونے والا مال' مال نہیں آگ کے سانپ اور بچھو ہیں۔ جھوٹ' مکر اور فریب سے حاصل کئے ہوئے عہدے اور مناصب عزت اور افتخار نہیں آگ کی بیڑیاں اور زنجیریں ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے ذریعہ پھیلایا گیا کاروبار' کاروبار نہیں عذابِ الیم ہے۔

اے ابنِ آدم خبردار! یہ دنیا محض ایک عارضی مسکن ہے جہاں تیرا امتحان لینا مقصود ہے تیرا اصلی وطن جنت ہے جس کی طرف تجھے بہت جلد لوٹ کر جانا ہے تیرا ازلی دشمن ابلیس لعین یہ چاہتا ہے کہ جس طرح تیرے ماں باپ --- آدم اور حوا --- کو دھوکہ اور فریب دے کر جنت سے نکلوا دیا تھا اسی طرح تجھے بھی دنیا کے دھوکے اور فریب میں مبتلا کر کے جنت سے نکلوا دے اس کا کھلا کھلا چیلنج ہے "رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِی لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ (ترجمہ) اے میرے رب! جس طرح تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں تیرے بندوں کے لئے رنگینیاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا۔ (سورہ حجر آیت ۳۹)

پس اے مرد مومن ہوشیار' خبردار! شیطان ملعون کے سارے وعدے جھوٹے اور باطل ہیں اس کے دھوکے اور فریب میں نہ آنا جو بھی اس کے دھوکے میں آئے گا اسے وہ اپنے ساتھ جہنم میں لے کر ہی جائے گا۔ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ○ یاد رکھو! یہ کھلم کھلا خسارہ ہے۔ (سورہ زمر' آیت ۱۵)

"کتاب الجنۃ" کی غرض و غایت

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے کہیں گزشتہ اقوام کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ کہیں انبیا کے معجزات کا ذکر فرمایا ہے کہیں انسان کی پیدائش اور اس کی موت کا ذکر فرمایا ہے کہیں کائنات اور اس کے اندر موجود اشیاء کا ذکر فرمایا ہے کہیں عام فہم مثالوں سے راہنمائی کی گئی ہے کہیں نیک اعمال کی رغبت دلانے کے لئے جنت اور اس کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور کہیں بُرے اعمال کے انجام بد سے ڈرانے کے لئے جہنم کی آگ اور اس کے مختلف عذابوں کا ذکر کیا گیا ہے اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی طبیعت کے مطابق ہر انسان قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ سے ہدایت اور راہنمائی حاصل کرتا ہے۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں تفصیلات پڑھنے کے بعد آخر وہ کون سا مسلمان ہو گا جو پھر اسے حاصل کرنے کی تڑپ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کا جنت پر یقین ہے اس کے لئے جنت کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش اور بڑی سے بڑی قربانی بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت بلال' حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' حضرت یاسر رضی اللہ عنہ' حضرت سمیہ بنت خباط رضی اللہ عنہا' حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسے بے شمار دیگر اسلاف کے واقعات ہماری تاریخ کا روشن اور تابناک باب ہیں۔

جنت کی طلب جہاں زندگی کی بڑی بڑی آزمائشوں اور قربانیوں کو سہل اور آسان بنا دیتی ہے وہاں نیک اعمال کی رغبت دہ چند کر دیتی ہے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کے غلام کا کہنا ہے کہ چالیس سال کے عرصہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نماز کے لئے اذان کہی گئی ہو اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود نہ ہوں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے دورانِ نماز اچانک توجہ باغ کے سر

سبز وشاداب پھل دار درختوں کی طرف چلی گئی اور رکعتوں کی تعداد بھول گئے جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واقعہ بیان فرمایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جس چیز نے میری نماز میں خلل ڈالا ہے میں اسے اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ اسے جہاں چاہیں استعمال فرمائیں۔

حضرت وکیع بن جراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کی ستر سال کے دوران کسی ایک نماز کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی۔

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ مسجد میں پہنچے جماعت ہو چکی تھی بے ساختہ زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا اور فرمانے لگے باجماعت نماز مجھے عراق کی حکومت سے زیادہ عزیز ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ۔ سورہ آل عمران۔ سورہ نساء اور سورہ مائدہ ختم کر دیں۔

عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے (سفیان) ثوری کو حرم میں مغرب کی نماز کے بعد سجدہ کرتے دیکھا عشاء کی اذان ہو گئی اور وہ ابھی تک سجدے ہی میں تھے۔

تاریخ کے صفحات پر ایسے بے شمار واقعات بکھرے پڑے ہیں جنہیں عام حالات میں پڑھ کر واقعی بہت تعجب ہوتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جو شخص جنت کی نعمتوں کا علم رکھتا ہے اس کے لئے ہر گناہ سے بچنا اور ہر نیکی پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

"کتاب الجنۃ" مرتب کرنے کی اصل غرض و غایت بھی یہی ہے کہ لوگوں کے اندر حصول جنت کا جذبہ پیدا ہو اور حصول جنت کے لئے کبائر سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ رغبت پیدا ہو' کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر ایک یا دو آدمیوں نے بھی اپنی عملی زندگی کا نقشہ بدل لیا تو ان شاء اللہ کتاب مرتب کرنے کی غرض و غایت پوری ہو جائے گی۔

قارئین کرام! تفہیم السنہ کی سلسلہ وار تالیفات میں کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے بعد میری خواہش تھی کہ کتاب الفتن کا بالترتیب آغاز کیا جائے جن میں قیامت کی نشانیاں' دجال کا ظہور' حضرت مسیحؑ کا نزول وغیرہ شامل ہیں اس کے بعد نفخ صور' حشر و نشر' حساب اور میزان' شفاعت' جنت اور جہنم مرتب کی جائیں لیکن دعوت اور تبلیغ کے کام میں ترغیب و ترہیب کی اہمیت کے پیش نظر بعض احباب کی خواہش یہ تھی کہ جنت اور جہنم کا بیان پہلے مرتب ہونا چاہئے اسی وجہ سے یہ دونوں کتب پہلے مرتب کی گئی ہیں اس کے بعد ان شاء اللہ کتاب الفتن کے ابواب کا بالترتیب آغاز کیا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

صحتِ احادیث کے سلسلہ میں حسب سابق شیخ محمد ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے دیئے گئے ہیں مثلاً (۲ / ۱۰۵۹) سے مراد دوسری جلد اور حدیث نمبر ۱۰۵۹ ہے۔

کتاب میں فوائد اور خوبیوں کے تمام پہلو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں اور اغلاط میرے نفس کے شر کا نتیجہ ہیں کتبِ حدیث میں احادیث کی ترتیب' تبویب' تعبیر' تشریح یا ترجمہ میں کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی پر میں اللہ عزوجل کے حضور توبہ و استغفار کا طالب ہوں اور اس کے بے پایاں فضل و کرم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دنیا اور آخرت میں میرے گناہوں اور جرائم کی طویل فہرست کو اپنی رحمت کے پردے میں ڈھانپ دے گا۔ اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ۔ بے شک وہ بڑا سخی ہے' کرم فرمانے والا ہے' بادشاہ ہے' احسان فرمانے والا' شفقت فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

آخر میں' میں ان تمام دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کتب حدیث کی تیاری میں' تراجم میں اور نشرواشاعت میں کسی نہ کسی طرح حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرمائے' اپنی حفظ و امان میں رکھے اور آخرت میں ہم سب کو اپنے عفو و کرم سے نعمتوں بھری جنتوں میں داخل فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

۸ جولائی ۱۹۹۹

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا

اے اللہ ہمارے رب!

اے وہ ذات پاک جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں جو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے' جو اپنی اُلوہیت اور ربوبیت میں واحد ہے' جو اپنی عظمت اور کبریائی میں تنہا ہے' جو اوّل بھی ہے آخر بھی' جو ظاہر بھی ہے باطن بھی' جو حی بھی ہے قیوّم بھی' جو وہّاب بھی ہے توّاب بھی' جو خبیر بھی ہے بصیر بھی' جو ستّار بھی ہے قہّار بھی' جو غفّار بھی ہے جبّار بھی' جو علیم بھی ہے حکیم بھی' جو رحیم بھی ہے کریم بھی' اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر طرح کی حمد و ثنا اور تعریف کے لائق اسی کی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثنا جتنی وہ پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

اے اِلٰہ العالمین! تو ہی کائنات کی تخلیق کرنے والا ہے' تو ہی ہمارا مالک اور رازق ہے تو ہی گزرے ہوئے لیل و نہار کا حساب رکھنے والا ہے' تو ہی درختوں سے گرنے والے پتوں کا علم رکھنے والا ہے تو ہی ریت کے ذروں

کو شمار کرنے والا ہے' تو ہی زمین و آسمان کو نور سے بھرنے والا ہے' تو ہی اپنے بندوں کے چھوٹے بڑے اعمال کو کتابِ مبین میں محفوظ فرمانے والا ہے' تو ہی رُشد و ہدایت کی راہ دکھانے والا ہے' تو ہی سینوں کے بھید اور دلوں کے وَساوس جاننے والا ہے' تو ہی قیامت کے روز سب کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور ان سے حساب لینے والا ہے' تیرے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اور ہر طرح کی حمد و ثنا اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثنا جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَ یَرْضٰی۔

اے ارحم الراحمین! ہم تیرے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں تیرا ہر حکم ہم پر نافذ ہونے والا ہے اگر تو نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یقیناً تیری رحمت ہمارے گناہوں کے مقابلے میں وسیع تر ہے اور تیرا فرمان بلاشبہ سچ ہے کہ تیری رحمت تیرے غصہ پر غالب ہے' اے ہمارے پروردگار! ہمارے سارے گناہ جو ہم نے آگے بھیجے یا پیچھے چھوڑے' چھپ کر کئے یا کھلے عام کئے اور وہ گناہ جن کا ہمیں علم نہیں لیکن تو انہیں جانتا ہے' سارے کے سارے معاف فرما دے تو ہر چیز پر قادر

ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے گناہ معاف فرمائے اے ہمارے رب! تو لاشریک ہے ہر طرح کی حمد و ثنا اور تعریف کے لائق تیری ہی ذات پاک ہے اتنی حمد و ثنا جتنی تو پسند فرمائے اور جس سے تو راضی ہو جائے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی

یا ذُوالجلال والاکرام! ہم تیری ذات اور صفات کے وسیلہ سے تیری رضا کے طالب ہیں' تیرے رُخِ انور کے جلال و جمال کے واسطہ سے تیری نعمتوں بھری جنت کی بھیک مانگتے ہیں اور تیری رحمت اور عفو و کرم کے وسیلہ سے تیری جہنم سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ مغفرت' رحمت اور عفو و کرم کا صرف تو ہی مالک ہے تیرے علاوہ کوئی اس کا مالک نہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے کوئی دوسرا نہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِضْوَانَكَ وَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ۔ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری رحمت کے وسیلے سے آگ سے پناہ طلب کرتے ہیں)

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

❖❖❖

مختصر اصطلاحات حدیث
حدیث
رسول اللہ ﷺ کا فرمان "قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل "فعلی حدیث" اور آپ ﷺ کی اجازت تقریری حدیث کہلاتی ہے
مرفوع
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے "مرفوع" کہلاتی ہے
موقوف
جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لئے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے "موقوف" کہلاتی ہے
آحاد
جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں "آحاد" کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں
متواتر
جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ممکن نہ ہو "متواتر" کہلاتی ہے
مقبول
جس حدیث میں راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو "مقبول" کہلاتی ہے۔
غیر مقبول
جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو "غیر مقبول" کہلاتی ہے۔
حسن
جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں باقی شرائط وہی ہوں "حسن" کہلاتی ہے۔
صحیح
جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظے کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، "صحیح" کہلاتی ہے۔
ضعیف
درجہ ۱
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)
درجہ ۲
جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو
درجہ ۳
جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو
درجہ ۴
جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۵
جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۶
جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو
معلق
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں
منقطع
جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے غائب ہوں
مرسل
جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو
معضل
جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں
موضوع
جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو
متروك
جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت لیکن حدیث کے معاملے میں جھوٹ ثابت نہ ہو
شاذ
ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابط کی مخالفت کرے
منكر
جس حدیث کا راوی واہی یا فاسق یا بدعتی ہو
اصطلاحات کتب
۱- صحاح ستہ — حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔
۲- جامع — جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔
۳- سنن — جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد
۴- مسند — جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یکجا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد
۵- مستخرج — جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری
۶- مستدرك — جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم
۷- اربعین — جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔
☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے

إِثْبَاتُ وُجُوْدِ الْجَنَّةِ
جنت کی موجودگی کا ثبوت

مسئلہ ۱ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲ قبر میں جنتی آدمی کو جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ**. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں (اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے) اگر جہنمی ہے تو جہنم میں (اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔)" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گھر دیکھا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ

۱- كتاب الصيام

۲- كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ ؟ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَ قَالَ اَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا میں نے ایک محل کے اندر کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے دیکھا تو پوچھا یہ محل کس کا ہے؟'' انہوں نے کہا ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا' مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پیٹھ پھیر کر چلا آیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سن کر) رونے لگے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة

أَسْمَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کے نام

مسئلہ ۴ جنت کا ایک نام "دارالسلام" (سلامتی والا گھر) ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ (۲۵:۱۰)

اور اللہ تعالیٰ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (ہدایت اسی کے اختیار میں ہے لہٰذا) جسے وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ (سورہ یونس' آیت ۲۵)

مسئلہ ۵ جنت کا دوسرا نام "دارالمتقین" (متقی لوگوں کا گھر) ہے۔

وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَا ذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوْا خَيْرًا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ○ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ○ (۱۶:۳۰-۳۱)

جب متقی لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب کی طرف سے کیا نازل کیا گیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں "بہترین چیز اتری ہے" ایسے نیک لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو ان کے لئے بہت ہی اچھا ہے کیا ہی اچھا ہے متقی لوگوں کا گھر (دارالمتقین) دائمی قیام کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے ان قیام گاہوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ہر بات ان کی خواہش کے مطابق ہوگی متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ (سورہ نحل' آیت ۳۰-۳۱)

مسئلہ ۶ جنت کا تیسرا نام "دارالقرار" (قرار کی جگہ) ہے۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ○ (۴۰:۳۹)

اے میری قوم کے لوگو! یہ دنیا کی زندگی تو بس چند روزہ ہے قرار کی جگہ تو آخرت ہی ہے۔ (سورہ مومن' آیت نمبر ۳۹)

مسئلہ ۷ جنت کا چوتھا نام "مقام امین" (امن کی جگہ) ہے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّٰتٍ وَّ عُيُونٍ ۝ (۴۴:۵۱-۵۲)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔(سورہ دخان' آیت۵۱-۵۲)

مسئلہ ۸ جنت کو "دار الاخرۃ" (آخرت کا گھر) بھی کہا گیا ہے۔

وَلَدَارُ الْأٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (۱۲:۱۰۹)

آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا' کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔(سورہ یوسف' آیت ۱۰۹)

مسئلہ ۹ جنت کو "جنّٰت النعیم" (نعمتوں بھری جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِي جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ (۵۶: ۱۰-۱۲)

اور آگے والے تو آگے والے ہی ہیں وہی تو مقرب لوگ ہیں نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے۔(سورہ واقعہ' آیت ۱۰-۱۲)

مسئلہ ۱۰ جنت کو "جنّٰت عدن" (سدا بہار جنتیں) بھی کہا گیا ہے۔

أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ إِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (۱۸:۳۱)

اہل ایمان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز رنگ کے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکئے لگا کر بیٹھیں گے بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔(سورہ کہف' آیت ۳۱)

❋❋❋

اَلْجَنَّةُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ
جنت قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۱۱ ایمان لانے کے بعد نیک عمل کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

مسئلہ ۱۲ جنت کے پھل نام اور شکل میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳ جنت کی عورتیں ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض و نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ' غیبت' حسد اور سوکناپہ وغیرہ) سے پاک ہوں گی۔

مسئلہ ۱۴ جنت کی زندگی لازوال ہوگی۔

وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ○ (۲ : ۲۵)

(اے محمدؐ!) خوشخبری دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لیے ایسے باغ ہیں جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں کے پھل دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جب کوئی پھل انہیں کھانے کے لیے دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے ہم (دنیا میں) دیئے گئے تھے ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورہ بقرۃ' آیت ۲۵)

مسئلہ ۱۵ اہل جنت قیامت کے روز ہر طرح کی ذلت اور رسوائی سے

محفوظ رہیں گے۔

مسئلہ ۱۶ اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (۱۰ : ۲۶)

جن لوگوں نے (ایمان لانے کے بعد دنیا میں) نیک کام کئے ان کے لیے (آخرت میں) اچھا صلہ (یعنی جنت) ہو گا اور اس سے زیادہ (انعام و اکرام) بھی (یعنی دیدار الٰہی) ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ ہو گی (بلکہ خوشی اور چمک ہو گی) یہ ہیں جنتی لوگ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (سورہ یونس' آیت ۲۶)

مسئلہ ۱۷ اہل ایمان میں سے جن کے دلوں میں دنیا میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی نفرت یا حسد ہو گا جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ ختم فرمادیں گے۔

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ (۷:۴۳)

اور جو کچھ ان کے دلوں میں کینہ تھا اس کو ہم ختم کردیں گے ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا احسان ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر ہم کو اللہ یہ راستہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ رستہ نہ پاسکتے۔ بے شک ہمارے اللہ کے رسول حق بات لے کر آئے تھے اور (اس روز) منادی کردی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے جنت کے مالک بنا دیئے گئے ہو۔ (سورہ الاعراف' آیت ۴۳)

مسئلہ ۱۸ جنت میں اہل جنت کبھی بھوک یا پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

مسئلہ ۱۹ جنت میں نہ سردی کی شدت ہوگی نہ گرمی کی بلکہ سدا بہار موسم ہو گا۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ○ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ○ (۲۰ : ۱۱۸-۱۱۹)

(اے آدم!) تو جنت میں بھوکا رہے گا نہ ننگا۔ وہاں تیرے لئے پیاس ہو گی نہ دھوپ میں جلنا ہو گا۔ (سورہ طٰہ' آیت ۱۱۸ - ۱۱۹)

مسئلہ ۲۰ نیک خاندان' جن میں آباء و اجداد' بیویاں اور ان کی اولادیں شامل ہوں گی۔ جنت میں ایک ہی جگہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (۱۳: ۲۳-۲۴)

ابدی جنتوں میں جنتی لوگ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے اباو اجداد' ان کی بیویوں اور اولادوں میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں جائیں گے جنت کے ہر دروازے سے فرشتے اہل جنت کے پاس آئیں گے اور کہیں گے "سلامتی ہو تم پر یہ جنت تمہارے صبر کا بدلہ ہے (جو دنیا میں تم نے کیا) آخرت کا گھر تمہیں مبارک ہو۔ (سورہ رعد' آیت: ۲۳-۲۴)

مسئلہ ۲۱ اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی محنت یا مشقت نہیں کرنی پڑے گی۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ○ (۱۵ : ۴۸)

اہل جنت کو جنت میں کسی قسم کی تھکان نہ ہو گی نہ ہی وہ اس سے نکالے جائیں گے۔ (سورہ الحجر' آیت ۴۸)

مسئلہ ۲۲ جنت میں جنتی لوگوں کے ساتھ بڑی عزت اور احترام کا سلوک کیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۳ جنت کے خدام جنتی لوگوں کی خدمت میں سفید رنگ کی لذیذ شراب کے جام پیش کریں گے۔

مسئلہ ۲۴ جنت کی شراب ہوش و حواس میں بگاڑ پیدا نہیں کرے گی۔

مسئلہ ۲۵ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم و نازک

اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں' جنتیوں کو انعام کے طور پر دی جائیں گی۔

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاکِہُ وَ ھُمْ مُّکْرَمُوْنَ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ○ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ○ بَیْضَآءَ لَذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ○ لَا فِیْھَا غَوْلٌ وَّ لَا ھُمْ عَنْھَا یُنْزَفُوْنَ○ وَ عِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ○ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ○(۳۷ : ۴۱۔ ۴۹)

جنتی لوگوں کے لئے (جنت میں) جانا پہچانا رزق ہوگا' میوے ہوں گے اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے' آمنے سامنے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے' شراب کے چشموں سے جام بھر بھر کر جنتیوں کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ شراب ہوگی سفید رنگ کی لذیذ' جس سے نہ ضرر پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی اور ان کے پاس حیادار' خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی نرم و نازک جیسے انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی (سورہ صافات' آیت ۴۱۔ ۴۹)

مسئلہ ۲۶ جنتیوں کے لیے عدن (جنت کے ایک محل کا نام) کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دروازے ان کے لیے ہمیشہ کھلے رکھے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۷ جنتی لوگ پل بھر میں ڈھیروں پھل اور مشروبات کھا پی جائیں گے جو فوراً ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸ جنت کی حوریں خوبصورت' شرمیلی' موٹی آنکھوں والی اور اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ ۲۹ جنت کی نعمتیں کم ہوں گی نہ ختم ہوں گی۔

وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ○ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَۃً لَّھُمُ الْاَبْوَابُ ○ مُتَّکِئِیْنَ فِیْھَا یَدْعُوْنَ فِیْھَا بِفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ وَّ شَرَابٍ وَّ عِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○ ھٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

لِيَوْمِ الْحِسَابِ○ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ (۳۸ : ۴۹-۵۴)

اور متقی لوگوں کے لیے بہترین ٹھکانا ہے باغات عدن کے دروازے ان کے لیے (ہمیشہ) کھلے رکھے جائیں گے اسی میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے پھل اور مشروب بکثرت طلب کریں گے ان کے پاس شرمیلی اور ہم عمر بیویاں ہوں گی یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے ہماری یہ عطا کبھی ختم نہ ہو گی۔ (سورۃ ص آیت ۴۹-۵۴)

مسئلہ ۳۰ اہل جنت اپنی نیک بیویوں کے ساتھ جنت میں خوش و خرم زندگی بسر کریں گے۔

مسئلہ ۳۱ جنتی جوڑوں (میاں بیوی) کے سامنے، سونے کے تھال جن میں مختلف قسم کے پھل اور کھانے ہوں گے اور سونے کے ساغر جن میں مختلف قسم کے مشروبات ہوں گے، پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۳۲ جنت میں قلب و نظر کو لذت پہنچانے والی ہر چیز موجود ہو گی۔

مسئلہ ۳۳ جنتی لوگوں کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی خاطر انہیں بتایا جائے گا کہ یہ جنت اور اس کی نعمتیں تمہارے اعمال کے بدلہ میں اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ○ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○ (۴۳ : ۷۰-۷۳)

"داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (آج) تمہیں خوش کر دیا جائے گا ان کے آگے سونے کے تھال اور سونے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے آنکھوں کو لذت دینے والی اور جنتیوں کی ہر مطلوبہ چیز وہاں موجود ہو گی (ان سے کہا جائے گا) تم اس جنت میں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس

جنت کے وارث ان اعمال کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو (سورہ زخرف‘ آیت ۷۰ ۔۷۳)

مسئلہ ۳۴ جنت میں کوئی رنج‘ دکھ‘ مصیبت یا پریشانی نہیں ہو گی بلکہ ہر وقت اور ہر طرف مسرت‘ راحت اور امن و سلامتی ہو گی۔

مسئلہ ۳۵ جنتی لوگوں کا لباس باریک اور موٹے ریشم سے بنایا گیا ہو گا۔

مسئلہ ۳۶ موٹی اور خوبصورت آنکھوں والی گوری عورتوں سے ان کا نکاح کیا جائے گا۔

مسئلہ ۳۷ جنت میں موت نہیں آئے گی بلکہ ابدی زندگی ہو گی۔

مسئلہ ۳۸ ابتداءً جنت میں داخل ہونے والے لوگ جہنم کے عذاب سے مکمل طور پر محفوظ رہیں گے۔

مسئلہ ۳۹ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جنت میں جانا ممکن نہیں۔

مسئلہ ۴۰ جنت میں داخل ہونا ہی اصل فلاح اور کامیابی ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ○ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (۴۴ : ۵۱ ۔ ۵۷)

متقی لوگ یقیناً امن کی جگہ (جنت) میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں (مزے کریں گے) حریر (باریک ریشم) اور دیبا (موٹا ریشم) پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہو گی ان کی شان اور ہم گوری گوری خوبصورت موٹی آنکھوں والی عورتوں سے ان کا نکاح کر دیں گے جنتی لوگ ہر طرح کی لذیذ چیز پورے اطمینان اور بے فکری سے طلب کریں گے (یعنی کسی چیز سے انکار ہونے یا کسی چیز کے ختم ہونے کا خطرہ نہیں ہو گا) جنت میں لوگ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے بس پہلی (زندگی کی) موت جو آ چکی سو آ چکی‘ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچا لے گا۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی

ہو گی۔ (سورۃ دخان' آیت ۵۱۔۵۷)

مسئلہ ۴۱ جنت میں صاف ستھرے اور خالص پانی' دودھ' شراب اور شہد کی نہریں ہوں گی جن سے جنتی لوگ پیئیں گے۔

مسئلہ ۴۲ جنت کی نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا رہے گا۔

مسئلہ ۴۳ اہل جنت کو اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے پاک صاف کر کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ○ (۴۷ : ۱۵)

متقی لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہریں بہہ رہی ہوں گی صاف اور ستھرے پانی کی اور ایسے دودھ کی جس کا ذائقہ نہ بدلا ہو ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو اور صاف شفاف شہد کی' وہاں ان کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہو گی۔ (سورہ محمد' آیت ۱۵)

مسئلہ ۴۴ نیک اولادوں کو نیک آباؤ اجداد کے ساتھ جنت میں اکٹھا کر دیا جائے گا اور اگر ان کے باہمی درجات میں فرق ہو گا تو کم درجہ والوں کے درجات کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بڑھا کر دونوں کو اونچے درجہ میں ملا دیں گے تاکہ جنت میں وہ سب خوش و خرم رہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ (۵۲:۲۱)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایمان کے کسی درجہ میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے (یعنی آبا و اجداد کے) عمل میں کوئی کمی نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔ (سورہ طور' آیت ۲۱)

مسئلہ ۴۵ جنتیوں کو لذیذ پھلوں کے ساتھ ساتھ ان کا من پسند گوشت بھی مہیا کیا جائے گا۔

مسئلہ ۴۶ جنتی لوگ کھاتے پیتے وقت آپس میں چھینا جھپٹی کر کے خوش طبعی کریں گے۔

مسئلہ ۴۷ جنتیوں کے خادم لڑکے اس قدر حسین و جمیل ہوں گے جیسے محفوظ کئے ہوئے خوبصورت موتی ہوں۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ لَا تَاْثِيْمٌ ۝ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ (۵۲:۲۲-۲۴)

ہم انہیں ہر طرح کے لذیذ پھل اور من پسند گوشت دیتے چلے جائیں گے وہ ایک دوسرے سے جام شراب کی چھینا جھپٹی کریں گے' ایسی شراب جس کے پینے سے نہ تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ کوئی گناہ سرزد ہوگا۔ محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ان کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں گے۔ (سورہ طور' آیت ۲۲-۲۴)

مسئلہ ۴۸ جنت میں مقربین (اللہ کے خاص خاص نیک بندوں) کے لیے دو دو باغ ہوں گے جو نعمتوں کے لحاظ سے عام مومنین (اصحاب الیمین) کے باغوں سے افضل ہوں گے۔

مسئلہ ۴۹ دونوں باغوں میں دو چشمے' ہر طرح کے لذیذ پھل اور ریشمی مسندوں پر مشتمل بیٹھکیں ہوں گی۔

مسئلہ ۵۰ جنتیوں کی بیویاں انتہائی شرمیلی' پاکباز' ہیروں اور موتیوں جیسی چمکتی دمکتی خوبصورت' صرف اپنے شوہروں کی خاطر داری

کرنے والیاں ہوں گی۔

مسئلہ ۵۱ جنتیوں کی بیویوں کو جنت میں داخل ہونے سے پہلے نئے سرے سے پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی انسان (یا جنات کی بیویوں کو کسی جن) نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہو گا۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ○ کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (۵۵ : ۴۶-۵۹)

جو شخص اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو باغ ہوں گے (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دونوں باغ ہری بھری ڈالیوں سے بھرپور ہوں گے (تو پھر اے جن وانس) تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں ہوں گی (ایک دنیا میں استعمال کی ہوئی دوسری اس سے الگ) پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ ایسے ایسے فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کا استر (اندر کا کپڑا) موٹے ریشم کا ہو گا اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں کے بوجھ سے جھکی ہوں گی (جنتیوں کو خود پھل توڑنے میں کوئی دقت نہیں ہو گی) پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہیں ہو گا پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (وہ بیویاں) ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے۔ (سورۃ رحمٰن، آیت ۴۶-۵۹)

مسئلہ ۵۲ اصحاب الیمین (عام مومنین) کو بھی دو باغ عطا کئے جائیں گے جو مقربین کے باغوں کی نسبت مقام اور مرتبہ میں کم ہوں گے۔

مسئلہ ۵۳ ان باغوں میں بھی چشمے اور لذیذ پھل موجود ہوں گے۔

مسئلہ ۵۴ نیک' پاکباز' حسین و جمیل' موٹی آنکھوں والی گوری گوری عورتیں (حوریں) ان کی بیویاں ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی نے چھوا تک نہیں ہو گا۔

وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ مُدْهَآمَّتٰنِ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ○ (۵۵ : ۶۲-۷۸)

ان (دو باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں دو چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں باغوں میں بکثرت پھل کھجوریں اور انار ہوں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ ان نعمتوں کے درمیان نیک' پاکباز اور حسین و جمیل بیویاں ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پھر تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ان (عورتوں) کو چھوا نہ ہو گا پھر تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ جنتی لوگ سبز قالینوں اور نفیس و نادر فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے پھر تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے؟ بڑی برکت والا ہے تیرے رب جلیل و کریم کا نام۔ (سورہ رحمان' آیت ۶۲-۷۸)

مسئلہ ۵۵ ساری زندگی ناجائز خواہشات نفس سے رکے رہنے والے اور اللہ کی قائم کردہ حدود کی پابندی کرنے والے لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔

مسئلہ ۵۶ جنت میں گرمی کی شدت ہو گی نہ سردی کی بلکہ خوشگوار سائے ہوں گے اور مستقل موسم بہار!

مسئلہ ۵۷ جنت کے خادم چاندی اور شیشے کے برتنوں میں جنتیوں کی آؤ بھگت کریں گے۔

مسئلہ ۵۸ جنت کے پھل اس قدر نیچے ہوں گے کہ جنتی کھڑے بیٹھے یا لیٹے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

مسئلہ ۵۹ جنت کے چشمہ "سلسبیل" سے ایسی شراب برآمد ہوگی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ جو جنتی لوگوں کو پلائی جائے گی۔

مسئلہ ۶۰ ہر جنتی کے باغ ایک وسیع و عریض سلطنت کا منظر پیش کریں گے۔

مسئلہ ۶۱ جنتیوں کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ○ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا○ وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا○ وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا○ وَ يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا○ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا○ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا○ وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا○ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ○ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا○ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا○ (۷۶ : ۱۲-۲۲)

اللہ تعالیٰ ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا جہاں وہ اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے نہ وہاں سورج کی گرمی ہوگی نہ سردی کی شدت (بلکہ ہمیشہ موسم بہار رہے گا) جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کے بس میں ہوں گے۔ ان کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جا رہے ہوں گے۔ شیشے بھی وہ جو چاندی کی قسم کے ہوں گے پیالوں کو (خدام نے) ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا (یعنی جتنا کسی نے پینا ہوگا بس اتنا ہی خدام ڈالیں گے) جنتیوں کو ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ جنت کا ایک چشمہ ہوگا جسے "سلسبیل" کہا جاتا ہے۔

جنتیوں کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو گے تو یوں لگے گا جیسے بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ وہاں جدھر بھی تم نظر ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی اور ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں نظر آئے گا۔ جنتیوں کے جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی لباس ہوں گے انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (انہیں بتایا جائے گا) یہ ہے تمہارے اعمال کی جزاء ۔ تمہاری جدوجہد قابل قدر ٹھہری ہے۔ (سورۃ دہر' آیت ۱۲-۲۲)

مسئلہ ۶۲ پُر رونق چہرے باغات' بکثرت پھل' خوبصورت' نوجوان' کنواری اور اپنے شوہروں کی ہم عمر عورتیں' پاکیزہ شراب' چھلکتے جام' ہر قسم کی لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک اور صاف ماحول' بہتے چشمے' بلند و بالا مسندیں' قطار در قطار گاؤ تکئے اور نادر و نفیس قالین یہ سب جنت کی نعمتیں ہیں۔ جن سے اہل جنت مستفید ہوں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ○ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ ○ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ○ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ (۸۸ : ۸-۱۶)

کچھ چہرے اس روز بارونق ہوں گے اپنی کارگزاری پر خوش ہوں گے عالیشان جنت میں' جہاں کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے' جنت میں چشمے بہہ رہے ہوں گے بلند و بالا مسندیں ہوں گی' ساغر رکھے ہوں گے گاؤ تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔ (سورہ غاشیہ' آیت ۸-۱۶)

مسئلہ ۶۳ جنت میں کانٹوں کے بغیر بیریاں ہوں گی۔

مسئلہ ۶۴ جنتی لوگوں کی نیک دنیاوی بیویوں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کریں گے جن میں درج ذیل تین خوبیاں ہوں گی۔ (۱) کنواری ہوں

گی۔ (۲) اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔ (۳) اپنے شوہروں سے جی بھر کر پیار اور محبت کرنے والیاں ہوں گی۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ۝ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ۝ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۝ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ۝ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ۝ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۝ عُرُبًا اَتْرَابًا۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۝ (۵٦ : ۲۷-۳۸)

اور دائیں بازو والے' ان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا۔ وہ بے خار بیریوں' تہ برتہ کیلوں اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونے والے' بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے جی بھر کر محبت کرنے والیاں اور ان کی ہم عمر۔ یہ ساری نعمتیں ہیں دائیں بازو والوں کے لیے۔ (سورہ واقعہ' آیت ۲۷-۳۸)

مسئلہ ۶۵ جنت کے چشمہ "کافور" سے ایسی شراب برآمد ہو گی جس میں کافور کی آمیزش ہو گی جو جنتیوں کو پلائی جائے گی۔

مسئلہ ۶۶ جنت میں سارے کام جنتیوں کی خواہش اور ارادے پر ہی چشم زدن میں پورے ہو جائیں گے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝ (۷٦ : ۵-٦)

نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں کافور کی آمیزش ہو گی۔ کافور (جنت میں) ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور اس چشمہ کی ندیاں جدھر چاہیں گے (صرف خواہش کرنے سے ہی) بہا لے جائیں گے۔ (سورۃ دہر' آیت ۵-٦)

مسئلہ ۶۷ جنت کی نعمتیں اہل جنت کے قلب و نظر کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہوں گی۔

مسئلہ ۶۸ جنت کی نعمتوں کا اس دنیا میں تصور کرنا ممکن نہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (۳۲:۱۷)

اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو مخفی نعمتیں تیار کی گئیں ہیں ان کا علم کسی متنفس کو نہیں۔ (سورہ سجدہ' آیت ۱۷)

شَانُ الْجَنَّةِ
جنت کی شان

مسئلہ ٦٩ جنت کی نعمتوں اور خوبیوں کا بیان کرنا اور اس دنیا میں انہیں سمجھنا حتیٰ کہ ان کا تصور کرنا بھی ناممکن ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَ صَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى اِنْتَهٰى ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ **فِيْهَا مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں حاضر تھا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہا تعریف فرمائی آخر میں فرمایا جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں نہ کسی کان نے ان کی تعریف سنی ہے نہ ہی ان کا تصور کسی آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (یہ جنت ان لوگوں کے لیے ہے) جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اپنے رب کو (عذاب کے) ڈر سے اور (ثواب کی) امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا ان نعمتوں کو جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی ہیں اور ان سے چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ نعمتیں بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا کی زندگی میں) کرتے رہے ہیں۔ (سورۃ سجدۃ: ١٧) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٠ جنت میں چھڑی برابر جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام نعمتوں

[1] کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة

سے افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا**. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت میں چھڑی کے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ جنت میں کمان برابر جگہ دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۷۲ جنت کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت ناخن کے برابر اس دنیا میں ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان روشن ہو جائیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر کے ۲۲۵ تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۷۳ جنت میں موت ہوتی تو جنتی لوگ جنت کی نعمتوں کو دیکھ کر خوشی سے مر جاتے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ **اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْاَمْلَحِ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز موت ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا جنتی اور جہنمی لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے اگر خوشی سے مرنا ممکن ہوتا تو جنتی خوشی سے مر جاتے اور غم سے مرنا ممکن ہوتا تو جہنمی غم سے مر جاتے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا**

۱- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة
۲- ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی خلود اهل الجنة (۲۰۷۳/۲)

لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ اِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا اور جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۵ جنت کی تمام اشیاء دنیا کی تمام چیزوں سے اعلیٰ اور افضل ہیں صرف نام ایک جیسے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ يَشْبَهُ مَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا الْاَسْمَاءَ. رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جنت کی کوئی چیز بھی دنیا کی چیزوں سے نہیں ملتی سوائے ناموں کے۔" اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ ساری زندگی دکھوں اور مصیبتوں میں بسر کرنے والا شخص جنت کی ایک جھلک دیکھتے ہی دنیا کے سارے دکھ اور غم بھول جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَ يُؤْتَى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهٗ يَاابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّبِيْ مِنْ بُؤْسٍ قَطُّ وَ لَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[3]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا "قیامت کے روز ایسے شخص کو لایا جائے گا جس کا جہنم میں جانا طے ہو چکا ہوگا دنیا میں اس نے بڑی عیش و عشرت کی ہوگی اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا "اے ابن آدم! کیا دنیا میں تم نے کوئی عیش و عشرت دیکھی، کبھی دنیا میں تمہارا ناز و نعم سے واسطہ پڑا؟" وہ کہے گا "اے میرے رب! تیری قسم

۱۔ کتاب الجهاد و السیر ، باب اثم من قتل معاهدا
۲۔ سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۲۱۸۸
۳۔ کتاب صفات المنافقین ، باب فی الکفار

کبھی نہیں۔" پھر ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا لیکن دنیا میں بڑی تکلیف کی زندگی بسر کی ہوگی اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اسے پوچھا جائے گا "اے ابن آدم! کبھی دنیا میں تو نے کوئی تکلیف دیکھی یا رنج و غم سے کبھی تمہارا واسطہ پڑا؟" وہ کہے گا "اے میرے رب! تیری قسم کبھی نہیں۔ مجھے تو نہ کبھی رنج و غم سے واسطہ پڑا نہ کبھی کوئی دکھ یا تکلیف دیکھی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ جنت کی نعمتیں اور درجات دیکھنے کے بعد اہل جنت کی حسرت

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَيْسَ يَتَحَسَّرُ اَهْلُ الْجَنَّةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلاَّ عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُو اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا.** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (١)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحہ پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

****

١۔ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث ٥٣٢٢

سَعَةُ الْجَنَّةِ

جنت کی وسعت

مسئلہ ۷۸ جنت کی کم سے کم وسعت کا تصور زمین اور تمام آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے لیکن زیادہ سے زیادہ وسعت کی کوئی حد نہیں۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ (۳ : ۱۳۳)

دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی (صرف) چوڑائی آسمانوں اور زمین (کی وسعت) جیسی ہے وہ جنت متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (سورہ آل عمران' آیت ۱۳۳)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○ (۳۲:۱۷)

اہل جنت کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے جو کچھ ان سے چھپا کر رکھا گیا ہے اسے کوئی نہیں جانتا یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ (دنیا میں) کرتے رہے۔ (سورہ سجدہ' آیت ۱۷)

مسئلہ ۷۹ جنت کو دیکھنے کے بعد ہی صحیح طور پر اندازہ ہو گا کہ جنت کتنی بڑی ہے اور اس کی نعمتیں کتنی عظیم ہیں۔

وَ اِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّ مُلْكًا كَبِيْرًا ○ (۷۶ : ۲۰)

اور جب تم جنت کو دیکھو گے تو ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں نظر آئے گا۔ (سورہ دہر' آیت ۲۰)

مسئلہ ۸۰ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا

زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۸۱ جنت میں ایک درخت کا سایہ اتنا لمبا ہو گا کہ گھوڑ سوار سو برس تک مسلسل اس کے سائے میں سفر کرتا رہے تب بھی ختم نہیں ہو گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۸۲ سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ يُّخْرَجُ مِنَ النَّارِ زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ ! فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَ عَشْرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ وَ اَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَ لٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَادِرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ جما رکھا ہے (اور اس کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں) اس سے پوچھا جائے گا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟ عرض کرے گا ہاں یاد ہے چنانچہ اسے کہا جائے گا خواہش کرو (کتنی جگہ تمہیں جنت میں چاہئے؟) چنانچہ وہ خواہش کرے گا پھر اسے کہا جائے گا تیری لئے تیری خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور دس دنیاؤں کے برابر مزید بھی تمہارے لئے جگہ ہے وہ شخص عرض کرے گا (یا اللہ!) تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے (جنت میں تو معمولی سی

۱- كتاب الايمان ، باب اثبات الشفاعة

جگہ بھی باقی نہیں رہی)" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ (اس آدمی کے جواب میں) فرمائیں گے میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس پر پوری طرح قادر ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بندے کے جواب پر ہنسی اس وجہ سے آئی کہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں گمان کس قدر ناقص ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو ناممکن سمجھ کر مذاق کہہ رہا ہے۔

مسئلہ ۸۳ آخری آدمی کو اس دنیا سے دس گنا زیادہ جگہ عطا کرنے کے باوجود جنت میں جگہ بچ جائے گی جسے پر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اِنْ يَّبْقِيَ ثُمَّ يُنْشِي اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں جتنی جگہ اللہ چاہے گا خالی رہ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١۔ کتاب الجنۃ و صفۃ باب جہنم اعاذنا اللہ منہا

اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے

مسئلہ ۸۴ اہل جنت کی آمد پر فرشتے جنت کے دروازے کھولیں گے۔

مسئلہ ۸۵ دروازوں سے داخل ہوتے وقت فرشتے اہل جنت کے لئے سلامتی کی دعا کریں گے۔

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ ○ (۷۳:۳۹)

متقی لوگوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو جنت کے دروازے کھولے جا چکے ہوں گے جنت کے خازن (فرشتے) ان سے کہیں گے "سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس جنت میں ہمیشہ کے لئے۔" (سورہ زمر' آیت ۷۳)

مسئلہ ۸۶ سب سے پہلے جنت کا دروازہ رسول اکرم ﷺ کے لئے کھولا جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِىْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ ! فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا جنت کا خازن (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا کون ہے؟" میں جواب دوں گا "محمد!" خازن کہے گا "مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے دروازہ نہ کھولوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٨٧ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام "ریان" ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٨٨ جنت کے بعض دوسرے دروازوں کے نام یہ ہیں باب الصلوٰۃ' باب الجہاد' باب الصدقہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ' نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَاللّٰهِ' هٰذَا خَيْرٌ' فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ' وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ' دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ' وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ' دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ' وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ' دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ** فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ' مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ' هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ **نَعَمْ' وَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٣) **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا (مثلاً دو گھوڑے دو تلواریں وغیرہ) اسے جنت میں یوں کہہ کر بلایا جائے گا اے اللہ کے بندے! یہ ہے بہتر صلہ (تمہارے انفاق کا) جو اہل صلاۃ سے ہو گا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے

١- کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة
٢- کتاب بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة
٣- کتاب الجهاد ، باب من انفق زوجین فی سبیل اللہ

گا جو اہل جہاد میں سے ہوگا وہ باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو اہل صدقہ سے ہوگا وہ باب الصدقہ سے پکارا جائے گا جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب الریان سے پکارا جائے گا۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایسے شخص کو تو کوئی خسارہ نہیں ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کوئی ایسا شخص بھی ہے جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۹ جنت کے ایک دروازے کی چوڑائی تقریباً بارہ تیرہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔

مسئلہ ۹۰ بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے خوش نصیب لوگ جس دروازے سے داخل ہوں گے اس کا نام "باب ایمن" ہے۔

(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِفَضْلِكَ بِمَنِّكَ وَ كَرَمِكَ)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ ...... **فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُوَ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرٍ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ بُصْرٰی.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بعد) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو باب ایمن سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں (یعنی اگر کسی دوسرے دروازے سے داخل ہونا چاہیں تو ہوسکتے ہیں) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جنت کی چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے ایک شہر کا نام ہے) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری (شام کے ایک شہر نام ہے) کے درمیان ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے کہ مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ ۱۱۶۰ کلومیٹر اور مکہ و بصری کا درمیانی فاصلہ ۱۲۵۰ کلومیٹر ہے۔

۱ ۔ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعۃ

مسئلہ ۹۱ بلا حساب کتاب جنت میں جانے والے ستر ہزار افراد بیک وقت باب ایمن سے داخل ہوں گے کوئی آگے یا پیچھے نہیں ہوگا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَّا يَدْرِيْ اَبُوْ حَازِمٍ اَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكِيْنَ اٰخِذًا بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَّا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کے ستر ہزار افراد یا سات لاکھ (حدیث کے راوی) ابوحازم کو یاد نہیں رہا کہ ستر ہزار یا سات لاکھ افراد اس طرح جنت میں داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک آخری آدمی داخل نہ ہوجائے (یعنی سارے بیک وقت داخل ہوں گے) ان جنتیوں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مسلم شریف کی دوسری حدیث سے ستر ہزار کی تعداد ثابت ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مسئلہ ۹۲ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ اَوْ يُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص اچھی طرح پورا وضو کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لئے جنت

۱- كتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طوائف المسلمين الجنة بغير حساب
۲- كتاب الطهارة ، باب الذكر المستحب عقب الوضوء

کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳ پانچ نمازوں کی پابندی کرنے والی' رمضان کے روزے رکھنے والی' پاکدامن اور اپنے شوہر کی اطاعت گزار خاتون جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گی داخل ہو سکے گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَا شِئْتِ . رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے (قیامت کے روز) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ تین نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغِ الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ دَخَلَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو گئے (اور اس نے صبر کیا) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۵ سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

۱ – صحیح جامع الصغیر و زیادتہ للالبانی ، الجزء الثالث ۔ رقم الحدیث ۶۷۳
۲ – کتاب الجنائز ، باب ما جاء فی ثواب من اصیب لولدہ (۱۳۰۳/۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَّا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ سے شرک نہ کرتا ہو سوائے اس آدمی کے جو کسی دوسرے بھائی کے ساتھ کینہ رکھتا ہو (ان دونوں کے بارے میں فرشتوں سے) کہا جاتا ہے ان دونوں آدمیوں کا انتظار کرو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں ان دونوں کا انتظار کرو حتیٰ کہ آپس میں مل جائیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۶ رمضان شریف کا پورا مہینہ جنت کے آٹھوں دروازے کھلے رہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ** مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

۱- کتاب البر و صلة ، باب الشحناء

۲- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۶۵۲

دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات

مسئلہ ۹۷ جنت کے بلند و بالا محلات جنتیوں کے درجات کے اعتبار سے اوپر نیچے بنے ہوئے ہیں۔

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ○ (۳۹:۲۰)

جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے ان کے لئے بلند عمارتیں ہیں (درجہ بدرجہ) منزل بہ منزل بنی ہوئی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (سورہ زمر' آیت ۲۰)

مسئلہ ۹۸ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ " وسیلہ " ہے جس پر ہمارے پیارے رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَسَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ** قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْوَسِيْلَةُ ؟ قَالَ **اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ' لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ** رَوَاهُ اَحْمَدُ [1] **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم مجھ پر درود بھیجو تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "وسیلہ" کی دعا کرو' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! وسیلہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جنت میں اعلیٰ ترین درجہ' جو صرف ایک آدمی کو حاصل ہو گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ جنت کے سو درجات ہیں ہر درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا زمین و

۱ – مسند احمد ، رقم الحديث ۷۵۸۸

آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ جنت کے سب سے اوپر والے درجہ کا نام فردوس ہے جس سے جنت کی چار نہریں جاری ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۱۰۱ ہر مومن کو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سب سے اوپر والا درجہ "فردوس" مانگنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۰۲ فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً، وَ مِنْهَا تَفْجُرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَ مِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) **(صحیح)**

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے فردوس سے جنت کی چاروں نہریں (سیحان، جیحان، فرات اور نیل) جاری ہوتی ہیں فردوس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۳ نچلے درجہ کے محلات والے جنتی اوپر والے درجات کے محلات کو دیکھ کر یوں محسوس کریں گے جیسے دور کوئی چمکتا ہوا ستارا نظر آرہا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْكَوَاكِبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَيْنَهُمْ** قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ **قَالَ بَلٰى وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوْا**

۱- ابواب الجنة ، باب ما جاء في صفة درجات الجنة (۲۰۵۶/۲)

بِاللّٰهِ وَ صَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی لوگ اپنے سے اوپر والے محلات کے جنتیوں کو دیکھیں گے (تو ایسا محسوس کریں گے) جیسا کہ دور آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کوئی تارا چمک رہا ہے اتنا فاصلہ جنتیوں کے باہمی درجات کے فرق کی وجہ سے ہو گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بلند مقام پر انبیاء کے علاوہ اور کون پہنچے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیوں نہیں (پہنچے گا) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ لوگ ان درجوں میں ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال (کی مسافت) کا فرق ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۵ اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر مشرق یا مغرب سے طلوع ہونیوالے چمکدار ستاروں کی طرح نظر آئیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَحَابِّيْنَ فِی اللّٰهِ لَتُرٰی غُرَفُهُمْ فِی الْجَنَّةِ كَالْكَوْكَبِ الطَّالِعِ الشَّرْقِیِّ اَوِ الْغَرْبِیِّ فَیُقَالُ مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ فَیُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ (۳)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے گھر جنت میں تمہیں اس طرح نظر آئیں گے جیسے مشرق یا مغرب سے طلوع ہونے والا ستارہ! لوگ پوچھیں گے یہ کون ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا یہ اللہ کے لئے ایک

۱۔ کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمها
۲۔ ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی صفۃ درجات الجنۃ (۲۰۵۴/۲)
۳۔ کتاب اهل الجنۃ ، باب منازل المتحابین فی اللہ تعالی

دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ "سابقون" کے لئے سونے کے دو باغ اور "اصحاب الیمین" کے لئے چاندی کے دو باغ ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِیْنَ وَ جَنَّتَانِ مِنْ وَرِقٍ لِاَصْحَابِ الْیَمِیْنِ.** رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ[1] **(صحیح)**

حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ (اشعری) اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سابقون کے لئے سونے کے دو باغ اور اصحاب یمین کے لئے چاندی کے دو باغ ہیں۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت "سابقون" سے مراد ایمان لانے میں پہل کرنے والے اور اصحاب الیمین سے مراد تمام نیک و کار لوگ ہیں ۔ سابقون' اصحاب الیمین سے افضل ہیں۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ**

۱ ۔ النہایۃ لابن کثیر ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۴۶

قُصُوْرُ الْجَنَّةِ

جنت کے محلات

مسئلہ ۱۰۷ جنت کے محلات ہر چھوٹی بڑی غلاظت اور گندگی سے پاک اور صاف ہوں گے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (۹:۷۲)

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ' آیت نمبر ۷۲)

مسئلہ ۱۰۸ جنت کے محلات میں تمام برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۹ جنتیوں کے محلات میں ہر وقت عود جلتی رہے گی جس کی خوشبو سے ان کے محلات معطر رہیں گے۔

مسئلہ ۱۱۰ جنتیوں کے پسینہ سے مشک کی خوشبو آئے گی۔

مسئلہ ۱۱۱ جنت میں تھوک' ناک اور رفع حاجت وغیرہ نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۱۱۲ تمام جنتی باہم شیر و شکر ہوں گے کسی کے دل میں دوسرے کے خلاف کوئی حسد یا بغض نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۱۳ اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ کی حمد اور تسبیح کریں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ' لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ' اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ' اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ' وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ' وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ' يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ' قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ' يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا.** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں سب سے پہلے (مردوں اور عورتوں کا) جو گروہ داخل ہو گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوں گے انہیں تھوک نہیں آئے گی نہ ناک اور رفع حاجت کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے کنگھیاں (تک) سونے اور چاندی کی ہوں گی' انگیٹھیوں سے عود کی خوشبو نکل رہی ہو گی' جنتیوں کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی' ہر جنتی کے پاس دو بیویاں ایسی ہوں گی جن کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا جنتی لوگوں میں باہمی اختلاف نہیں ہوں گے نہ ہی بغض ہو گا۔ بلکہ یک جان ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ جنت کے محلات سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔

مسئلہ ۱۱۵ جنت کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی زعفران کی ہے۔

مسئلہ ۱۱۶ جنت میں موت نہیں آئے گی جنتی ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

مسئلہ ۱۱۷ جنت میں بڑھاپا نہیں آئے گا بلکہ وہ ہمیشہ جوان رہیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّا خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ **مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَ تُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ وَ**

۱- كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

يَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پانی سے" میں نے عرض کیا "جنت کس چیز سے بنی ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والا مسک ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہو گا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا، ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی فنا نہیں ہو گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے۔

مسئلہ ۱۱۹ جنت عدن کے محلات کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ایک اینٹ سبز زمرد کی ہے اس کی مٹی مِسک کی ہے اس کے سنگریزے لؤلؤ کے اور اس کی گھاس زعفران کی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهٖ لَبِنَةٌ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَ لَبِنَةٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَ لَبِنَةٌ مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَ حَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ ، وَ حَشِيْشُهَا الزَّعْفَرَانُ ثُمَّ قَالَ لَهَا انْطِقِيْ فَقَالَتْ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَا يُجَاوِرُنِيْ فِيْكِ بَخِيْلٌ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا (٢) (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تعمیر فرمایا ہے جس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ایک سرخ یاقوت کی ایک سبز زمرد کی ہے۔ اس کی مٹی مِسک کی ہے اس کے سنگریزے سے لؤلؤ کے ہیں اس کا گھاس زعفران کا ہے۔ (جنت کی تعمیر کے بعد) اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا "کچھ کہہ" جنت نے کہا "فلاح پا گئے ایماندار لوگ"

١- ابواب صفة الجنة ، باب ماجاء في صفة الجنة و نعيمها (٢٠٥٠/٢)
٢- النهاية لابن كثير ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٣٥٢

پھر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا "میرے جلال اور عزت کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جو لوگ نفس کی بخیلی سے بچالئے گئے وہ فلاح پاگئے۔" اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مذکورہ حدیث میں بخیل سے مراد زکوۃ ادا نہ کرنے والے لوگ ہیں۔

مسئلہ ۱۲۰ بعض محلات میں سونے کے باغات ہوں گے جن کی ہر چیز سونے کی ہوگی بعض محلات میں چاندی کے باغ ہوں گے جن کی ہر چیز چاندی کی ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَ جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "(جنت میں جنتیوں کے لیے) دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دو باغ سونے کے ہوں گے (یعنی) اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی لوگوں کے لیے جنت عدن (جنت کا نام ہے) میں اپنے رب کو دیکھنے میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے گی سوائے اس کی کبریائی کی چادر کے جو اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۱ جنت کے محلات میں بڑے بڑے گنبد خوبصورت سفید موتیوں سے تعمیر کئے گئے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْاَسْرَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَ اِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا جس میں گنبد سفید موتیوں کے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مسک کی ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الایمان ، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الجنۃ ربھم سبحانہ و تعالی
۲- کتاب الایمان ، باب الاسرا برسول اللہ ﷺ الی السموات

خِیَامُ الْجَنَّةِ

جنت کے خیمے

مسئلہ ۱۲۲ ہر جنتی کے محل میں خوبصورت خیمے ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ (۵۵: ۷۲ - ۷۳)

اہل جنت کے لئے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ (سورہ رحمٰن' آیت ۷۲-۷۳)

مسئلہ ۱۲۳ جنت کا ہر خیمہ ساٹھ (۶۰) میل چوڑے خوبصورت موتی کو اندر سے تراش کر بنایا گیا ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۴ ان خیموں میں اہل جنت کی بیویاں ہوں گی جو ان کی آمد کی ہر آن منتظر رہیں گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **فِی الْجَنَّةِ خَیْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِیْلاً فِیْ کُلِّ زَاوِیَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَایَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہو گی اس خیمہ کے ہر کونے میں (مومن کی) بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے (محل کے) لوگ (دوری اور وسعت کی وجہ سے) نہیں دیکھ سکیں گے مومن آدمی ان (بیویوں) کے درمیان چکر لگاتا رہے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الجنة و صفة نعیمها

سُوْقُ الْجَنَّۃِ

جنت کا بازار

مسئلہ ۱۲۵ جنت میں ہر جمعہ کے روز بازار لگا کرے گا۔

مسئلہ ۱۲۶ جمعہ بازار میں شریک ہونے والے جنتیوں کا حسن پہلے سے دوبالا ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲۷ عورتیں جمعہ بازار میں شریک نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے ہی ان کے حسن و جمال میں اضافہ فرما دے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَ ثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّ جَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَ قَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّ جَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ : وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّ جَمَالًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۱]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد و غبار (مشک اور زعفران پر مشتمل ہو گا جب وہ) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا جب وہ پلٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو گا' بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی واللہ ! تمہارا حسن و جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ جنتی لوگ کہیں گے واللہ ! ہمارے بعد تمہارا حسن و جمال بھی پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱ – کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا

اَشْجَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے درخت

مسئلہ ۱۲۸ جنت میں ہر طرح کے پھل دار درخت ہوں گے لیکن کھجور ' انار اور انگور کے درخت بکثرت ہوں گے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (۵۵ : ۶۸-۶۹)

دونوں باغوں میں (ہر قسم کے) پھل ہیں (خاص طور پر) کھجور اور انار کے۔ پھر اے جن وانس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمٰن ' آیت ۶۸-۶۹)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ○ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ○ (۷۸:۳۲ - ۳۳)

بے شک متقی لوگ ہی (آخرت میں) کامیاب ہوں گے جہاں ان کے لئے باغات اور انگور ہوں گے۔ (سورہ نباء ' آیت ۳۲- ۳۳)

مسئلہ ۱۲۹ جنت کے درخت کانٹوں کے بغیر ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۰ کیلا اور بیری جنت کے درخت ہیں۔

مسئلہ ۱۳۱ جنت میں درختوں کے سائے بہت طویل ہوں گے۔

وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ○ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ○ (۵۶ : ۲۷ - ۳۲)

اور داہنے ہاتھ والے ' داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ' بے کانٹے کی بیریوں میں ہوں گے ' کیلے تہہ بہ تہہ ' لمبے سائے ' بہتا ہوا پانی اور بکثرت پھل۔ (سورہ واقعہ ' آیت ۲۷-۳۲)

مسئلہ ۱۳۲ جنت کے درخت اس قدر سرسبز و شاداب ہوں گے کہ ان کی

رنگت سبز سیاہی مائل ہوگی۔

مسئلہ ۱۳۳ جنت کے درخت ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (۵۵ : ۶۴ - ۶۵)

(جنت کے باغ) گھنے سیاہی مائل سرسبز ہیں۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔ (سورہ رحمٰن' آیت نمبر ۶۴-۶۵)

مسئلہ ۱۳۴ جنت کے درختوں کی شاخیں ہری بھری لمبی اور گھنی ہوں گی۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (۵۵ :۴۸ - ۴۹)

جنت کے باغوں (کے درختوں) کی ٹہنیاں لمبی اور ہری بھری ہوں گی۔ پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمٰن' آیت ۴۸-۴۹)

مسئلہ ۱۳۵ جنت کے ایک درخت کا سایہ اتنا طویل ہو گا کہ گھوڑ سوار سو برس تک مسلسل چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَ لَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک (گھوڑا) سوار سو برس تک چلتا رہے (تب بھی ختم نہ ہو) اگر (قرآن سے سمجھنا) چاہو تو (سورۃ واقعہ کی آیت ۳۰) وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (ترجمہ۔ اور لمبا سایہ) پڑھ لو اور جنت میں کسی شخص کی کمان رکھنے کے برابر جگہ (دنیا کی) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ جنت میں تمام درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس

۱ – كتاب بدء الخلق ، باب ما جاء في صفة الجنة

۲ – ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء في صفة شجار الجنة [illegible]

کا تنا سونے کا نہ ہو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۷ بعض کھجوروں کا تنا سبز زمرد کا ہوگا اور اس کی ٹہنیوں کی جڑیں سرخ سونے کی ہوں گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوْعُهَا زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ وَ كَرَبُهَا ذَهَبٌ اَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَ حُلَلُهُمْ وَ ثَمَرُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ اَوِالدِّلَاءِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ اَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ لَهٗ عَجَمٌ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جنت کی کھجور کا تنا سبز زمرد کا ہوگا اس کی ٹہنی سے اہل جنت کی پوشاک تیار کی جائے گی ان کے لباس اور جبے بھی اسی سے بنائے جائیں گے۔ کھجور کا پھل مٹکے یا ڈول کے برابر ہوگا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اس میں سختی بالکل نہیں ہوگی۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸ جنت میں چار بہترین درخت لگانے والی تسبیح یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَ هُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ **يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَاالَّذِیْ تَغْرِسُ؟** قُلْتُ غِرَاسًا لِّیْ قَالَ **اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ هٰذَا؟** قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **قُلْ "سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ.** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2] (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک درخت لگا رہے تھے کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے پوچھا "اے ابو ہریرہ! کس کے لئے درخت لگا رہے ہو؟" میں نے عرض کیا "اپنے لئے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا میں تجھے اس سے بہتر درخت نہ بتاؤں؟" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور بتائیں)" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے) وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ (تعریف صرف اللہ کے لئے ہے) وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (اور اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (اور اللہ سب سے بڑا ہے) یہ کہنے پر ہر کلمہ کے بدلہ تمہارے لئے جنت

۱۔ کتاب الفتن ، باب صفۃ الجنۃ و اھلھا
۲۔ کتاب الادب ، باب فضل التسبیح (۳۰۶۹/۲)

میں ایک درخت لگایا جائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ جنت میں کھجور کا درخت لگانے والا کلمہ درج ذیل ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) **(صحیح)**

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے "عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔" کہا' اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ طوبیٰ درخت کے پھلوں کے خوشوں سے اہل جنت کے کپڑے تیار ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ ۔ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **طُوْبٰی شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ مَسِيْرَتُهَا مِائَةُ عَامٍ ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَكْمَامِهَا.** رَوَاهُ اَحْمَدُ (۲) **(صحیح)**

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے تیار کئے جائیں گے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ زیتون جنت کا درخت ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۱۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ۔ الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۵۷
۲۔ سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ۔ الجزء الرابع ، رقم الحدیث ۱۹۵۸

اَثْمَارُ الْجَنَّةِ

جنت کے پھل

(نَسْأَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یُّطْعِمُنَا مِنْھَا بِمَنِّہٖ وَ کَرَمِہٖ)

مسئلہ ۱۴۳ جنت کے پھل اہل جنت کے لئے وافر مقدار میں موجود ہوں گے۔

مسئلہ ۱۴۴ جنت میں ہر موسم کا پھل ہر وقت میسر ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۵ جنت کے پھل حاصل کرنے کے لئے کسی سے اجازت نہیں لینی پڑے گی۔

مسئلہ ۱۴۶ جنت کے پھلوں کا ذخیرہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۷ جنت کے پھل گلنے سڑنے سے محفوظ ہوں گے۔

مسئلہ ۱۴۸ کیلا اور بیر جنت کے پھل ہیں۔

وَ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَا اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ○ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ○ وَّ مَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ○ وَّ فَاکِھَةٍ کَثِیْرَةٍ ○ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ○ (۵۶: ۲۷۔ ۳۳)

اور دائیں بازو والے، دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا وہ بے خار بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور دور تک پھیلی چھاؤں اور ہر دم رواں دواں پانی اور کبھی ختم نہ ہونیوالے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں میں مزے کریں گے۔ (سورہ واقعہ، آیت ۲۷۔ ۳۳)

اُکُلُھَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّھَا تِلْکَ عُقْبَی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا (۱۳: ۳۵)

جنت کے پھل سدا بہار اور اس کا سایہ لازوال ہوگا یہ انعام ہے متقی لوگوں کا۔ (سورہ رعد' آیت ۳۵)

مسئلہ ۱۴۹ جنت میں ہر جنتی کے من پسند تمام پھل موجود ہوں گے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ○ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ○ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ○ (۷۷:۴۱ - ۴۴)

متقی لوگ (جنت کے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور جو پھل وہ چاہیں گے (ان کے لئے حاضر کئے جائیں گے اور کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے سے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے نیک لوگوں کو ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ (سورہ مرسلٰت' آیت ۴۱ - ۴۴)

مسئلہ ۱۵۰ جنت کے پھل ہر وقت جنتیوں کی پہنچ میں ہوں گے۔ کھڑے' بیٹھے' چلتے پھرتے جب چاہیں گے توڑ سکیں گے۔

وَ دَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا○ (۷۶ : ۱۴)

جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی اور اس کے پھل ہر وقت ان کی پہنچ میں ہوں گے۔ (سورہ دہر' آیت ۱۴)

مسئلہ ۱۵۱ جنت کی کھجور مٹکے کے برابر ہوگی جو دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۲ جنت کے پھل کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہے کہ اگر دنیا میں آجاتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت قیامت تک اسے ختم نہ کر سکتی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّ لَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱- كتاب صلاة الكسوف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز کسوف کی حدیث میں روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو (دوران نماز) دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز لی ہے پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ (وہ چیز لینے سے) رک گئے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں نے جنت دیکھی اور اس کے ایک خوشہ کو لینا چاہا' اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے رہتے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ جنت کے پھل کا ایک خوشہ اگر دنیا میں آجائے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق کے کھانے پر بھی ختم نہ ہو

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَ مَا فِيْهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَ النَّضْرَةِ' فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِّنْ عِنَبٍ لِاٰتِيَكُمْ بِهٖ فَحِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ' وَ لَوْ اَتَيْتُكُمْ بِهٖ لَاَكَلَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ يَنْقُصُوْنَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ (۱) (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں لائی گئیں پھل' پھول اور سرسبز و شادابی میں نے اس سے تمہارے لئے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا' اگر میں وہ خوشہ تمہارے لئے لے آتا تو زمین اور آسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لئے کھاتی (لیکن ختم نہ کر پاتی)" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایسی احادیث کم از کم مسلمانوں کے لئے تو بالکل باعث تعجب نہیں ہیں جو اپنی آنکھوں سے گذشتہ چھ ہزار سال سے مسلسل زمزم کے کنویں کو بہتا دیکھ رہے ہیں جس سے ساری دنیا کے اہل ایمان سال بھر مستفید ہوتے رہتے ہیں رمضان المبارک اور حج کے دوران تو ہر شخص کھلی آنکھوں سے اس "نعمت" کا نظارہ کرتا ہے لوگ نہ صرف جی بھر کر استعمال کرتے ہیں بلکہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں کو واپس جاتے ہوئے بلا روک ٹوک جتنا چاہتے ہیں ساتھ لے جاتے ہیں لیکن نہ تو پانی میں کبھی کمی آئی ہے نہ ختم ہوا ہے۔ اور قیامت تک یہ پانی یونہی استعمال ہوتا رہے گا۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

مسئلہ ۱۵۴ کھجور' انار اور انگور جنت کے پھل ہیں۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۴۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۵ انجیر جنت کا پھل ہے۔

۱۔ النهاية لابن كثير (۲/۳۶۷)

مسئلہ ١٥٦ جنت کے تمام پھل بغیر گٹھلی کے ہوں گے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَبَقٌ مِنْ تِیْنٍ فَقَالَ **کُلُوْا ، وَ اَکَلَ مِنْہُ وَ قَالَ لَوْ قُلْتُ اَنَّ فَاکِھَۃً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّۃِ قُلْتُ ھٰذِہٖ لِاَنَّ فَاکِھَۃَ الْجَنَّۃِ بِلاَ عَجَمٍ ، فَکُلُوْا مِنْھَا فَاِنَّھَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِیْرَ وَ تَنْفَعُ مِنَ النُّقْرُسِ.** ذَکَرَہُ ابْنُ الْقَیِّمِ فِی الطِّبِّ النَّبَوِیِّ (١)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انجیر کا ایک تھال پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کھاؤ۔" خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرمایا "اگر میں کسی پھل کے بارے میں کہوں کہ یہ جنت سے نازل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیونکہ جنت کے پھل گٹھلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ' انجیر بواسیر کو ختم کرتی ہے اور گنٹھیا کے لئے مفید ہے۔ ابن قیم نے طب نبوی میں اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ ١٥٧ جنتی جب کسی درخت سے پھل توڑیں گے تو اس کی جگہ فوراً نیا پھل لگ جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَزَعَ ثَمْرَۃً مِنَ الْجَنَّۃِ عَادَتْ مَکَانَھَا اُخْرٰی.** رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ (٢) **(صحیح)**

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

✲✲✲

١- الطب النبوی ، رقم الصفحہ ٣١٨
٢- مجمع الزوائد (١٠/٤١٤)

10557

اَنْهَارُ الْجَنَّةِ

جنت کی نہریں

مسئلہ ۱۵۸ جنت میں میٹھے پانی' خوش ذائقہ دودھ' لذیذ شراب اور شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔

مسئلہ ۱۵۹ جنت کی نہروں کے مشروبات کا رنگ اور ذائقہ ہمیشہ ایک جیسا ہی رہے گا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (۴۷: ۱۵)

متقین لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں میٹھے پانی کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ ایسے دودھ کی نہریں جس کے ذائقے میں ذرا فرق نہ آیا ہو' ایسی شراب کی نہریں جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ (سورہ محمد' آیت ۱۵)

مسئلہ ۱۶۰ سیحان' جیحان' فرات اور نیل جنت کی نہریں ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانٌ وَ جَيْحَانٌ وَّالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سیحان' جیحان' فرات اور نیل جنت کی نہروں میں سے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ کوثر جنت کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔

۱۔ کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمها

مسئلہ ۱۶۲ کوثر ' اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کو دیا گیا ہدیہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ **ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ** قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اِنَّ هٰذِهِ النَّاعِمَةُ ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] **(حسن)**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا "کوثر کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "یہ ایک نہر ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں عطا فرمائی ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے ' اس میں ایسے پرندے (اڑتے ہیں) جن کی گردنیں اونٹوں کی سی ہیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "وہ پرندے تو خوب مزے میں ہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان پرندوں کو کھانے والے زیادہ مزے میں ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو باب "حوض کوثر"

مسئلہ ۱۶۳ اہل جنت حسب خواہش جنت کی نہروں میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکال کر اپنے اپنے محلات میں لے جا سکیں گے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَ بَحْرَ الْعَسَلِ وَ بَحْرَ اللَّبَنِ وَ بَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] **(صحیح)**

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں پانی ' شہد ' دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی (جو جنتیوں کے محلات میں جائیں گی)" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مذکورہ حدیث کے ساتھ مسئلہ نمبر ۱۲۶ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۴ جنت کی ایک نہر کا نام "نہر حیات" ہے جس کا پانی جہنم سے نکلنے والوں پر ڈالا جائے گا تو وہ دوبارہ بیج کی طرح "اُگ" پڑیں گے۔

---

1 – ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی صفۃ طیر الجنۃ

2 – ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی صفۃ انہار الجنۃ (۲۰۷۸/۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ بِرَحْمَتِهٖ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَنْ وَّجَدْتُمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِ الْحَيَاةِ اَوِ الْحَيَاءِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس جس کو چاہے گا جنت میں داخل فرما دے گا اور آگ والوں کو آگ میں داخل فرمادے گا پھر (جتنی مدت بعد چاہے گا) ارشاد فرمائے گا "دیکھو، جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کو آگ سے نکال لو چنانچہ وہ لوگ اس حال میں نکلیں گے کہ ان کے جسم کوئلے کی طرح جلے ہوئے ہوں گے تب وہ نہر حیات یا نہر حیا میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوگ اسی طرح اُگ پڑیں گے (یعنی بالکل صحیح سالم ہو جائیں گے) جس طرح بیج سیلاب میں (فوراً) اُگتا ہے کبھی تم نے دیکھا نہیں وہ بیج کیسا زرد لپٹا ہوا اُگتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

+++

۱۔ کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعة

عُیُوْنِ الْجَنَّةِ

جنت کے چشمے

مسئلہ ۱۶۵ جنت کے ایک چشمہ کا نام "سلسبیل" ہے جس سے سونٹھ (زنجبیل) کی آمیزش والی شراب برآمد ہوگی۔

وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ O قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا O وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا O عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا O (۷۶:۱۵۔۱۸)

اہل جنت کے آگے چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے گردش کرائے جارہے ہوں گے شیشے بھی چاندی کی طرح (چمکدار) ہوں گے۔ ان پیالوں کو (خدام) ٹھیک اندازے کے مطابق بھریں گے اہل جنت کو وہاں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔ یہ (شراب جنت کے) ایک چشمہ سے (برآمد) ہوگی جس کا نام "سلسبیل" ہے۔ (سورہ دہر' آیت ۱۵-۱۸)

مسئلہ ۱۶۶ جنت کے ایک چشمہ کا نام "کافور" ہے جس کی شراب سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا O عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا O (۷۶ : ۵۔۶)

نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آب کافور کی آمیزش ہوگی یہ (کافور) ایک بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے (خوب پانی) پئیں گے اور جہاں کہیں چاہیں گے بسہولت اس کی شاخیں نکال لے جائیں گے۔ (سورہ دہر' آیت ۵-۶)

مسئلہ ۱۶۷ جنت کے ایک چشمہ کا نام "تسنیم" ہے جس کا خالص پانی صرف

اللہ کے مقرب لوگوں کو ہی پینے کے لئے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۶۸ ابرار لوگوں کو (جو درجہ میں مقرب لوگوں سے کم ہوں گے) عمدہ شراب میں تسنیم کا پانی ملا کر پینے کو دیا جائے گا۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ○ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ○ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ○ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ○ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ○ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ○ (۸۳: ۲۲-۲۸)

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تروتازگی محسوس کرو گے ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں وہ اس (شراب) کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں اس نفیس اور عمدہ شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی تسنیم ایک چشمہ ہے جس (کا خالص پانی) مقرب لوگ پئیں گے۔ (سورہ مطففین' آیت ۲۲-۲۸)

مسئلہ ۱۶۹ بعض چشموں سے سفید چمکدار اور لذیذ شراب برآمد ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ○ فَوَاكِهُ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ○ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ○ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ○ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ○ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ○ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ○ (۳۷: ۴۱-۴۸)

اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہے ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمت بھری جنتیں جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے سفید (چمکتی ہوئی) شراب جو پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی نہ اس سے سر چکرائے گا نہ ہی عقل میں فتور آئے گا۔ (سورہ صٰفّٰت' آیت ۴۱-۴۵)

مسئلہ ۱۷۰ بعض چشمے فواروں کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ○ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ○ (۵۵: ۶۶-۶۷)

ان دو باغوں میں دو چشمے ایسے ہوں گے جن میں پانی جوش سے ابل رہا ہوگا پس (اے جن و انس) تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رحمٰن' آیت ۶۶-۶۷)

مسئلہ ۱۷۱ اہل جنت کے قلب و نظر کی تسکین کے لئے ہر دم رواں دواں پانی کے خوبصورت چشمے اور آبشاریں بھی جنت میں ہوں گی۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ (۸۸ : ۱۲)

جنت میں رواں دواں بہتے چشمے ہوں گے۔ (سورہ غاشیہ ' آیت ۱۲)

وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ (۵۶ : ۳۰۔۳۱)

(جنت میں) دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور گرتا ہوا پانی بھی ہو گا۔ (سورہ واقعہ ' آیت ۳۰-۳۱)

مسئلہ ۱۷۲ مذکورہ چشموں کے علاوہ اہل جنت کی خاطر مدارات کے لئے جابجا مختلف چشمے ہوں گے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ (۴۴ : ۵۱ ۔ ۵۲)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں کے درمیان (سورہ دخان ' آیت ۵۱ ۔۵۲)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ (۷۷ : ۴۱۔ ۴۲)

بے شک متقی لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے اور من پسند میوے ان کے لئے حاضر ہوں گے ۔ (سورہ مرسلٰت ' آیت ۴۱ ۔ ۴۲)

***

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ
حوض کوثر

(سَقَانَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُ بِمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ)

مسئلہ ۱۷۳ کوثر جنت کی ایک نہر (یا حوض) ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صرف رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ حوض کوثر جنت کی سب سے بڑی اور سب سے اعلیٰ نہر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قُبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَاهٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟** قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ **فَاِذَا طِيْنُهٗ اَوْ طِيْبُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب (معراج کے موقع پر) میرا گزر جنت سے ہوا تو میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں جنہیں اندر سے تراش کر بنایا گیا ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا ”یہ کیا ہے؟“ جبریل علیہ السلام نے کہا ”یہ کوثر ہے جو آپ ﷺ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا ہے۔“ (رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں) ”اس کی مٹی یا خوشبو تیز مشک کی سی تھی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۵ حوض کوثر کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ ـ کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَّ مَجْرَاهُ عَلَی الدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُ هُ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ حوض کوثر پر پانی پلانے والے خود رسول اکرم ﷺ ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۷ اہل یمن کی خاطر رسول اکرم ﷺ دوسرے لوگوں کو حوض سے ہٹادیں گے۔

مسئلہ ۱۷۸ حوض کوثر کی ایک سمت اتنی طویل ہوگی جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ (تقریباً ایک ہزار کلومیٹر)

مسئلہ ۱۷۹ حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَبِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَایَ حَتّٰی يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهٖ فَقَالَ مِنْ مَقَامِیْ اِلٰی عَمَّانَ وَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهٖ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "حوض کوثر کے کنارے پر میں اہل یمن کی خاطر دوسرے لوگوں کو اپنی چھڑی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ حوض کا پانی اہل یمن کی طرف بہہ نکلے گا (اور وہ خوب سیر ہو کر پئیں گے) آپ سے عرض کیا گیا "حوض کا عرض کتنا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مدینہ سے لے کر عمان تک" پھر حوض کے پانی کے بارے میں سوال کیا

۱- ابواب التفسیر ، باب تفسیر سورۃ الکوثر (۲۶۷۷/۳)
۲- کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ

گیا ”وہ کیسا ہو گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”میرے حوض میں جنت کے دو پرنالوں سے پانی آئے گا ان میں سے ایک پرنالہ سونے کا ہو گا دوسرا چاندی کا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ عمان' اردن کا دارالخلافہ ہے جو کہ مدینہ منورہ سے ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ۲۔ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حوض کوثر کی چاروں سمتیں برابر ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی کے برابر ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ ۱۸۰ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے جام ہوں گے جن کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہو گی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرٰی فِیْهِ اَبَارِیْقَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”حوض کوثر پر تم سونے اور چاندی کے جام آسمان کے تاروں کے برابر دیکھو گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۱ رسول اکرم ﷺ کا منبر قیامت کے روز حوض کوثر پر رکھا جائے گا جس پر بیٹھ کا آپ ﷺ اپنی امت کو پانی پلائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے حجرہ مبارک اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر رکھا جائے گا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۲ جس نے ایک دفعہ حوض کوثر سے پانی پی لیا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِمَامَکُمْ حَوْضًا کَمَا بَیْنَ جَرْبَا وَ اَذْرَحَ فِیْهِ اَبَارِیْقُ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ

۱۔ کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ
۲۔ کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

يَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(جنت میں) تمہارے سامنے ایک حوض ہو گا جس کی ایک سمت جرباء سے لے کر اذرح (شام کے دو شہروں کے نام ہیں) تک ہو گی۔ جس پر آسمان کے تاروں کی طرح جام رکھے ہوں گے جو حوض پر آ کر ایک دفعہ پانی پی لے گا۔ اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۸۳ حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے اور سیراب ہونے والے مہاجر (نبی اکرم ﷺ کے عہد میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے) فقراء ہوں گے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُ وْسًا الدُّنْسِ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لاَ يَنْكِحُوْنَا الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلاَ يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے حوض پر سب سے پہلے جو لوگ آئیں گے وہ فقراء مہاجرین ہوں گے' گرد آلود سر' میلے کچیلے کپڑے ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے اور جن کے لئے (امراء کے) دروازے نہیں کھولے جاتے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴ ہر نبی کو قیامت کے دن حوض دیا جائے گا جس سے اس کے امتی آ کر پانی پئیں گے۔

مسئلہ ۱۸۵ رسول اکرم ﷺ کے حوض پر آنے والوں کی تعداد باقی تمام انبیاء کے مقابلے میں زیادہ ہو گی۔

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَ اَنَّهُمْ يَتَبَاهُوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (صحیح)

۱- کتاب الفضائل ، باب اثبات حوض نبینا ﷺ
۲- ابواب صفة القیامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (۱۵۸۹/۲)
۳- ابواب صفة القیامة ، باب ما جاء فی صفة الحوض (۱۹۸۸/۲)

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے اور تمام انبیاء آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ آتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر آنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۶ حوض کوثر میں اونٹوں کی گردنوں والی چڑیاں ہوں گی جن کے گوشت سے اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۶۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۸۷ رسول اکرم ﷺ اپنی امت کے لیے حوض کوثر پر میر سامان ہوں گے۔

مسئلہ ۱۸۸ بدعتی لوگ آپ ﷺ کے حوض کوثر سے محروم واپس پلٹیں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِّنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میں حوض پر تمہارا میر سامان ہوں گا تم میں سے بعض لوگ وہاں لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میری امت کے لوگ ہیں جواب میں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیسی کیسی بدعات شروع کر دیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۹ کافر حوض کوثر پر آکر پانی پینا چاہیں گے لیکن رسول اکرم ﷺ انہیں دور ہٹا دیں گے۔

مسئلہ ۱۹۰ رسول اکرم ﷺ اپنی امت کو وضو کے سبب چمکتی ہوئی پیشانی

۱- کتاب الرقاق ، باب فی الحوض

اور چمکتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے پہچانیں گے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ حَوْضَهٗ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں حوض سے (غیر مسلموں کو) اسی طرح ہٹا دوں گا جس طرح اونٹوں کا مالک دوسرے اونٹوں کو (استھان سے) ہٹا دیتا ہے۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں! تم میرے پاس آؤ گے تو وضو کی وجہ سے تمہارے ہاتھ 'پاؤں اور پیشانیاں چمک رہی ہوں گی یہ صفت تمہارے علاوہ کسی دوسری امت میں نہیں ہو گی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

۱۔ کتاب الزهد ، باب فی الحوض

طَعَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ شَرَابُهُمْ
اہل جنت کے ماکولات و مشروبات

(نَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ)

مسئلہ ۱۹۱ جنتیوں کی جنت میں سب سے پہلی مہمانی مچھلی سے کی جائے گی اور دوسرا کھانا جنتی بیل کے گوشت سے کھلایا جائے گا۔

مسئلہ ۱۹۲ جنتیوں کو سب سے پہلا مشروب ''سلسبیل'' نامی چشمہ سے پلایا جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حِبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى اِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ ---- الخ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور پوچھنے لگا ''جس روز زمین و آسمان اول بدل کئے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟'' رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔'' پھر یہودی عالم نے پوچھا ''پل صراط کو سب سے پہلے کون

۱۔ کتاب الحیض ، بیان منی الرجل والمرأۃ

لوگ عبور کریں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تنگدست مہاجرین (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے)" یہودی عالم نے پوچھا "جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا تحفہ پیش کیا جائے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مچھلی کے جگر کا گوشت" یہودی نے پھر پوچھا "اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہو گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جنتیوں کے لیے جنت میں چرنے والا بیل ذبح کیا جائے گا (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)" یہودی نے پوچھا "کھانے کے بعد پینے کے لیے جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "سلسبیل چشمہ کا پانی" یہودی عالم نے کہا "آپ نے سچ فرمایا" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳ ہماری موجودہ زمین' اہل جنت کی روٹی ہو گی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَّتَكَفَّاُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلاً لِاَهْلِ الْجَنَّةِ** . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز یہ زمین ایک روٹی کی شکل میں ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاتھ میں اسی طرح الٹ پلٹ فرمائے گا جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی کو (ہاتھوں میں) الٹ پلٹ کرتا ہے اور وہ روٹی اہل جنت کی میزبانی ہوگی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۴ جنت کا اعلیٰ ترین مشروب "تسنیم" صرف اللہ کے مقرب بندوں کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۹۵ جنت کی خالص اور صاف و شفاف شراب "رحیق" سے تمام جنتی لطف اندوز ہوں گے۔

مسئلہ ۱۹۶ اہل جنت کی خدمت میں "رحیق" کے سربند ساغر پیش کیے جائیں گے۔

مسئلہ ۱۹۷ "رحیق" پینے کے بعد جنتی' منہ میں مشک کا ذائقہ محسوس

۱۔ مشکوۃ المصابیح ، کتاب الفتن ، باب الحشر ، الفصل الاول

کریں گے۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۸ اہل جنت "آب کوثر" سے بھی نوازے جائیں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۹ جنت میں سفید چمکدار شراب بھی اہل جنت کی تواضع کے لئے موجود ہوگی۔

مسئلہ ۲۰۰ جنت کی شراب پینے کے بعد ہوش و حواس اور عقل و خرد میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ۝ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۝ (۳۷ : ۴۵ ـ ۴۷)

شراب کے چشموں سے ساغر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لئے لذت بھری ہوگی اس سے نہ جسم کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ عقل خراب ہوگی۔
(سورہ صافات' آیت ۴۵-۴۷)

وَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟۝ قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا۝ (۷۶ : ۱۵ ـ ۱۶)

اہل جنت کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر گردش کرائے جائیں گے شیشہ بھی وہ ہوگا جو چاندی کی طرح (سفید اور چمکدار) ہوگا خدام نے انہیں ٹھیک اندازے کے مطابق بھرا ہوگا۔
(سورہ دہر' آیت ۱۵-۱۶)

مسئلہ ۲۰۱ اہل جنت کی خدمت میں "شراب طہور" کے جام پیش کئے جائیں گے۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۲۱۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۰۲ اہل جنت کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر۱۶۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۰۳ اہل جنت کی خدمت میں ایسی شراب کے ساغر بھی پیش کئے جائیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر۱۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۰۴ اہل جنت کے پینے کے لئے میٹھے پانی' خوش ذائقہ دودھ لذیذ شراب اور صاف و شفاف شہد کی نہریں بھی جنت میں موجود ہوں گی۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر۱۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۰۵ رواں دواں چشموں کے پانیوں سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ (۸۸: ۱۲)

جنت میں رواں دواں چشمے بہتے ہوں گے۔(سورہ غاشیہ' آیت ۱۲)

مسئلہ ۲۰۶ جنت کی شراب پینے سے جنتیوں کا سر چکرائے گا نہ عقل میں فتور آئے گا۔

مسئلہ ۲۰۷ اہل جنت کے پسندیدہ پھل حسب خواہش بکثرت ان کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۰۸ من پسند پرندوں کا بھنا ہوا گوشت بھی لذت دہن کے لئے موجود ہوگا۔

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ○ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○

(۵۶: ۱۷۔ ۲۱)

اہل جنت کی خدمت کے لئے ابدی لڑکے (ایک ہی عمر میں رہنے والے) صاف ستھری شراب سے لبریز ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا اور وہ ان کی سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے جسے چاہیں چن لیں اور پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا گوشت چاہیں استعمال کریں۔ (سورہ واقعہ' آیت ۱۷۔۲۱)

مسئلہ ۲۰۹ اہل جنت کی میزبانی کے لئے دیگر تمام پھلوں کے علاوہ کھجور' انگور' انار' بیر اور انجیر کے پھل بکثرت موجود ہوں گے۔

وضاحت ملاحظہ ہو کتاب ہذا کا باب "جنت کے پھل"

مسئلہ ۲۱۰ حوض کوثر میں اڑنے والی چڑیوں کے گوشت سے بھی اہل جنت لطف اندوز ہوں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۶۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۱۱ اہل جنت کی دعوتوں کا سلسلہ صبح و شام جاری رہے گا۔

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ○ (۱۹: ۶۲)

اور جنتیوں کے لئے جنت میں صبح و شام رزق تیار ہو گا۔ (سورہ مریم' آیت ۶۲)

مسئلہ ۲۱۲ جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے برابر کھانے کی استطاعت دی جائے گی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الشَّهْوَةِ وَ الْجِمَاعِ حَاجَةُ اَحَدِهِمْ عَرَقٌ يَفِيْضُ مِنْ جِلْدِهِ فَاِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۱)

۱ – صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، رقم الحديث ۱۶۲۳

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اہل جنت میں سے ہر شخص کھانے پینے اور شہوت و جماع میں سو آدمیوں کے برابر طاقت دیا جائے گا اہل جنت کی رفع حاجت کی صورت یہ ہوگی کہ ان کے جسم سے پسینہ بہے گا اور پیٹ ویسے کا ویسا ہی ہو جائے گا (جیسا کہ کھانے سے قبل تھا)“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳ اہل جنت کا کھانا پینا ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۸۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۱۴ اہل جنت کو مشروبات و ماکولات سونے‘ چاندی اور سفید چمکدار شیشے کے برتنوں میں پیش کئے جائیں گے۔

یُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ○ (۴۳ :۷۱ ۔ ۷۳)

اہل جنت کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز ان کے لئے وہاں موجود ہوگی ان سے کہا جائے گا تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے تم اس جنت کے وارث ان اعمال کی بناء پر ہوئے جو تم دنیا میں کرتے رہے تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔ (سورہ زخرف‘ آیت ۷۱ ۔ ۷۳)

٭٭٭
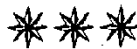
لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ حُلِيِّهِمْ

اہل جنت کے لباس اور زیورات

(نَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْهَا بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ)

مسئلہ ۲۱۵ اہل جنت باریک ریشم اور اطلس و دیبا کا سبز لباس پہنیں گے

مسئلہ ۲۱۶ اہل جنت ہاتھوں میں سونے کے کنگن استعمال کریں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ (۱۸:۳۰-۳۱)

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ایسے نیک لوگوں کے اعمال ہم ضائع نہیں کریں گے ان کے لئے (آخرت میں) سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے بہت ہی اچھا ثواب اور بہت ہی اچھی قیام کی جگہ۔ (سورہ کہف' آیت ۳۰-۳۱)

وضاحت اطلس اور دیبا دونوں اعلیٰ قسم کی ریشم کا کپڑا ہیں جن میں سونے اور چاندی کی تاریں بنی ہوتی ہیں۔

مسئلہ ۲۱۷ خالص ریشمی کپڑوں کا لباس خالص سونے کے زیورات خالص موتیوں کے زیورات اور موتی جڑے سونے کے زیورات بھی اہل جنت استعمال کریں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ لُؤْلُؤًا وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ○ (۲۲ : ۲۳)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو اللہ تعالیٰ ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہاں وہ سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کئے جائیں گے۔ اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے (سورہ حج آیت ۲۳)

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ○ (۳۵:۳۳)

سدا بہار جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ (سورہ فاطر' آیت ۳۳)

مسئلہ ۲۱۸ اطلس اور دیبا کے علاوہ سندس اور استبرق کا لباس بھی اہل جنت پہنیں گے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ○ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ○ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ○ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ○ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ○ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (۴۴:۵۱-۵۷)

بے شک متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے باغوں اور چشموں میں سندس و استبرق کے لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے یہ ہوگی ان کی شان اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے اہل جنت موت کا مزہ کبھی نہیں چکھیں گے بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے بچا دے گا یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ دخان آیت ۵۱-۵۷)

مسئلہ ۲۱۹ اہل جنت چاندی کے زیورات بھی استعمال کریں گے۔

وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا ○ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّ حُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ○ (۷۶:۱۹-۲۱)

اہل جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں

گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سرو سامان تمہیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ (سورہ دہر آیت ۱۹-۲۱)

مسئلہ ۲۲۰ اہل جنت کا لباس کبھی پرانا نہیں ہو گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۲۱ جنتی خواتین بیک وقت ستر ستر (۷۰) جوڑے زیب تن کریں گی جو اس قدر عمدہ اور اعلیٰ ہوں گے کہ ان کے اندر سے انکی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۲۲ جنتی خواتین کا دوپٹہ قدر و قیمت میں دنیا جہان کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہو گا۔

وضاحت مسئلہ حدیث نمبر ۲۴۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۲۳ کھجور کی ٹہنی کے ریشے سے اہل جنت کا لباس تیار کیا جائے گا جو کہ سرخ سونے کی ہو گی

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۲۴ اہل جنت بہترین ریشم کے رومال استعمال کریں گے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا**. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [۱]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا

۱- كتاب بدء الخلق ، باب ماجاء في صفة الجنة

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا لایا گیا لوگوں نے اس کی نفاست اور نرمی پر تعجب کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے افضل ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵ جہاں جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے اس جگہ تک جنتیوں کو زیور پہنایا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ **تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست ﷺ سے سنا ہے (جنت میں) مومن کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶ جنتیوں کو پہنائے گئے ایک کنگن کی چمک کے سامنے سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **لَوْ اَنَّ مَا یَقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِی الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ**. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) **(صحیح)**

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکا دے اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگن سمیت (دنیا میں) جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ جنتیوں کے زیورات میں استعمال ہونے والا ایک موتی دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ کتاب الطهارة ، باب استحباب اطالة الغرة

لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَامَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَاسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شہداء کی اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں۔ (۱) شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ (۲) عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ (۳) (قیامت کے روز) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۴) اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہو گا۔ (۵) (جنت میں) اس کا نکاح موٹی آنکھوں والی ۷۲ حوروں سے کیا جائے گا اور (۶) وہ اپنے ستر اعزہ و اقارب کی سفارش کر سکے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❋❋❋

۱۔ صحیح جامع الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۱۳۵۸

مَجَالِسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَسَانِدُهُمْ

اہل جنت کی مجلسیں اور مسندیں

مسئلہ ۲۲۸ اہل جنت نادر اور نفیس ریشم کے بستروں پر تکیے لگا کر اپنے محلات اور باغات میں جلوہ افروز ہوں گے

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ (۵۵: ۵۴ - ۵۵)

جنتی لوگ ایسے بستروں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور باغوں (کے درختوں) کی ڈالیاں جھکی پڑتی ہوں گی (اے جن وانس!) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رحمٰن' آیت ۵۴-۵۵)

مسئلہ ۲۲۹ جنتی لوگ قطار در قطار آمنے سامنے رکھے ہوئے خوبصورت تختوں پر رونق افروز ہوں گے۔

مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ (۵۲ : ۲۰)

جنتی لوگ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے (سورہ طور' آیت ۲۰)

مسئلہ ۲۳۰ اہل جنت آمنے سامنے رکھے ہوئے تختوں پر مسند نشین ہو کر لذت بھرے ماکولات و مشروبات سے لطف اندوز ہوں گے۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○ (۳۷: ۴۱ - ۴۷)

اہل جنت کے لئے جانا پہچانا رزق ہوگا ہر طرح کی لذیذ چیزیں اور نعمتوں بھرے باغات جن میں وہ عزت کے ساتھ رکھے جائیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھیں گے' شراب کے چشموں سے ساغر بھر بھر کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے ایسی چمکتی ہوئی شراب جو پینے والوں کے لیے لذت بھری ہوگی نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر پہنچے گا نہ اس سے ان کی عقل خراب ہوگی (سورہ صٰفٰت' آیت ۴۱-۴۷)

مسئلہ ۲۳۱ مسندوں سے آراستہ سونے چاندی اور جواہرات سے مرصع تختوں پر اہل جنت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ کر ساغر و مینا کا شوق فرمائیں گے۔

أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ○ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ○ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ○ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ○ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ○ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ○ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ○ (۵۶: ۱۰-۱۹)

مقرب لوگ نعمتوں بھری جنت میں ہوں گے پہلوں میں سے بہت اور پچھلوں میں سے کم ہوں گے ۔ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے (جن کی عمر ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے گی) صاف ستھری شراب کے ساغر و مینا لئے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جسے پی کر نہ تو ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ (سورہ واقعہ' آیت ۱۰-۱۹)

مسئلہ ۲۳۲ جنتیوں کے تخت سبز رنگ کے نادر اور قیمتی قالینوں سے آراستہ ہوں گے۔

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ (۵۵: ۵۴-۵۵)

جنتی لوگ سبز قالینوں نادر اور نفیس فرشوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے (اے جن وانس!) تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے (سورہ رحمٰن' آیت ۵۴-۵۵)

مسئلہ ۲۳۳ بعض تخت بلندیوں پر ہوں گے جن پر جا بجا مخملی مسندیں نرم و نازک قالین خوبصورت گدے اور قیمتی گاؤ تکیے سجے ہوں گے

جنتی جہاں چاہیں گے مجلسیں قائم کریں گے۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ وَ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○

(۸۸:۱۳۔۱۶)

جنت میں بلند وبالا تخت ہوں گے (جہاں پینے کے لیے) ساغر رکھے ہوں گے گاؤ تکیوں کی قطاریں ہوں گی' مسندیں اور قالین جابجا بچھے ہوں گے۔ (سورہ غاشیہ' آیت ۱۳-۱۶)

مسئلہ ۲۳۴ جنتی لوگ گھنے سایوں میں تختوں کے اوپر اپنی بیگمات کے ساتھ مزے کریں گے۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ○ (۳۶: ۵۵۔۵۶)

آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھے ہیں۔ (سورہ یٰسین' آیت ۵۵-۵۶)

خُدَّامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے خادم

مسئلہ ۲۳۵ اہل جنت کے خدام ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے۔

مسئلہ ۲۳۶ اہل جنت کے خدام موتیوں کی طرح خوبصورت اور دلکش نظر آئیں گے۔

مسئلہ ۲۳۷ اہل جنت کے خدام اس قدر چاک وچوبند ہوں گے کہ چلتے پھرتے یوں نظر آئیں گے جیسے سمٹتے بکھرتے اور بکھرتے سمٹتے موتی ہیں۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○

(۱۹:۷۶)

اہل جنت کی خدمت کیلئے ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر میں ہی رہیں گے تم انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیئے گئے ہیں۔ (سورہ دہر' آیت ۱۹)

مسئلہ ۲۳۸ اہل جنت کے خادم گرد و غبار سے محفوظ کئے ہوئے موتیوں کی طرح صاف ستھرے اور حسین و جمیل ہوں گے۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ (۵۲ : ۲۴)

اہل جنت کی خدمت کیلئے وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (سورہ طور' آیت ۲۴)

مسئلہ ۲۳۹ مشرکین کے فوت ہونے والے بعض نابالغ بچے اہل جنت کے

خادم ہوں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِی الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ ذُنُوْبٌ يُعَاقَبُوْنَ بِهَا فَيَدْخُلُوْنَ النَّارَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ حَسَنَةٌ يُجَازَوْنَ بِهَا فَيَكُوْنُوْنَ مِنْ مُلُوْكِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **هُمْ خَدَمُ اَهْلِ الْجَنَّةِ** . رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٌ وَاَبُوْيَعْلٰی۔ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انہیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔'' اسے ابو نعیم اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱۔ سلسلة احاديث الصحيحة ، للالبانی ، رقم الحديث ۱٤٦٨

نِسَاءُ الْجَنَّةِ

جنت کی عورتیں

مسئلہ ۲۴۰ جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں (مثلاً حیض نفاس وغیرہ) اور باطنی آلائشوں (مثلاً غصہ' حسد' سوکناپا وغیرہ) سے پاک صاف ہوں گی۔

وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (۲:۲۵)

اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔(سورہ بقرہ' آیت ۲۵)

مسئلہ ۲۴۱ جنت میں داخل ہونے والی خواتین کو اللہ تعالی نئے سرے سے پیدا فرمائیں گے اور وہ کنواری حالت میں جنت میں داخل ہوں گی۔

مسئلہ ۲۴۲ جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ملاقات کے بعد بھی ہمیشہ کنواری حالت میں رہیں گی۔

مسئلہ ۲۴۳ جنتی خواتین اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

مسئلہ ۲۴۴ جنتی خواتین اپنے شوہروں سے ٹوٹ کر پیار کرنے والی ہوں گی۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا○ عُرُبًا اَتْرَابًا○ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ○ (۵۶ : ۳۵۔ ۳۸)

اہل جنت کی بیویوں کو ہم نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں باکرہ بنا دیں گے اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور (ان کی) ہم عمر۔ یہ سب کچھ داہنے ہاتھ والوں کے لئے ہوگا۔

(سورہ واقعہ' آیت ۳۵-۳۸)

مسئلہ ۲۴۵ جنتی خواتین حسن و جمال اور حسن سیرت دونوں اعتبار سے بے مثال ہوں گی۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ (۵۵ : ۷۰ - ۷۱)

جنت میں (اہل جنت کے لئے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی پس اے جن و انس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (سورہ رحمٰن' آیت ۷۰-۷۱)

مسئلہ ۲۴۶ جنت کی خوشیوں کی تکمیل خواتین کی رفاقت میں ہی ہوگی۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ○ (۴۳:۷۰)

داخل ہوجاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں (جنت میں) تمہیں خوش کردیا جائے گا۔ (سورہ زخرف' آیت ۷۰)

مسئلہ ۲۴۷ ایمان اور عمل صالح کی بنیاد پر جنت میں داخل ہونے والی خواتین مقام اور مرتبہ کے اعتبار سے جنت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ أَمِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ؟ قَالَ **بَلْ نِسَاءَ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَفَضْلِ الظِّهَارِ عَلَى الْبِطَانَةِ** قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَاذَا؟ قَالَ **بِصَلَاتِهِنَّ وَ صِيَامِهِنَّ وَ عِبَادَتِهِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ** . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیے کہ دنیا کی خاتون افضل ہے یا جنت کی حور؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "دنیا کی خاتون کو جنت کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو ابرے (باہر والا کپڑا) کو استر (اندر والا کپڑا) پر حاصل ہوتی ہے۔" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کیا وجہ ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان کی نمازیں' روزے اور دوسری عبادتیں جو انہوں نے اللہ عزوجل کے لئے کیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱- مجمع الزوائد ، الجزء العاشر ، رقم الصفحه ٤١٧، ٤١٨

مسئلہ ۲۴۸ خاتون جنت اگر دنیا میں ایک دفعہ جھانک لے تو مشرق سے لے کر مغرب تک ساری جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔

مسئلہ ۲۴۹ خاتون جنت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور اس کی ساری نعمتوں سے قیمتی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا وَ لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اطلعت اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَأْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا.** رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں نکلنا پہلے پہر یا پچھلے پہر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے بھر دے، جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۰ جنت میں ہر جنتی کا نکاح دو عورتوں سے ہو گا جو بنت آدم سے ہوں گی۔

مسئلہ ۲۵۱ خاتون جنت بیک وقت ستر جوڑے پہنے ہوگی جو اس قدر عمدہ اور نفیس ہوں گے کہ ان کے اندر سے عورت کا جسم نظر آرہا ہو گا۔

مسئلہ ۲۵۲ عورت بذات خود اس قدر حسین و جمیل ہوگی کہ اس کے جسم سے ہڈیوں کا گودا تک نظر آئے گا۔

۱۔ مشکوۃ المصابیح، باب صفة الجنة و اھلھا، الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ضَوْءِ وَجْهُهُمْ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِیَةُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ ' لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً ' یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوبصورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہو گی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہو گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵۳ جنت میں داخل ہونے والی خواتین اپنی مرضی اور پسند کے مطابق اپنے دنیاوی شوہروں کی بیویاں بنیں گی (بشرطیکہ وہ شوہر بھی جنتی ہوں) ورنہ اللہ تعالیٰ انہیں کسی دوسرے جنتی سے بیاہ دیں گے۔

مسئلہ ۲۵۴ جن خواتین کے دنیا میں (فوت ہونے کی صورت میں) دو یا تین یا اس سے زائد شوہر رہے ہوں ان خواتین کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کسی ایک کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کا اختیار دیا جائے گا جسے وہ خود پسند کرے گی اسی کے ساتھ رہے گی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ مِنَّا تَتَزَوَّجُ الزَّوْجَیْنِ وَ الثَّلَاثَةَ وَ الْاَرْبَعَةَ فَتَمُوْتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ یَدْخُلُوْنَ مَعَهَا مَنْ یَکُوْنُ زَوْجَهَا؟ قَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهَا تُخَیَّرُ فَتَخْتَارُ اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ ! اِنَّ هٰذَا کَانَ اَحْسَنَهُمْ مَعِیَ خُلُقًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَزَوِّجْنِیْهِ یَا اُمَّ سَلَمَةَ! ذَهَبَ حُسْنُ الْخُلُقِ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ (۲)

۱ــ ابواب الجنة ، باب ماجاء فی صفة الجنة (۲/۲۰۵۷)
۲ــ النهایة لابن کثیر، فی الفتن و الملاحم ، الجزء الثانی ، رقم الصفحه ۳۸۷

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض عورتیں (دنیا میں) دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) نکاح کرتی ہے اور مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاتی ہے وہ سارے مرد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان میں سے کون سا مرد اس کا شوہر بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے ام سلمہ! وہ عورت ان مردوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گی اور وہ (یقیناً) اچھے اخلاق والے مرد کو پسند کرے گی۔ عورت اللہ تعالیٰ سے گزارش کرے گی اے میرے رب! یہ مرد دنیا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ اخلاق سے پیش آیا لہٰذا اسے میرے ساتھ بیاہ دیں۔ اے ام سلمہ! اچھا اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائیوں پر سبقت لے گیا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَّا تَفَاخَرُوْا وَ اَمَّا تَذَاكَرُوْا اِنَّ الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ ؟ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَ لَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَالَّتِيْ تَلِيْهَا عَلٰى اَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اِثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپس میں فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا "جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکیں گے اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکدار ستارے کے مانند چمک رہے ہوں گے اور دونوں گروہوں میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آ رہا ہو گا اور جنت میں کوئی آدمی بن بیاہا نہیں ہو گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا اَنَّ هَاتَيْنِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ وَ مَعَهُمَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَاشَاءَ عَزَّوَجَلَّ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ (۲)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مذکورہ حدیث میں دو بیویوں سے مراد بنت آدم ہیں اور حوریں ان کے علاوہ ہوں گی جتنی اللہ چاہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۔كتاب الجنة و صفة نعيمها
۲۔النهاية لابن كثير، في الفتن و الملاحم ، الجزء الثاني ، رقم الصفحه ۳۷۹

حُوْرٌ عِيْنٌ
آہو چشم حوریں

مسئلہ ۲۵۵ حوریں جنت کی دوسری نعمتوں کی طرح جنتی مردوں کے لیے ایک نعمت ہوں گی۔

مسئلہ ۲۵۶ بعض حوریں یاقوت اور مرجان کی طرح رنگت میں سرخ ہوں گی۔

مسئلہ ۲۵۷ بے مثال حسن و جمال کے ساتھ ساتھ حوریں عفت مآبی اور حیا میں بھی اپنی مثال آپ ہوں گی۔

مسئلہ ۲۵۸ نوع انسانی کی حوروں کو اس سے پہلے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا اور نوع جن کی حوروں کو اس سے پہلے کسی جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (۵۵: ۵۶-۵۹)

جنت کی دوسری نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہوگا۔ پھر اے جن وانس ! تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے وہ خوبصورت ہیروں اور موتیوں کی طرح ہوں گی پھر اے جن وانس تم اپنے رب کے کن کن انعامات کو جھٹلاؤ گے؟ (سورہ رحمٰن' آیت ۵۶-۵۹)

وضاحت یاد رہے مومن اور صالح انسانوں کی طرح مومن اور صالح جن بھی جنت میں جائیں گے جس طرح وہاں

انسان مردوں کے لئے انسان عورتیں اور انسان حوریں ہوں گی اسی طرح جن مردوں کے لئے جن عورتیں اور جن حوریں ہوگی۔ گویا نوع انسان کیلئے ان کے ہم جنس اور نوع جن کیلئے ان کے ہم جنس جوڑے ہوں گے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

مسئلہ ۲۵۹ حوریں اس قدر حیادار ہونگی کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہیں دیکھیں گی

مسئلہ ۲۶۰ حوریں انڈے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی سے زیادہ نرم ونازک ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ○ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○ (۳۷ : ۴۸-۴۹)

اہل جنت کے پاس شرمیلی اور خوبصورت آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی اس قدر نرم ونازک گویا کہ انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی ہیں۔ (سورہ صافات' آیت ۴۸-۴۹)

مسئلہ ۲۶۱ جنت کی حوریں خوبصورت' سرگیں آنکھوں والی' لوء لوء کی طرح سفید اور شفاف رنگت والی اس قدر بے داغ اور حسین ہوں گی کہ جیسے جواہرات دُرج میں محفوظ کئے گئے ہیں۔

وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (۵۶ : ۲۲-۲۴)

اہل جنت کے لئے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی ایسی حوریں جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی' یہ سب کچھ انہیں ان اعمال کے بدلے میں ملے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ (سورہ واقعہ' آیت ۲۲-۲۴)

مسئلہ ۲۶۲ حوروں کے ساتھ جنتی مردوں کا باقاعدہ نکاح ہوگا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ (۵۲: ۱۹-۲۰)

اے جنتیو! کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے رہے ہو وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوروں کا ان

سے نکاح کردیں گے (سورہ طور' آیت ۱۹۔۲۰)

مسئلہ ۲۶۳ حوریں اپنے شوہروں کی ہم عمر ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ (۳۸ : ۵۲۔۵۳)

جنت میں اپنے شوہروں کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نظر نہ اٹھانے والی حوریں ہوں گی جو (اپنے شوہروں کی) ہم عمر ہوں گی یہ وہ نعمت ہے جس کا تم سے قیامت کے دن وعدہ کیا جاتا ہے (سورہ ص' آیت ۵۲۔۵۳)

مسئلہ ۲۶۴ خوبصورت موتیوں کے خیمے حوروں کی قیام گاہیں ہوں گی جہاں جنتی مردان سے ملاقات کریں گے۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ (۵۵ : ۷۰۔۷۱)

حوریں خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے (سورہ رحمٰن' آیت ۷۰۔۷۱)

مسئلہ ۲۶۵ جنت میں حوروں کا اپنے شوہروں کے اعزاز میں ترانہ

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ لَتُغَنِّيْنَ فِي الْجَنَّةِ يَقُلْنَ نَحْنُ الْحُوْرُ الْحِسَانُ خُبِئْنَا لِاَزْوَاجٍ كِرَامٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں یہ (ترانہ) گاتی ہیں ہم خوبصورت اور نیک سیرت حوریں اپنے محبوب شوہروں کے لئے محفوظ کی گئی ہیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۶ اہل ایمان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی حوریں نامزد کی جاچکی ہیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤْذِيْ اِمْرَاَةٌ زَوْجَهَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ

۱۔ صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۵۹۸

دَخِيْلٌ اَوْشَكَ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے اس (نیک شوہر) کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے ہلاک کرے اسے تکلیف نہ دے یہ چند روز کے لئے تیرے پاس ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِيْ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ؟ قَالَتْ لِزَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا "تو کس کے لئے ہے؟" کہنے لگی "زید بن حارثہ کے لئے۔" اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶۷ انتقام لینے پر قادر ہونے کے باوجود انتقام نہ لینے والا شخص جنت میں اپنی پسندیدہ حور سے نکاح کرے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۸۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۱۶۳۷
۲- صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۱

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ
جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا

مسئلہ ۲۶۸ اہل جنت کو جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی جو کہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (۹:۷۲)

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ عطا فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ' آیت ۷۲)

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ (۹:۲۱)

ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضا اور ایسی جنت کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہوں گی۔ (سورہ توبہ' آیت ۲۱)

مسئلہ ۲۶۹ جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں خود اپنی رضا کی خوشخبری سے آگاہ فرمائیں گے۔

مسئلہ ۲۷۰ جنت میں اللہ تعالیٰ جنتیوں سے گفتگو فرمائیں گے۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ' يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ! فَيَقُوْلُوْنَ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ**

فِيْ يَدَيْكَ' فَيَقُوْلَ : هَلْ رَضِيْتُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَ قَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ' فَيَقُوْلُ : اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ' فَيَقُوْلُوْنَ : يَا رَبِّ اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُ : اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ' فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا اے جنتی لوگو! وہ عرض کریں گے' اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں تیری جناب میں اور تیری اطاعت میں' بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم راضی کیوں نہ ہوں گے تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو عطا نہیں کیا' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر چیز نہ عطا کروں؟ جنتی عرض کریں گے یا اللہ! اس سے زیادہ بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں تمہیں اپنی رضامندی سے نواز رہا ہوں آج کے بعد میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

***

۱- كتاب الجنة و صفة نعيمها

رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

(اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فِى الْجَنَّةِ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ يَا سُلْطَانَ الْقَدِيْمِ)

مسئلہ ۲۷۱ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے وقت اہل جنت کے چہرے خوشی سے دمک رہے ہوں گے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (۷۵:۲۲-۲۳)

اس روز کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ (سورہ قیامہ' آیت ۲۲-۲۳)

مسئلہ ۲۷۲ جنت میں جنتی لوگ اس قدر واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو واضح اور مکمل شکل میں دیکھا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **هَلْ تَضَارُّوْنَ فِى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟** قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ **هَلْ تَضَارُّوْنَ فِى الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سِحَابٌ** قَالُوْا "لَا" قَالَ **فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت ہوتی ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "نہیں یا

۱ – کتاب الایمان ، باب اثبات رؤیۃ المؤمنین فی الآخرۃ ربهم سبحانه و تعالى

رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا "جب بادل نہ ہوں تو کیا سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش آتی ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "نہیں" آپ نے ارشاد فرمایا "پھر اسی طرح (بغیر کسی وقت اور مشقت کے) تم (قیامت کے روز) اپنے رب کا دیدار کرو گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ **اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۱)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا "عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح (بلا زحمت اور بلا تکلیف) دیکھو گے جس طرح اس چاند کو بلا زحمت اور بلا تکلیف دیکھتے ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى** رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۲)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ وہ عرض کریں گے یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کئے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی (اور کیا چاہیے؟) پھر اچانک (جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل) پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو وہ جنت میں دیئے گئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن نہیں۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ **نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۳)

۱ — كتاب المساجد و مواضع الصلاة . باب فضل صلاة الصبح و العصر
۲ — كتاب الايمان . باب اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه و تعالى
۳ — كتاب الايمان . باب معنى قول الله عزوجل ولقد راه نزلة اخرى

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کیا "آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تو نور ہے' میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جُنَاحٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (ترجمہ جو کچھ دیکھا' دل نے اس میں جھوٹ نہیں ملایا)(سورۃ نجم : ۱۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہاں دیکھنے سے مراد جبریل علیہ السلام کو دیکھنا ہے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی قَالَ رَاٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی (ترجمہ : ایک دفعہ پھر محمد ﷺ نے اس کو (سدرۃ المنتہیٰ کے قریب) اترتے دیکھا (سورۃ نجم : ۱۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے دوسری بار جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷۴ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہونے کی دعا۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا (فِی الصَّلاَةِ)

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبِ وَ قُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ ' وَ اَسْئَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ كَلِمَةَ الْاِخْلاَصِ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ' وَ اَسْئَلُكَ نَعِیْمًا لاَ یَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَیْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّ فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا بِزِیْنَةِ الْاِیْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِیْنَ . رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (۳) (صحیح)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (نماز میں درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میری زندگی میرے حق میں

۱۔ کتاب الایمان ، باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راہ نزلۃ اخری
۲۔ کتاب الایمان ، باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد راہ نزلۃ اخری
۳۔ کتاب الصلاۃ

بہتر ہے اور اس وقت مجھے وفات دے جب تیرے علم کے مطابق میری وفات میرے حق میں بہتر ہے۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر (یعنی ہر وقت اور ہر جگہ) آپ سے ڈرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز رنج اور خوشی (ہر حالت میں) آپ سے حق بات کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں امیری اور غریبی (دونوں حالتوں میں) آپ سے میانہ روی کی توفیق طلب کرتا ہوں آپ سے ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو' آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری رہے آپ کے ہر فیصلہ پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں' موت کے بعد آرام دہ زندگی کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی ذات مبارک کو دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں' آپ سے ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں' میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسی تکلیف سے جو (میرے دین اور دنیا کو) نقصان پہنچائے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں ایسے فتنے سے جو گمراہ کرے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا رہنما بنا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

***

اَوْصَافُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ

اہل جنت کے اوصاف

(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِمَنِّكَ وَ بِكَرَمِكَ)

مسئلہ ۲۷۵ جنتی لوگ جنت میں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھٰرُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۷ : ۴۳)

جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہو گی اسے ہم نکال دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں (ایمان اور نیک اعمال کا) یہ راستہ دکھایا اگر اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی نہ کرتا تو ہم خود کبھی (سیدھی) راہ نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول واقعی حق بات (یعنی ایمان اور صالح اعمال کے بدلے میں جنت کا وعدہ) لے کر آئے تھے۔ اس وقت جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدلے میں ملی ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہے۔ (سورۃ اعراف' آیت ۴۳)

وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ (۳۹:۷۴)

(جنت میں داخل ہونے کے بعد) جنتی کہیں گے شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں (جنت کی) زمین کا وارث بنایا اب ہم جنت میں جہاں چاہیں جگہ بنا سکتے ہیں پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔ (سورہ زمر' آیت ۷۴)

مسئلہ ۲۷۶ جنت میں اہل جنت کا تکیہ کلام "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" ہوگا باہمی ملاقات پر وہ ایک دوسرے کو "السلام علیکم" کہیں گے اور اپنی ہر بات کے اختتام پر "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" کہیں گے۔

دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَ اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰ : ۱۰)

جنتیوں کی پکار (ایک دوسرے کو بلانے کے لئے یا اپنے خادموں کو بلانے کے لئے) یہ ہوگی "سبحنک اللھم" اور (آپس میں) ملاقات پر "سلام" (کہیں گے) اور (گفتگو کے) آخر میں ان کی پکار "اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" ہوگی۔ (سورہ یونس' آیت ۱۰)

مسئلہ ۲۷۷ جنت میں داخل ہونے پر فرشتے اہل جنت کو مبارک سلامت کی دعائیں دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ (۳۹ : ۷۳)

متقی لوگوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے پہلے سے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنت کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے "سلام ہو تم پر بہت اچھے رہے داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔" (سورہ زمر' آیت ۷۳)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (۱۳: ۲۳-۲۴)

اور فرشتے ہر طرف سے جنتیوں کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے اور ان سے کہیں گے "سلام ہو تم پر" دنیا میں تم نے جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس اجر کے مستحق ٹھہرے ہو پس کیا خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔ (سورہ رعد' آیت ۲۳-۲۴)

مسئلہ ۲۷۸ اللہ تعالیٰ خود بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے یا پہنچائیں گے۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ (۳۶: ۵۸)

مہربان رب کی طرف سے جنتیوں کو سلام کہا گیا ہے۔ (سورہ یاسین' آیت ۵۸)

مسئلہ ۲۷۹ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۰ دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکتے ستاروں کی مانند چمک رہے ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۱ جنت میں کوئی شخص بن بیاہا نہیں ہوگا' ہر جنتی کی کم ازکم دو بیویاں ہوں گی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۵۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸۲ اہل جنت کے چہرے ہروقت تروتازہ' خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوں گے۔

وضاحت آیت مسئلہ نمبر ۱۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۲۸۳ اہل جنت ہمیشہ صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۴ اہل جنت ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۵ اہل جنت ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی فوت نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۸۶ اہل جنت ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے کبھی پریشان اور رنجیدہ نہیں ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِیْ مُنَادٍ اَنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَ اَنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَ اَنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَ اَنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَ نُوْدُوْا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱- کتاب الجنة و صفة نعیمها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "(قیامت کے روز) ایک پکارنے والا (فرشتہ جنتی لوگوں کو مخاطب کر کے) پکارے گا تم لوگ ہمیشہ صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی، ہمیشہ جوان رہو گے تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، ہمیشہ مزے کرو گے تم کبھی رنجیدہ نہیں ہو گے اور یہی مطلب ہے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کا "جنتی لوگ پکارے جائیں گے یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا کبھی رنجیدہ نہیں ہو گا اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے نہ ہی جوانی فنا ہو گی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸۷ اہل جنت کو پیشاب پاخانے کی حاجت پیش نہیں آئے گی۔

مسئلہ ۲۸۸ اہل جنت کا کھانا پینا ڈکار اور پسینہ آنے سے ہضم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸۹ جنتی لوگ سانس کی طرح ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کریں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَ يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی کھائیں اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے۔ نہ ناک سنکیں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "تو پھر کھانا کہاں جائے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ڈکار اور پسینہ آئیں گے (جس سے کھانا ہضم ہو جائے گا) جنتی تسبیح اور تحمید اسی طرح کریں گے جس طرح سانس لیتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۰ جنتیوں کو نیند کی حاجت محسوس نہیں ہو گی۔

۱۔ کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ... رقم الحدیث ۳۶۷

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَ لَا یَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ** . رَوَاهُ اَبُوْنَعِیْمٌ فِی الْحِلْیَةِ (۱) **(صحیح)**

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نیند موت کی بہن ہے لہٰذا جنتیوں کو نیند نہیں آئے گی۔ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۱ تمام جنتیوں کا قد ساٹھ ہاتھ (کم و بیش نوے فٹ) ہو گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **فَكُلُّ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزِلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّی الْاٰنَ**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جنت میں جائے گا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتیٰ کہ موجودہ قد پر آ گئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۲ جنتیوں کے چہرے پر داڑھی اور مونچھ کے بال نہیں ہوں گے، نیز باقی سارا جسم (سر کے علاوہ) بھی بالوں سے صاف ہو گا۔

مسئلہ ۲۹۳ جنتیوں کی آنکھیں قدرتی طور پر سرمگیں ہوں گی۔

مسئلہ ۲۹۴ جنتیوں کی عمریں تینتیس برس ہوں گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِیْنَ اَبْنَاءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً**. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۳)

(حسن)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے بدن پر بال نہیں ہوں گے نہ ہی (چہرے پر) داڑھی اور مونچھ ہو گی، آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس سال ہو گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۵ جنتی لوگ جس بات کی خواہش کریں گے وہ آن کی آن میں پوری ہو جائے گی۔

۱- سلسلہ احادیث الصحیحہ ، رقم الحدیث ۱۰۸۷ ۲- کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا

۳- صفۃ ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی سن اھل الجنۃ (۲۰۶۴/۲)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **اَلْمُؤْمِنُ اِذَا شْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَ وَضْعُہٗ فِیْ سَاعَۃٍ وَّاحِدَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ.** رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [۱] **(صحیح)**

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن اگر (جنت میں) اولاد کی خواہش کرے گا تو بچہ کا حمل اور وضع حمل گھڑی بھر میں ہو جائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَوْمًا یُحَدِّثُ وَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ **اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَہٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ؟ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ' قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَ اَسْتَوَاؤُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ فَکَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ' فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی دُوْنَکَ یَا اِبْنَ آدَمَ فَاِنَّہٗ لاَ یُشْبِعُکَ شَیْءٌ** فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ' وَاللّٰہِ لاَ تَجِدُہٗ اِلاَّ قُرَیْشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ' وَ اَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ' فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) گفتگو فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک دیہاتی بیٹھا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "جو کچھ تو چاہتا ہے کیا وہ تیرے پاس نہیں؟ وہ جنتی عرض کرے گا کیوں نہیں سب کچھ ہے' لیکن مجھے کھیتی باڑی پسند ہے اس لیے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ آدمی (زمین میں) بیج ڈالے گا آن واحد میں وہ اگ آئے گا' بڑا ہو جائے گا اور پک کر کاٹنے کے لائق ہو جائے گا بلکہ اس سے بھی بڑا پہاڑ کی طرح ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے ابن آدم اب خوش ہو تیرا پیٹ کسی چیز سے بھرنے والا نہیں۔" دیہاتی نے عرض کیا "واللہ! یہ جنتی ضرور قریشی ہو گا یا انصاری' اس لیے کہ وہی کھیتی باڑی کرنے والے ہیں ہم نے تو کبھی کھیتی باڑی کی نہیں۔" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرا دیئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۶ جنتی لوگ ایک ایک دن میں سو سو عورتوں کے پاس جائیں

۱۔ کتاب الزھد ' باب صفۃ الجنۃ (۲/۳۵۰۰)   ۲۔ کتاب المزرعۃ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَصِلُ اِلٰی نِسَائِنَا فِی الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ **اِنَّ الرَّجُلَ لَیَصِلُ فِی الْیَوْمِ اِلٰی مِائَةِ عَذْرَاءَ** . رَوَاهُ اَبُوْ نَعِیْمٍ[۱]

(صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا ”کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں کے پاس جائیں گے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”آدمی ایک دن میں سو سو کنواری عورتوں کے پاس جائے گا۔“ اسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

XXX

۱۔ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۳٦۷

نِسْبَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مِنْ بَنِي اٰدَمَ

بنی نوع انسان سے جنتیوں اور جہنمیوں کی نسبت

مسئلہ ۲۹۷ ہزار آدمیوں میں سے صرف ایک آدمی جنت میں جائے گا۔ باقی نو سو ننانوے آدمی جہنم میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاٰدَمُ فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ قَالَ: يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَابَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، قَالَ: فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ (وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَاهُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ) قَالَ: فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذَاكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل (قیامت کے روز آدم علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمائے گا) اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری اطاعت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (مخلوق میں سے) آگ کی جماعت الگ کرو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے آگ کی جماعت کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہو جائے گا، حمل والی عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ کا عذاب ہی اتنا سخت ہوگا (کہ لوگ ہوش وحواس کھو بیٹھیں گے) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم میں سے کونسا (خوش نصیب) آدمی ہوگا جو جنت میں جاسکے گا؟" آپ ﷺ نے

۱ - کتاب الایمان ، باب بیان کون ھذہ الامۃ نصف اھل الجنۃ

ارشاد فرمایا ''مطمئن رہو یاجوج ماجوج (کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ ان میں سے) ایک ہزار آدمی اور تم میں سے ایک آدمی کی گنتی انہی سے پوری ہو جائے گی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

كَثْرَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت

مسئلہ ۲۹۸ جنت میں دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی ہو گی باقی ایک تہائی تعداد تمام انبیاء کی امتوں سے ہو گی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَ مِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنتیوں کی ایک سو بیس قطاریں ہوں گی جن میں سے اسی قطاریں اس امت (محمدیہ) کی ہوں گی اور چالیس قطاریں باقی امتوں سے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹۹ اہل جنت میں سے آدھی تعداد امت محمدیہ ﷺ سے ہو گی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْكُفَّارِ اِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ ثَوْرٍ اَسْوَدَ اَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِيْ ثَوْرٍ اَبْيَضَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا "کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم میں سے ہوں گے۔" یہ سن کر ہم نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ اہل جنت میں

۱۔ ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی کم صف اھل الجنۃ (۲۰۶۵/۲)
۲۔ کتاب الایمان ، باب بیان کون ھذہ الامۃ نصف اھل الجنۃ

سے تہائی تعداد تمہاری ہو؟" ہم نے پھر (خوشی سے) اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مجھے امید ہے کہ اہل جنت میں سے آدھے تم ہوگے اور اس کی وجہ یہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت پہلی حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اہل جنت میں سے دو تہائی تعداد امت محمدیہ ﷺ کی بتائی ہے جبکہ دوسری حدیث میں آدھی تعداد' دونوں حدیثوں سے جنت میں امت محمدیہ ﷺ کی کثرت تعداد ثابت کرنا مطلوب ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مسئلہ ۳۰۰ امت محمدیہ ﷺ کے ستر ہزار افراد بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ ۳۰۱ ہر ہزار پر مزید ستر ہزار (یعنی ۴۹ لاکھ افراد) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

مسئلہ ۳۰۲ ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے تین بھرے ہوئے لپ (جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں) بھی امت محمدیہ ﷺ سے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ **وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لاَ حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلاَ عَذَابَ، مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّ ثَلاَثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ**. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [۱] (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو وہ بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ (مزید) ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا اور تین لپ بھرے ہوئے میرے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ** قَالُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۔ ابواب صفة القيامة ، باب ما جاء في الشفاعة

وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لاَ يَسْتَرْقُوْنَ وَلاَ يَتَطَيَّرُوْنَ وَلاَ يَكْتَوُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ ! وہ کون (خوش نصیب) لوگ ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کراتے ہیں نہ شگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے ہیں اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔" حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا "اے اللہ کے نبی! دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں سے کردے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تو ان میں سے ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرُّهَيْطُ وَ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرَّجُلُ وَ الرَّجُلاَنِ وَ النَّبِيَّ وَ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَ قَوْمُهُ وَ لٰكِنْ اُنْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ لِيْ اُنْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخِرِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّ لاَ عَذَابٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو ہی آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا اتنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طائف من المسلمين الجنة بغير حساب
۲- كتاب الايمان ، باب الدليل على دخول طائف من المسلمين الجنة بغير حساب

اَلْاَعْمَالُ السَّائِقَةُ اِلَى الْجَنَّةِ شَاقَّةٌ

جنت میں لے جانے والے اعمال مشقت طلب ہیں

مسئلہ ۳۰۳ جنت بوجھل مشقت طلب اور انسانی مزاج پر گراں گزرنے والے اعمال سے ڈھانپی گئی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِیْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ اُنْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَاءَ هَا فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ وَ عِزَّتِكَ لَایَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اَرْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُّ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَایَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلَهَا فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَایَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم پیدا فرمائی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا (جاؤ اور) جنت کا نظارہ کرو اور جو نعمتیں میں نے جنتیوں کے لیے پیدا کی ہیں انہیں دیکھو۔ جبرائیل علیہ السلام آئے جنت اور جنتیوں کے لیے پیدا کی گئی نعمتیں دیکھیں پھر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ ضرور اس میں داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) حکم دیا کہ جنت کو مشکلات اور مصائب سے ڈھانپ دیا جائے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو

۱- ابواب صفة جهنم، ماجاء في ان الجنة حفت بالمكاره (۲۰۷۵/۲)

(دوبارہ) حکم دیا کہ پھر جاؤ جنت اور جنتیوں کے لیے میں نے جو نعمتیں تیار کی ہیں انہیں دیکھو حضرت جبریل علیہ السلام گئے تو جنت مشکلات اور مصائب سے ڈھانپی ہوئی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر اللہ نے حکم دیا اب جہنم کی طرف جاؤ اور اسے دیکھو اور جو عذاب میں نے جہنمیوں کے لئے تیار کئے ہیں انہیں دیکھو کہ (کس طرح) اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام (سب کچھ دیکھ کر) واپس لوٹے تو عرض کی تیری عزت کی قسم! کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو اس کے بارے میں سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور جہنم کو شہوات اور لذات سے ڈھانپ دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا دوبارہ جاؤ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ گئے (سب کچھ دیکھا) اور عرض کیا تیری عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب تو اس سے کوئی بھی بچ نہیں پائے گا ہر کوئی اس میں داخل ہوگا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ** . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جنت ناگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھیری گئی ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۴ جنت حاصل کرنے کے لیے سخت جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ ، اَلَا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ .** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] **(صحيح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو ڈرا وہ بھاگا اور جو بھاگا وہ منزل کو پہنچا' سنو' اللہ کا مال بہت مہنگا ہے خبردار اللہ کا مال جنت ہے۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۵ نعمتوں بھری جنت چاہنے والا شخص دنیا میں کبھی چین کی نیند نہیں سو سکتا۔

۱- کتاب الجنة و صفة نعیمها

۲- ابواب صفة القیامة (۱۹۹۳/۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **مَارَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[۱] (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے جہنم سے بھاگنے والے کسی شخص کو سوتے نہیں دیکھا اور نہ ہی جنت کے کسی خواہش مند کو سوتے دیکھا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۶ آخرت میں انعام و اکرام حاصل کرنے والے اعمال دنیا کے اعتبار سے کڑوے کسیلے ہیں۔

عَنْ اَبُوْ مَالِكٍ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ **حُلْوَةُ الدُّنْیَا مُرَّةُ الْاٰخِرَةِ وَ مُرَّةُ الدُّنْیَا حُلْوَةُ الْاٰخِرَةِ** رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ[۲]

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔" اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۰۷ مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے۔

عن ابی هریرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قال رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ[۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- ابواب صفة جهنم ، باب ان للنار نفسين (۲۰۹۷/۲)
۲- صحيح الجامع الصغير ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث
۳- كتاب الزهد

اَلْمُبَشِّرُوْنَ بِالْجَنَّةِ
جنت کی بشارت پانے والے لوگ

مسئلہ ۳۰۸ جنت میں سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ داخل ہوں گے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر۸۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۰۹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان جنتیوں کے سردار ہوں گے جو دنیا میں بڑھاپے کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[۱]

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے رسول اللہ نے فرمایا "یہ دونوں حضرات بڑی عمر میں فوت ہونے والے مسلمانوں کے جنت میں سردار ہوں گے خواہ اگلی امتوں سے ہوں یا پچھلی امتوں سے سوائے انبیاء اور رسولوں کے' اے علی! انہیں نہ بتانا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت میں ان لوگوں کے سردار ہوں گے جو جوانی کی عمر میں فوت ہوئے ہوں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ

۱- ابواب المناقب ، باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ (۲۸۹۷/۳)

وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ(۱) (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۱ دس حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنتی ہونے کی بشارت دی جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَ الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ(۲)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں' عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں' سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں' سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنت میں' اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۲ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں گھر کی بشارت دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا تَرْضِيْنَ اَنْ

۱۔ ابواب المناقب ، باب مناقب ابو محمد الحسن والحسین
۲۔ ابواب المناقب ، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف (۲۹۴۶/۳)
۳۔ کتاب الفضائل ، باب من فضائل خدیجة

تَكُوْنِيْ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَأَنْتِ زَوْجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "عائشہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اور آخرت میں تم میری بیوی رہو؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "کیوں نہیں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۴ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

مسئلہ ۳۱۵ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ اِمْرَأَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے جنت دکھائی گئی میں نے وہاں ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا پھر اپنے آگے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال (رضی اللہ عنہ) تھے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۶ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم ﷺ نے جنت میں محل کی بشارت دی۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۱۷ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ نَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (حسن)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے روز نبی اکرم ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے آپ

۱- سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، رقم الحديث ۱۱٤۷
۲- كتاب الفضائل ، باب من فضائل ام سليم
۳- ابواب المناقب ، باب مناقب ابي محمد طلحة بن عبيد الله (۲۹۳۹/۳)

بٹھایا اور ان پر سوار ہو کر چٹان پر چڑھ گئے' حضرت زبیر کہتے ہیں (اس وقت) میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "طلحہ پر (جنت) واجب ہو گئی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱۸ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۲۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۱۹ اصحاب بدر اور اصحاب شجر جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنگ) بدر اور (صلح) حدیبیہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت صلح حدیبیہ (ذی قعدہ ۶ھ) سے قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے ایک درخت کے نیچے رسول اکرم ﷺ کے دست مبارک پر جانیں قربان کرنے کے لیے بیعت کی تھی ان تمام اصحاب رسول ﷺ کو اصحاب شجر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۲۰ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَمْشِيْ اَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے آدمی کے بارے میں جنتی کہتے نہیں سنا سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عبداللہ بن سلام کے بارے میں ہی یہ بشارت سنی لہٰذا انہی کے بارے میں گواہی دی لیکن دیگر صحابہ کرام نے رسول اکرم ﷺ سے دوسرے صحابہ کرام کے بارے میں بشارتیں روایت کی ہیں۔

مسئلہ ۳۲۱ حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (بنت محمد ﷺ)' حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت محمد ﷺ) اور حضرت

۱- سلسلة احاديث الصحيحة ، للالباني ، رقم الحديث ٢١٦٠
۲- ابواب المناقب ، باب فضل من بايع تحت الشجرة (٣٠٣٣/٢)

آسیہ رضی اللہ عنہا (زوجہ فرعون) جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدَاتُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بَعْدَ مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَاطِمَةُ وَ خُدَیْجَةُ وَ اٰسِیَةُ اِمْرَاۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی خواتین کی سردار مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی ہیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۲ حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَیْتُ لِزَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ دَرَجَتَیْنِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرٍ (۲) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو زید بن عمرو بن نفیل کے دو درجے دیکھے۔" اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۳ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنُ حَرَامٍ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا جَابِرُ اَلَا اُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَبِیْكَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ وَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ یَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ قَالَ یَا رَبِّ تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلُ فِیْكَ ثَانِیَةً قَالَ اِنَّهُ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ اِلَیْهَا لَا یُرْجَعُوْنَ قَالَ یَا رَبِّ فَاَبْلِغْ مِنْ وَرَائِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ احد کے دن جب عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالی نے تمہارے باپ سے کی ہے؟" میں نے عرض کیا "کیوں نہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالی نے کسی شخص

۱ - سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱٤۳٤
۲ - سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱٤۰٦
۳ - صحیح سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۵۸

سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے اے میرے بندے جو چاہتے ہو مانگو میں تمہیں دوں گا۔" تمہارے باپ نے عرض کیا "اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔" تیرے باپ نے عرض کیا "اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی تمنا کرنا) پہنچا دے۔" تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔(سورہ آل عمران' آیت ۱۶۹) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۴ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَّ عَمَّارٍ وَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** . رَوَاهُ الْحَاكِمُ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے حضرت علی' حضرت عمار اور حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵ حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ وَ اِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيْرٍ** . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں کل رات جنت میں داخل ہوا اور اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۶ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

۱- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۵۹٤
۲- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۵۸

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاسْتَقْبَلَتْنِي جَارِيَةٌ شَابَّةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتِ؟ قَالَتْ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ(۱) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نوجوان دوشیزہ نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لئے ہے؟ کہنے لگی زید بن حارثہ کے لئے۔" اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۷ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْخَشْفَةُ فَقِيْلَ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ (۲) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ آواز کیسی ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے حضرت غمیصاء بنت ملحان کے شوہر اور بیٹا غزوہ احد میں شہید ہوئے ان کے بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ حادثہ بئر معونہ میں شہید ہوئے اور خود جزیرہ قبرص کی تسخیر کے بعد واپس آنے والے جہادی لشکر میں شامل تھیں کہ دوران سفر میں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ!

مسئلہ ۳۲۸ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں جنت میں داخل ہوا تو قراءت کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟" فرشتوں نے جواب دیا "حارثہ بن نعمان (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا) "نیکی کا اجر تو یہی ہے نیکی کا ثواب تو ایسا ہی ہوتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲۹ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے والوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے۔

۱- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۱
۲- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۲
۳- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۳۳۶۳

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْلَمُ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ؟ قُلْتُ اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَأْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ وَیَسْتَفْتِحُوْنَ فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ اَوَ قَدْ حُوْسِبْتُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ بِاَیِّ شَیْءٍ نُحَاسَبُ؟ وَاِنَّمَا كَانَتْ اَسْیَافُنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی مِتْنَا عَلٰی ذٰلِكَ؟ قَالَ فَیُفْتَحُ لَهُمْ فَیَقِیْلُوْنَ فِیْهِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَهَا النَّاسُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو میری امت میں سے کونسا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟“ میں نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا۔ جنت کا خازن ان سے پوچھے گا کیا تمہارا حساب ہو گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے حساب کس چیز کا؟ ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں ہمارے کندھوں پر تھیں اور اسی حالت میں ہمیں موت آگئی' چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جاکر مزے کریں گے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ترمذی شریف کی حدیث میں پانچ سو سال بعد جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ یہ فرق لوگوں کے اعمال کی بنیاد پر ہوگا واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ ۳۳۰ حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنِ دَحْدَاحٍ ثُمَّ اُتِیَ بِفَرَسٍ عُرْیٍ فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ فَرَكِبَهٗ فَجَعَلَ یَتَوَقَّصُ بِهٖ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهٗ نَسْعٰی خَلْفَهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّی فِی الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[2]

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا اور اس کو ایک شخص نے پکڑا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے وہ گھوڑا بدکتا تھا ہم سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک

۱- سلسلة احادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث ۸۵۲
۲- کتاب الجنائز ، باب رکوب المصلی علی الجنازة اذا انصرف

شخص نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے "ابن دحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی (پھلوں کے) خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۱ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جنتی ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِیْلُ رَاجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِی الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ[1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حضرت جبریل علیہ السلام نے (مجھے) کہا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی بہت زیادہ قیام کرنے والی ہیں اور جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رجعی طلاق دی تھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر رجوع فرما لیا تھا۔

مسئلہ ۳۳۲ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۰۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❈❈❈

۱ ـ صحيح الجامع الصغير ، للالباني ، الجزء الرابع ، رقم الحديث ٤٧٢٧

اَلَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃِ

جنت میں داخل ہونے والے لوگ

(اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِمَنِّكَ وَ كَرَمِكَ)

مسئلہ ۳۳۳ نرم دل' عاجز' منکسر المزاج ہر وقت اللہ سے ڈرنے والے بے ضرر اور حلیم الطبع لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں جیسے ہوں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۴ جنت میں غریب' فقیر' محتاج' مسکین اور کمزور لوگوں کی کثرت ہو گی۔

عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّۃِ؟** قَالُوْا بَلٰی قَالَ **كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ قَالُوْا بَلٰی قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "کیوں نہیں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہر ناتواں' لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک اتنا برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھا لے تو اللہ اسے سچا کر دے۔" پھر فرمایا "کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "کیوں نہیں"

۱- کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہر جھگڑالو' بداخلاق اور تکبر کرنے والا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۵ نرم دل۔ شریف النفس' منکسر مزاج اور ہر دلعزیز شخص جنتی ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ كُلُّ لَيِّنٍ ' سَهْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ[1] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر وہ شخص جو نرم دل ہے شریف النفس ہے' منکسر مزاج ہے اور لوگوں سے قریب (یعنی ہردلعزیز) ہے اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۶ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلاَّ مَنْ اَبٰى قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنْ يَاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا)" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے نافرنی کی اس نے انکار کیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۷ اللہ کی رضا کے لئے جو شخص روزانہ بارہ رکعت نماز (نماز فجر سے قبل دو رکعت' نماز ظہر سے قبل چار رکعت اور بعد میں دو رکعت' نماز مغرب کے بعد دو رکعت اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت سنت) ادا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱- صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ، ۳۱۳۰
۲- کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ

تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص روزانہ اللہ کی رضا کے لئے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعت نوافل ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۸ صلہ رحمی کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِيْنِيْ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر اور رحم والوں سے تعلق قائم رکھ۔" جب وہ آدمی واپس پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جن باتوں کا اسے حکم دیا گیا ہے اگر ان پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳۹ خوش اخلاق' تہجد گزار' کثرت سے نفلی روزے رکھنے والے اور دوسروں کو کھانا کھلانے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ' لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ أَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت میں ایسے محل ہیں جن کے اندر (کھڑے ہوں) تو باہر کی ہر چیز نظر آتی ہے اور باہر (کھڑے ہوں) تو اندر کی ہر چیز نظر آتی ہے۔" ایک

۱۔ کتاب صلاۃ المسافرین ، باب فضل السنن الراتبۃ
۲۔ کتاب الایمان ، باب بیان الایمان الذی یدخل الجنۃ
۳۔ ابواب الجنۃ ، باب ما جاء فی صفۃ غرف الجنۃ (۲/۲۰۵۱)

اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا "اے اللہ کے نبی ﷺ ! یہ کس آدمی کے لیے ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کے لیے ہے جو اچھی بات کرے' کھانا کھلائے' بکثرت روزے رکھے اور جب لوگ مزے کی نیند سو رہے ہوں اٹھ کر نماز پڑھے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۰ عادل حاکم' دوسروں پر رحم کرنے والا' نرم دل' پاکباز اور دوسروں سے سوال نہ کرنے والا بھی جنت میں جائے گا۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَ **اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْسُلْطٰنٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ وَ مُوَفَّقٌ وَ رَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ.** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا "جنت میں جانے والے تین قسم کے لوگ ہیں (۱) حاکم' انصاف کرنے والا' سچ بولنے والا اور نیک کاموں کی توفیق دیا گیا۔ (۲) وہ شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے مہربان اور نرم دل ہے۔ (۳) وہ شخص جو پاکدامن ہے اور عیالداری کے باوجود کسی سے سوال نہیں کرتا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۱ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں خوشی محسوس کرنے والے اور اسلام کو برضا و رغبت اپنا دین سمجھنے والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ **قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .** رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے یوں کہا "میں اللہ کے رب ہونے پر' اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں" اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۔ کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا ، باب صفات اھل الجنۃ و النار ۲۔ ابواب الوتر ، باب فی الاستغفار

مسئلہ ۳۴۲ دو یا دو سے زائد بیٹیوں کی دینی تعلیم و تربیت کرنے اور جوان ہونے کے بعد نیک آدمی سے نکاح کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دو لڑکیوں کو ان کے جوان ہونے تک پالا پوسا قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو آپس میں ملایا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۳ وضو کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) باقاعدگی سے ادا کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لِبِلَالٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفِعَةً فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ** قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِيْ مَنْفِعَةً مِّنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) نماز فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا "اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی زیادہ امید ہے کیونکہ آج رات میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔" حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں، اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں پاتا کہ دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو نماز پڑھ لیتا ہوں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۴ نماز روزے کی پابند، پاکباز اور شوہر کی اطاعت گزار خواتین

۱- كتاب البر و الصلة ، باب فضل الاحسان الى البنات
۲- مختصر صحيح مسلم ، للالباني ، رقم الحديث ۱۶۸۲

جنت میں جائیں گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا اُدْخُلِی الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ (۱) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے (قیامت کے روز) اسے کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۵ انبیاء' شہداء' اہل ایمان کے فوت ہونے والے چھوٹے بچے اور زندہ درگور کی گئی لڑکیاں جنت میں جائیں گی۔

عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِی الْجَنَّةِ ؟ قَالَ اَلنَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَ الشَّهِيْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ (۲) (صحیح)

حضرت حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا جنت میں کون کون جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "نبی جنت میں جائے گا' شہید جنت میں جائے گا' نومولود جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی جنت میں جائے گی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۶ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۳) (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر تک قتال کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دودھنے میں لگتی ہے' اس پر جنت واجب ہو گئی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح جامع الصغیر و زیادتہ ، للالبانی ، الجزء الأول ، رقم الحدیث ۶۷۳
۲- کتاب الجهاد ، باب فی فضل الشهادة (۲۲۰۰/۲)
۳- ابواب فضل الجهاد ، باب ما جاء فی المجاهدو المکاتب و الناکح (۱۳۵۳/۲)

ہو گئی ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۷ متقی اور اچھے اخلاق والے لوگ جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ **تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے جنت میں جانے کا سبب بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تقویٰ اور اچھا اخلاق" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا "کون سا عمل سب سے زیادہ لوگوں کے آگ میں جانے کا باعث بنے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "منہ اور شرمگاہ۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۸ یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **کَافِلُ الْیَتِیْمِ لَهٗ اَوْ لِغَیْرِهٖ اَنَا وَهُوَ کَهَاتَیْنِ فِی الْجَنَّةِ وَ اَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو' اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہوں گے امام مالک رحمہ اللہ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴۹ حج مبرور ادا کرنے والا حاجی جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ کَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ** مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۰ مسجد بنانے والا جنت میں جائے گا۔

۱- کتاب البر و الصلة ، باب ما جاء فی حسن الخلق
۲- کتاب الزهد ، باب فضل الاحسان الی الارمله والمسکین والیتیم
۳- کتاب العمرة ، باب وجوب العمرة و فضلها

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی طرح کا گھر جنت میں بنائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۱ شرمگاہ اور زبان کی حفاظت کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ**. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مجھے ضمانت دے اس چیز کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ کی) میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۲ ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانَةٌ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا قَالَ **هِيَ فِي النَّارِ** قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانَةٌ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَاتِ وَ تُصَدِّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَ لَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا قَالَ **هِيَ فِي الْجَنَّةِ**. رَوَاهُ اَحْمَدُ (۳) **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! فلاں عورت دن کو روزے رکھتی ہے رات کو قیام کرتی ہے لیکن ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ عورت جہنم میں ہے۔“ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دوسری عورت کے بارے میں) عرض کیا ”فلاں عورت صرف فرض نماز ادا کرتی ہے اور معمولی کھانے پینے کی چیز صدقہ کرتی ہے لیکن ہمسایوں کو اذیت نہیں پہنچاتی۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ عورت جنتی ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الزهد ، باب فضل بناء المسجد
۲- كتاب الرقاق ، باب حفظ اللسان
۳- تمام المنة ببيان الخصال الموجبة بالجنة ، رقم الحديث ۱۳۶

مسئلہ ۳۵۳ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۴ حافظ قرآن جنت میں جائے گا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَءْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَءُ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِقْرَءْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَءُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ اٰيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَءَ اٰخِرَ شَيْءٍ مَعَهٗ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2]

(صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا تو اسے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجے چڑھتا جا چنانچہ وہ ہر آیت کے بدلہ میں ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا جو اسے یاد ہوگی اور وہی اس کا (مستقل) درجہ ہوگا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۵ کثرت سے سلام کرنے والے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَا اَيُّهَاالنَّاسُ اَفْشُو السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[3] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے کیا کرو) (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ' اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۶ مریض کی عیادت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِیْ**

۱- اللؤلؤ و المرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۱٤

۲- کتاب الادب ، ابواب الذکر ، باب ثواب القرآن (۳۰٤۷/۲)

۳- ابواب صفة القیامة ، رقم الباب ۱۰ (۲۰۱۹/۲)

مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مریض کی عیادت کرنے والا جب تک واپس نہ آجائے تب تک جنت کے باغ میں رہتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۷ اللہ کی رضا کے لئے دین کا علم سیکھنے والا جنت میں جائیگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهِ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لیے راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ (طے کرنا) آسان فرما دیتے ہیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۵۹ صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا شخص جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۳)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کہو "اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ تجھ سے کئے ہوئے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور

۱۔ كتاب البر و الصلة ، باب فضل عيادة المريض
۲۔ كتاب الذكر و الدعاء ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن
۳۔ مختصر صحيح بخاری للزبيدی ، رقم الحديث ۲۰۷۰

اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہوجائے وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہوگیا وہ بھی جنتی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰ جس شخص کی بینائی ختم ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) سے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۱ ماں باپ کی خدمت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَغِمَ اَنْفُ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو رسوا اور ذلیل ہو ہلاک ہو جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کو راضی کرکے) جنت میں داخل نہ ہوا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۲ مسلمانوں سے کسی پریشانی یا تکلیف کو دور کرنے والا شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّجَرَةَ كَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

۱- کتاب المرض ، باب فضل من ذھب بصرہ
۲- کتاب البر و الصلة ، باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاۃ
۳- کتاب البر و الصلة ، باب فضل من ازالة الاذی من الطریق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اس نے وہ درخت کاٹ دیا اور جنت میں چلا گیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۳ بیماری پر صبر کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رِبَاحٍ قَالَ لِیْ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلاَ اُرِیْكَ اِمْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلٰی، قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اِنِّیْ اُصْرَعُ، وَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ، قَالَ **اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَكِ الْجَنَّةُ، وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اِنْ یُعَافِیَكِ** فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِیْ اَنْ لاَّ اَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (ایک عورت کی طرف اشارہ کرکے) کہا یہ کالی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو چاہے تو صبر کر تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو اللہ سے تیرے لئے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرمادے گا (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا میں صبر کروں گی لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یہ دعا فرمادی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۴ نبی، شہید، صدیق، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ اور اللہ کی رضا کیلئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے والا جنت میں جائے گا۔

مسئلہ ۳۶۵ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے کی تکلیف اٹھانے والی اور اپنے شوہر کے ظلم پر صبر کرنے والی خاتون جنت میں جائے گی۔

۱۔ کتاب المرضی ، باب فضل من یصرع من الریح

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اَلنَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ اَلْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ اَخَاهُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمِصْرِ فِي اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ. اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِنِسَاءِ كُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ اَلْوَدُوْدُ الْوَلُوْدُ، اَلْعَؤُوْدُ، الَّتِيْ اِذَا ظُلِمَتْ قَالَتْ هٰذِهٖ يَدِيْ فِيْ يَدِكَ، لاَ اَذُوْقُ غَمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى** رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [۱] (حسن)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں جنت میں جانے والے مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (سنو!) نبی جنتی ہے شہید جنتی ہے، صدیق جنتی ہے، پیدا ہوتے ہی فوت ہونے والا بچہ جنتی ہے، دور دراز سے اپنے بھائی کو محض اللہ کی رضا کے لیے ملنے والا جنتی ہے۔ کیا میں تمہیں جنت میں جانے والی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اپنے شوہر سے محبت کرنی والی، زیادہ بچوں کو جنم دینے (کی تکلیف اٹھانے) والی اور وہ نیک عورت کہ جس کا شوہر اس پر ظلم کرے تو کہے "میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تو راضی نہ ہو جائے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۶ شریعت کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جاننے والا یعنی ان پر عمل کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَ رَأَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ **نَعَمْ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ [۲]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا "یا رسول اللہ ﷺ اگر میں فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں (شریعت کی) حلال کردہ چیزوں کو حلال جانوں اور حرام کردہ چیزوں کو حرام جانوں لیکن اس سے زیادہ کچھ نہ کروں، تو کیا میں جنت میں چلا جاؤں گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۷ دو نابالغ بچوں کے فوت ہونے پر صبر کرنے والے والدین جنت میں جائیں گے۔

۱- الجامع الصغیر ، للالبانی ، رقم الحدیث ۲۶۰۱
۲- کتاب الایمان ، باب بیان الذی یدخل الجنة

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ لَایَمُوْتُ لِاَحَدَا کُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّادَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوِاثْنَانِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَوِاثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا "تم میں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ کی رضا کے لیے صبر کرے تو جنت میں جائے گی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو بچے مریں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر دو مریں تب بھی یہی ثواب ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۸ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنت میں جائیگا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلَاةٍ مَکْتُوْبَةٍ لَمْ یَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ یَمُوْتَ . رَوَاهُ النِّسَائِیُّ وَ ابْنُ حَبَّانَ وَ الطَّبَرَانِیُّ (۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔" اسے نسائی' ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۶۹ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کا کثرت سے وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟" میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ! ضرور آگاہ فرمائیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترجمہ = نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب البر و الصلة ، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه
۲- سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۹۷۲
۳- سنن ابن ماجة ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۸۳

مسئلہ ۳۷۰ "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" کا وظیفہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ **سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے سبحان اللہ العظیم و بحمدہٖ "(عظمت والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے)" کہا' اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۱ جو شخص اپنے مال کی وجہ سے بے گناہ قتل کیا گیا وہ جنت میں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص ظلم کے ساتھ اپنے مال کی وجہ سے قتل کیا گیا اس کے لیے جنت ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۲ جس عورت نے حمل ساقط ہونے پر صبر کیا وہ جنت میں جائے گی۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳) **(صحیح)**

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ساقط الحمل بچہ اپنی ماں کو انگلی سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے صبر کیا ہو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۳ حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنت میں جائیگا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَاضِيَانِ فِي النَّارِ**

۱- صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۵۷
۲ کتاب تحریم الدم ، باب من قتل دون مالہ (۳۸۰۸/۳)
۳- کتاب الجنائز ، باب ماجاء فیمن اصیب بسقط (۱۳۰۵/۱)

وَ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَقَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ مُتَعَمِّدًا اَوْ قَضٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُمَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ (١)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قاضی جنت میں۔ وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا اور وہ قاضی جس نے حق پہچانا اور جانتے بوجھتے ظلم کیا (یعنی فیصلہ حق کے خلاف کیا) اور وہ قاضی جس نے علم (تحقیق) کے بغیر فیصلہ کیا دونوں جہنم میں جائیں گے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٧٤ کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ (٢) **(صحیح)**

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت سے برائی کو دور کیا اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اسے آگ سے آزاد کرے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٧٥ کسی سے سوال نہ کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا اَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ (٣) **(صحیح)**

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٧٦ غصہ پینے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (٤) **(صحیح)**

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غصہ نہ کر تیرے لیے جنت ہے۔"

١- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ١٤٧٤
٢- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ٦١١٦
٣- کتاب الزکاۃ ، باب کراھیۃ المسئلة
٤- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ٧٢٥١

اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۷ صبح اور فجر کی نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِبْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۸ ظہر سے قبل چار رکعت سنت پر مداومت اختیار کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی قَبْلَ الظُّہْرِ اَرْبَعًا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کیں اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے جہنم کی آگ حرام کردیں گے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷۹ مسلسل چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَ تَانِ بَرَاءَ ۃٌ مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَ ۃٌ مِنَ النِّفَاقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۳) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے چالیس دن تک (پانچوں نمازیں) تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۰ درج ذیل سات آدمی جنت میں جائیں گے

۱- کتاب الصلاۃ ، باب فضل صلاۃ الصبح و العصر ۲- کتب الصلاۃ ، باب (۳۵۱/۱)
۳- ابواب الصلاۃ ، باب فی فضل التکبیرۃ الاولی (۲۰۰/۱)

۱۔ عادل حاکم ۲۔ جوانی کی عمر میں عبادت کی رغبت رکھنے والا ۳۔ زیادہ وقت مسجد میں گزارنے والا ۴۔ اللہ کیلئے دوسرے سے محبت کرنے والا ۵۔ تنہائی میں اللہ کے ڈر سے رونے والا ۶۔ اللہ کے ڈر سے حسین وجمیل عورت کی دعوت گناہ سے رکنے والا ۷۔ اللہ کی راہ میں خفیہ خرچ کرنے والا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ **سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَۃِ اللّٰہِ وَ رَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَ رَجُلٌ دَعَتْہُ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَاتُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ** رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس روز کوئی سایہ نہیں ہوگا اس روز اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا۔ ۱۔ عادل حاکم ۲۔ اللہ کی عبادت میں مشغول نوجوان ۳۔ وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد واپس آنے تک مسجد میں اٹکا رہے ۴۔ اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے جن کا ملنا اور الگ ہونا خالص اللہ کیلئے ہی ہو ۵۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ۶۔ وہ شخص جسے کسی اونچے خاندان کی خوبصورت عورت نے دعوت گناہ دی اور اس نے کہا "میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں" ۷۔ وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ تک کو پتہ نہ چلے دائیں نے کیا صدقہ کیا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۱ دوسروں کو معاف کرنے والا جنت میں جائے گا۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **مَنْ کَتَمَ**

۱- كتاب الزهد ، باب ماجاء في حب الله (۱۹٤۹/۲)

غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُزَوِّجَهُ مِنْهَا مَاشَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ (١) **(حسن)**

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا اور) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حورعین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کرلے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۲ تکبر، خیانت، قرض سے پاک شخص جنت میں جائے گا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَ الْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (٢) **(صحیح)**

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص تکبر، خیانت اور قرض سے پاک مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۲۔ب اذان کا جواب دینے والا جنت میں داخل ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ (٣) **(حسن)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے موذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

✤✤✤

١- صحیح جامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث ٦٣٩٤
٢- ابواب السیر ، باب الغلول (١٢٧٨/٢)
٣- كتاب الاذان باب ثواب ذلك

اَلْمَحْرُوْمُوْنَ مِنَ الْجَنَّةِ فِي الْبَدَايَةِ

ابتداءً جنت سے محروم رہنے والے لوگ

(اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِكَرَمِكَ وَ مَنِّكَ)

مسئلہ ۳۸۳ جھوٹی قسم کھا کر دوسرے کا حق مارنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ وَ اِنْ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے (جھوٹی) قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا اللہ نے اس کے لیے جہنم واجب کر دی اور جنت حرام کر دی۔" ایک آدمی نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "خواہ پیلو کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۴ حرام طریقے سے مال کمانے اور کھانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِالْحَرَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو جسم حرام غذا سے پلا ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الايمان ، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين
۲- مشكوة المصابيح ، للالباني ، كتاب البيوع ، باب الكسب و طلب الحلال (۲۷۸۷/۲)

مسئلہ ۳۸۵ والدین کا نافرمان' دیوث اور مرد کی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَ رَجِلَةِ النِّسَاءِ.** رَوَاهُ الْحَاكِمُ [۱] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان' دیوث اور مرد کی مشابہت کرنے والی عورت جنت میں نہیں جائیں گے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۶ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [۲] **(صحیح)**

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۷ اپنی رعایا کو دھوکہ دینے والا حاکم جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَا مِنْ وَالٍ يَلِیْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَ هُوَ غَاشٍ لَّهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.** رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [۳]

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "مسلمان رعیت پر حکومت کرنے والا حاکم اگر اس حال میں مرا کہ وہ اپنی رعیت سے دھوکہ کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۸ احسان جتلانے والا' والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّ لَا عَاقٌ وَّ لَا مُدْمِنُ خَمْرٍ.** رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [۴]

۱- کتاب الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۰۵۸
۲- ابواب البر و الصلۃ ، باب صلۃ الرحم (۱۵۵۹/۲)
۳- کتاب الاحکام ، باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح
۴- کتاب الاشربہ باب الروایۃ فی المدمنین فی الخمر (۵۲۴۱/۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "احسان جتلانے والا۔ والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا (یعنی بوڑھا شرابی) جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ ہمسائے کو اذیت پہنچانے والا جنت سے محروم رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا یَامَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ بد زبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَ لَا الْجَعْظَرِیُّ**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ (۲) (صحیح)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بد زبان اور بد مزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۱ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس شخص کے دل میں رتی برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۲ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ**. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا۔" اسے ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۱ – كتاب الایمان ، باب بیان تحریم ایذاء الجار
۲ – كتاب الادب ، باب فی حسن الخلق (۴۰۱۷/۳)
۳ – كتاب الایمان ، باب تحریم الكبر
۴ – كتاب الادب ، باب فی القتات

وضاحت بعض احادیث میں "نمام" کالفظ ہے' دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

مسئلہ ۳۹۳ اپنے آپ کو جانتے بوجھتے غیر باپ سے منسوب کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ **مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَ هُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ** رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [۱]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو شخص جانتے بوجھتے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۴ بلاوجہ طلاق مانگنے والی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **اَیُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَیْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهِ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ [۲] **(صحیح)**

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس عورت نے اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق مانگی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹۵ کالے رنگ کا خضاب لگانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **یَکُوْنُ قَوْمٌ یَخْضِبُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ** رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [۳] **(صحیح)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

****

۱- کتاب الفرائض ، باب من ادعی غیر ابیہ
۲- کتاب اللباس ، باب ماجاء فی خضاب السوداء (۳۵۴۸/۲)۔

لَا يَجُوْزُ الْحُكْمُ لِاَحَدٍ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کسی متعین شخص کے بارے میں جنتی ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں

مسئلہ ۳۹۶ کسی شخص کے بارے میں قطعی جنتی کا حکم لگانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۹۷ کسی شخص کے قطعی جنتی یا جہنمی ہونے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ هِيَ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَنْزَلْنَاهُ فِيْ اَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ غُسِّلَ وَ كُفِّنَ فِيْ اَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **وَ مَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ** قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ **اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ** قَالَتْ فَوَ اللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہتی ہیں کہ قرعہ ڈال کر مہاجرین کو انصار میں تقسیم کیا گیا تو ہمارے حصہ میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے ہم نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرایا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں فوت ہوئے فوت ہونے کے بعد انہیں غسل دیا گیا کفن پہنایا گیا رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابو سائب (حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت) تجھ پر اللہ کی رحمت ہے میں تیرے حق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت بخشی، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "(ام العلاء) تجھے کیسے معلوم ہوا

۱۔ کتاب الجنائز ، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانه

اللہ نے اس کو عزت دی ہے؟" میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت دے گا۔" آپ نے ارشاد فرمایا "بے شک عثمان کو موت آگئی اور اللہ کی قسم میں بھی اس کے لئے (اللہ سے) خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ (قیامت کے روز) میرا کیا حال ہوگا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔" حضرت ام العلا رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے کبھی کسی کو (گناہ سے) پاک نہیں کہا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے انہیں جنتی کہنا جائز ہے۔ ۲۔اپنے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کبریائی' استغناء اور جلال کے پیش نظر فرمائی جس کا اظہار دوسری حدیث میں یوں فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بھی؟" فرمایا "ہاں' میں بھی۔ الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔" (مسلم) ۳۔یاد رہے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دو دفعہ ہجرت حبشہ کی سعادت حاصل ہوئی اور تیسری دفعہ مدینہ منورہ کی ہجرت کا شرف پایا۔ آپ کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا "تم دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ تمہارا دامن ذرہ برابر دنیا سے آلودہ نہ ہونے پایا اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قطعی جنتی ہونے کا حکم لگانے والی خاتون کو ٹوک دیا۔

۳۹۸ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے میدان جنگ میں قتل ہونے والے ایک شخص کو جنتی سمجھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہرگز نہیں وہ جہنم میں ہے۔"

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلاَنًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ **كَلاَّ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا.** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[1] (صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں شخص شہید ہوگیا (اور جنت میں ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہرگز نہیں میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں جہنم میں دیکھا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۹ کسی زندہ یا فوت شدہ آدمی کو خواہ وہ بظاہر کتنا بڑا متقی' عالم' ولی' پیر' فقیر اور درویش ہی کیوں نہ ہو' قطعی جنتی سمجھنا جائز نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ

۱۔ ابواب السیر ، باب الغلول (۱۲۷۹/۲)

لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی مدت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جہنمیوں والے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی مدت تک جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں والے کام پہ ہوتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَ هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں والے کام کرتا ہے جبکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ویسے تو اولیاء اللہ کی قبروں اور مزاروں پر نذریں نیازیں دینا اور چڑھاوے چڑھانا شرک اکبر ہے ہی لیکن مذکورہ احادیث کی روشنی میں ایک لاحاصل، بے کار اور بے فائدہ عمل بھی ہے اس لئے کہ کسی بھی فوت شدہ آدمی کے بارے میں اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں کہ قبر میں وہ آرام کی نیند سو رہا ہے یا اللہ کے عذاب میں گرفتار ہے۔

۱- کتاب القدر
۲- کتاب القدر

تَذْکِرَۃُ الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ فِی الْجَنَّۃِ

جنت میں بیتے دنوں کی یادیں

مسئلہ ۴۰۰ پرانے ساتھی کی یاد اور اس سے ملاقات کا عبرت انگیز منظر

فَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ○ یَّقُوْلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ○ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ○ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ○ قَالَ تَاللّٰہِ اِنْ کِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ○ وَ لَوْ لَا نِعْمَۃُ رَبِّیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ○ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ○ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○

(۳۷:۵۰-۶۱)

(جنت میں) اہل جنت ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حال احوال دریافت کریں گے ان میں سے ایک کہے گا۔ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کیا تو بھی (اس بات کو) مانتا ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو (دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اپنے اعمال کا) بدلہ پائیں گے؟ پھر وہ (اپنے جنتی ساتھیوں کو مخاطب کرکے) پوچھے گا "اب آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں؟" (وہیں سے وہ جنتی) جھانکے گا تو اپنے ساتھی کو جہنم کی گہرائی میں پائے گا اور (اسے مخاطب کرکے) کہے گا "واللہ! تو تو مجھے بھی ہلاک کردینے والا تھا اگر میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوتا جو پکڑے گئے ہیں۔" (پھر وہ جنتی اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر اپنی مسرت اور خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کرے گا) "اچھا تو یہ صحیح ہے نا کہ اب ہمیں (جنت میں) موت نہیں آئے گی؟ ہاں جو پہلے موت آچکی بس آچکی، نہ ہی ہم عذاب دیئے جائیں گے؟ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے ایسی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔" (سورہ صٰفّٰت، آیت ۵۰-۶۱)

مسئلہ ۴۰۱ اہل جنت اپنی مجالس میں دنیا کی زندگی کی یادیں تازہ کیا کریں گے

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝

(۵۲:۲۵-۲۸)

جنتی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا کے گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے اور آپس میں کہیں گے ہم پہلے (دنیا کی زندگی میں) اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اسی سے دعائیں مانگتے تھے وہ واقعی بڑا محسن اور مہربان ہے (سورہ طور' آیت ۲۵-۲۸)

اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ
اعراف والے لوگ

۴۰۲ جنت اور جہنم کے درمیان ایک بلند جگہ پر بعض لوگ رہائش پذیر ہوں گے۔ جنہیں اصحاب الاعراف (بلندیوں والے) کہا جائے گا۔

۴۰۳ اصحاب الاعراف کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی جس وجہ سے وہ نہ تو جنت میں جا سکیں گے نہ ہی جہنم میں جائیں گے۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے جنت میں جانے کے امیدوار ہوں گے۔

وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢبِسِيْمٰهُمْ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ (۷ : ۴۶)

دونوں گروہوں (یعنی جنتی اور جہنمی) کے درمیان ایک پردہ (دیوار) ہو گا جس کی بلندی پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو ان کے نشان سے پہچانیں گے (یعنی جنتیوں کو ان کے روشن چہروں سے اور جہنمیوں کو ان کے سیاہ چہروں سے) یہ اعراف والے جنتیوں کو پکار کر کہیں گے "السلام علیکم" اعراف والے جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے لیکن جنت کے امیدوار ہوں گے۔ (سورہ اعراف' آیت ۴۶)

۴۰۴ اعراف والے جہنمیوں کو دیکھ کر درج ذیل دعا مانگیں گے۔

وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

الظّٰلِمِیْنَ ○ (۷ : ۴۷)

جب اعراف والوں کی نگاہیں آگ والوں کی طرف پھرائی جائیں گی تو وہ کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرمانا" (سورہ اعراف' آیت ۴۷)

مسئلہ ۴۰۵ اعراف والے کا اپنے بعض آشنا جہنمیوں سے عبرت آموز خطاب۔

وَ نَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ○ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○ (۷ : ۴۸-۴۹)

اصحاب الاعراف کچھ لوگوں کو ان کی (بعض) علامتوں سے پہچان کر کہیں گے "آج تمہارا جتھا اور دنیا میں تکبر اور غرور تمہارے کسی کام نہ آیا۔ کیا یہ (اہل جنت) وہی لوگ نہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ انہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کچھ بھی نہیں دے گا؟ (آج انہیں سے کہا گیا ہے) داخل ہو جاؤ جنت میں تمہارے لیے خوف ہے نہ غم۔ (سورہ اعراف' آیت ۴۸-۴۹)

❋❋❋

عَقِیْدَتَانِ مُتَضَادَتَانِ وَ عَاقِبَتَانِ مُتَضَادَتَانِ

دو متضاد عقیدے اور دو متضاد انجام

۴۰۶ دنیا کے عیش و آرام اور ناز و نعم میں مزے کی زندگی بسر کرنے والے کافر لوگ دنیا کی زندگی میں اہل ایمان کی بے کسی اور بے بسی پر ہنستے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں' آخرت میں اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں مزے کی زندگی بسر کرتے ہوئے اہل کفار کی بے کسی اور بے بسی پر ہنسیں گے اور ان کا مذاق اڑائیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ○ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ○ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ○ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ○ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ○ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ○ عَلَى الْاَرَآىٕكِ یَنْظُرُوْنَ ○ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○

(۳۶-۲۹:۸۳)

مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑاتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے' اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں کافر جو کچھ دنیا میں کرتے تھے اس کا ثواب (بدلہ) انہیں مل ہی گیا۔ (سورہ مطففین' آیت ۲۹-۳۶)

بَعْضُ نِعَمِ الْجَنَّةِ فِی الدُّنْیَا
دنیا میں جنت کی بعض نعمتیں

مسئلہ ۴۰۷ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ ھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْہُ خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ** . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۰۸ عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے۔

مسئلہ ۴۰۹ مقام ابراہیم جنت کا پتھر ہے۔

مسئلہ ۴۱۰ زیتون جنت کا درخت ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ** رَوَاہُ الْحَاکِمُ (۲)

حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عجوہ (کھجور) اور چٹان (یعنی مقام ابراہیم) اور درخت (یعنی زیتون) جنت میں سے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۱ رسول اکرم ﷺ کے حجرہ مبارک اور منبر شریف کی درمیانی جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ **مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ**

۱- ابواب الحج ، باب فضل الحجر الاسود
۲- تحقیق مصطفی عبدالقادر ، دار الکتب العلمیة ، بیروت (۲۲۶/۴)

مِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۲ مہندی جنت کی خوشبوؤں میں سے ایک خوشبو ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ رَيْحَانِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ (2)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اہل جنت کے لئے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۳ بکری جنت کے جانوروں میں سے ایک جانور ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَنَمَ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ فَامْسَحُوْا رُغَامَهَا وَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے (اس کے باڑے سے) اس کا رینٹ اور تھوک وغیرہ صاف کرو اور اس میں نماز پڑھ لو۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۴ وادی بطحان جنت کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانُ عَلٰى بِرْكَةٍ مِنْ بُرَكِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَزَّارُ (4)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بطحان جنت کے تالابوں میں سے ایک تالاب پر ہے۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

وضاحت بطحان' مدینہ منورہ سے متصل بستی قبا کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔

---

١ – كتاب الصلاة ، في مسجد مكة و مدينة
٢ – سلسلة احاديث الصحيحة للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ١١٢٨
٣ – سلسلة احاديث الصحيحة للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ١٤٣٠
٤ – سلسلة احاديث الصحيحة للالباني ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ٧٦٩

اَلْاَدْعِيَةُ فِيْ طَلَبِ الْجَنَّةِ

جنت طلب کرنے کی دعائیں

مسئلہ ۴۱۵ اللہ تعالیٰ سے جنت طلب کرنے کی چند دعائیں درج ذیل ہیں۔

(۱) ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَالَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَ آجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَالَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِیْ خَيْرًا.“ (۱) **(صحیح)**

”یا اللہ میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں' جلد یا دیر کی۔ جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے' جلد یا دیر کی' جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا۔ یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے پناہ مانگی۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔“

(۲) ”اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ

۱- صحیح سنن ابن ماجة، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۱۰۲

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا."[۱] (صحيح)

"یا اللہ ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچادے اور اتنا یقین عطافرما جو دنیا کے مصائب سہنا ہمارے لئے آسان بنا دے - یا اللہ ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہمارے کانوں' آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے اور دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما- دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ[۲]

اے اللہ ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے اسباب اور آپ کی مغفرت کے سامان اور ہر نیکی سے حصہ مانگتے ہیں ۔ اے اللہ ! ہم آپ سے جنت کے حصول میں کامیابی اور آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَ تَضَعَ وِزْرِيْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِيْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِيْ وَ تُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَ تُنَوِّرَ قَلْبِيْ وَ تَغْفِرَلِيْ ذَنْبِيْ وَ اَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ[۳]

اے اللہ ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا ذکر بلند فرما' میرا بوجھ ہلکا فرما' میرے معاملات کی اصلاح فرما میرے دل کو پاکیزہ بنا' میری شرمگاہ کی حفاظت فرما' میرے دل کو روشن فرما' میرے گناہ معاف فرما اور میں آپ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔

(۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ[۴] (حسن)

اے اللہ میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے پناہ مانگتا ہوں ۔ (تین بار یہ کلمات کہنے چاہئیں)

۱- صحيح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۳۰
۲- مستدرك حاكم ۵۲۵/۱
۳- مستدرك حاكم ۵۲۰/۱
۴- صحيح جامع الترمذی، ابن ماجة ، نسائی ، للالبانی

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ
متفرق مسائل

مسئلہ ۴۱۶ جنت میں داخلہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی ممکن ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُدْخِلُهٗ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِیْلَ وَ لَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ لَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَتَغَمَّدَنِیْ رَبِّیْ بِرَحْمَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شخص اپنے اعمال سے جنت میں نہیں جائے گا۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم!) کیا آپ بھی؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہاں میں بھی' الا یہ کہ میرا رب اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۷ تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے والے کے لیے خود جنت سفارش کرتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا (اس کے حق میں) جنت کہتی ہے "یا اللہ اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کہتی ہے یا اللہ! اسے آگ سے

۱- کتاب صفات المنافقین ، باب لن یدخل الجنۃ احد بعملہ
۲- ابواب الجنۃ ، باب ماجاء فی صفۃ انہار الجنۃ

پناہ دے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۸ اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے مساکین اور فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ** رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ[1] (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مہاجر فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں جائیں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱۹ ہر انسان کی جنت اور جہنم میں جگہ ہوتی ہے لیکن جب کوئی آدمی جہنم میں چلا جاتا ہے تو اس کی جنت والی جگہ جنتیوں کو دے دی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا لَهٗ مَنْزِلَانِ مَنْزِلٌ فِی الْجَنَّةِ وَ مَنْزِلٌ فِی النَّارِ فَاِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَ وَرِثَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ** رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے دو مقام نہ ہوں ایک جنت میں ایک جہنم میں لیکن جب کوئی شخص مرنے کے بعد جہنم میں چلا جاتا ہے تو اہل جنت اس کے جنت والے مقام کے وارث بن جاتے ہیں اور یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول "اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ" کی یعنی یہ لوگ ہیں (جنت کے) وارث (سورۃ مومنین آیت ۱۰) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۰ جہنم میں جانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہونے والے لوگوں کو جنتی لوگ "جہنمی" کے نام سے پکاریں گے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **یَخْرُجُ قَوْمٌ**

---
۱ ـ ابواب الزهد ، باب ماجاء ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل اغنيائهم
۲ ـ كتاب الزهد ، باب صفة الجنة (۳۵۰۳/۲)

مِنَ النَّارِ بِشِفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے آگ سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے لوگ انہیں "جہنمی" کے نام سے پکاریں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جہنمی' طعنہ کے طور پر نہیں کہا جائے گا بلکہ اللہ کا فضل یاد دلانے کے لیے کہا جائے گا جس نے انہیں اپنے فضل و کرم سے جہنم سے نجات دلائی تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ شکر گزار بنیں۔

مسئلہ ۴۲۱ جنتی آدمی کی روح قیامت سے پہلے جنت میں پہنچ جاتی ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلَقُ فِيْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹا دی جائے گی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۲ مومن کو اللہ کی رحمت کا امیدوار اور اس کے عذاب سے ہمیشہ خائف رہنا چاہیے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِىْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِىْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَاْمَنْ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا کیا عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الذکر و الدعاء ، باب اکثر اهل الجنة و النار
۲- کتاب الزهد ، باب ذکر القبر (۳٤٤٦/۲)
۳- کتاب الرقاق ، باب الرجاء مع الخوف

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَ هُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ **كَيْفَ تَجِدُكَ؟** قَالَ وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرْجُو اللّٰهَ وَ اِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لاَ يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلاَّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَ آمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ** . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا "تم کیا محسوس کرتے ہو؟" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم! ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پر امید بھی ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ حسب امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسب خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔" اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۳ مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلاَدِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ : اَللّٰهُ اِذَا خَلَقَهُمْ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی (فوت ہونے والی نابالغ) اولاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۴ مسلمانوں کے فوت شدہ نابالغ بچوں کی پرورش جنت میں حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہما السلام کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَطْفَالُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ جَبَلٍ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمُ وَ سَارَةُ حَتّٰى يَدْفَعُوْنَهُمْ اِلٰى آبَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ (۳) **(صحیح)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمانوں کے بچے (فوت ہونے کے

۱- صحیح جامع الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ٦٩٦
۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی ، رقم الحدیث ٦٩٦ ۳- کتاب الزهد ، باب ذکر القبر

بعد) جنت میں پرورش پاتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ان کی نگہداشت فرماتے ہیں حتی کہ قیامت کے روز وہ انہیں ان کے والدین کے سپرد کردیں گے۔" اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵ جنت اور اس کی نعمتیں اللہ تعالی کے فضل و کرم اور رحم کی علامت ہیں۔

مسئلہ ۴۲۶ جہنم اور اس کی تکلیفیں اللہ تعالی کے عذاب کی علامت ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَ الْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَ الْمُتَجَبِّرِیْنَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَ سَقَطُهُمْ وَ عَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَ قَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَ لِکُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَیَضَعُ قَدَمَهٗ عَلَیْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ یُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت اور جہنم نے آپس میں بحث کی آگ نے کہا میرے اندر متکبر اور جابر لوگ داخل ہوں گے جنت نے کہا میرے اندر صرف ضعیف لوگ ہی آئیں گے، گرے پڑے اور عاجز لوگ۔ تب اللہ تعالی نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور جہنم سے کہا تو میرا عذاب ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا۔ اور تم بھری جاؤ گی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جہنم لوگوں سے تو نہیں بھر سکے گی البتہ اللہ تعالی اس کے اوپر اپنا قدم مبارک رکھیں گے تب وہ کہے گی بس! بس! اور بھر جائے گی۔ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سمٹ جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۷ ہر جنتی جنت میں اپنے محل کو دنیا کے مکان سے بہتر پہچانتا ہوگا۔

مسئلہ ۴۲۸ جنت میں داخل ہونے سے پہلے سب کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے۔

۱۔ کتاب الجنة و صفة نعیمها

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَ النَّارِ فَیَتَقَاصُوْنَ مَظَالِمَ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا نُقُّوْا وَ ھُذِّبُوْا اُذِنَ لَھُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ بِمَسْکَنِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب اہل ایمان جہنم کے اوپر (رکھے ہوئے پل صراط) سے گزر جائیں گے تو جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل کے اوپر روک لئے جائیں گے اور دنیا میں لوگوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کئے ہوں گے ان کا بدلہ چکایا جائے گا جب سارے اہل ایمان پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انہیں جنت میں جانے کی اجازت دی جائے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہر جنتی جنت میں اپنی جگہ سے دنیا کی جگہ کے مقابلے میں زیادہ آشنا ہوگا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲۹ جنت میں اہل ایمان کی اولادیں اگر درجہ میں کم ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی اولاد کا درجہ بڑھا کر ان کے والدین کے برابر کردیں گے تاکہ اہل ایمان کے والدین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْفَعُ ذُرِّیَّۃَ الْمُؤْمِنِ اِلَیْہِ فِیْ دَرَجَتِہٖ وَ اِنْ کَانُوْا دُوْنَہٗ فِی الْعَمَلِ لِتَقَرَّ بِھِمْ عَیْنُہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ الْاٰیَۃِ (۵۲:۲۱) ثُمَّ قَالَ وَ مَا نَقَصْنَا لِاٰبَاءِ لِمَا اَعْطَیْنَا الْبَنِیْنَ. رَوَاہُ الْبَزَّارُ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی اولادوں کے درجات کو بلند فرمادیں گے خواہ ان کے عمل ان درجات والے نہ ہی ہوں تاکہ اس سے اہل ایمان کی آنکھوں کو قرار حاصل ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی کسی درجہ ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی ولاد کو بھی ہم ان (کے

۱- کتاب المظالم ، باب قصاص المظالم ۲- سلسلة احادیث الصحیحة للالبانی ، رقم الحدیث ۲۴۹۰

والدین) کے ساتھ ملادیں گے اور والدین کے عمل سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔" (سورہ طور' آیت ۲۱) پھر آپ نے ارشاد فرمایا "والدین کے ساتھ ان کی اولادوں کو ملانے کے عوض میں ہم ان کے والدین کی نعمتوں سے کوئی چیز کم نہ کریں گے۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۳۰ جس شخص کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو گا بالآخر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اور اس کے دل میں جو کے برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نجات پا جائے گا۔ (اور جنت میں داخل ہو گا) پھر جس نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اور اس کے دل میں گیہوں برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔ پھر جس نے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوئی وہ بھی جہنم سے نکل آئے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الایمان ، باب اثبات الشفاعۃ و اخراج الموحدین فی النار

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے
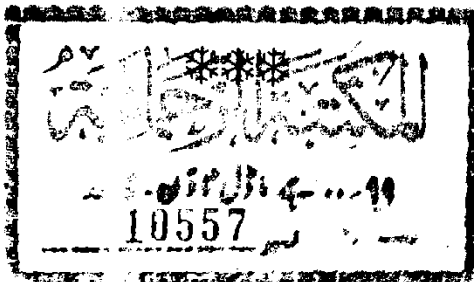
1. توحید کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
2. اتباع سنت کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
3. طہارت کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
4. نماز کے مسائل (اردو، سندھی)
5. جنازے کے مسائل (اردو، سندھی)
6. درود شریف کے مسائل (اردو، سندھی)
7. دعا کے مسائل (اردو، سندھی)
8. زکاۃ کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
9. روزوں کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
10. حج اور عمرہ کے مسائل (اردو، سندھی)
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان

زیر طبع کتب

1. جہنم کا بیان
2. شفاعت کا بیان

Hadith Publications
2 Sheesh Mahal Road Lahore ☏ 7232808